بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیرسرپرستی

حضرت مولانا

زاہد الراشدی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

اسلامیات

MCQS

برائے

لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر، سبجیکٹ سپیشلسٹ

سی ایس ایس، پی سی ایس، پی ایم ایس، ایم اے

یونیورسٹی انٹری ٹیسٹ، پی پی ایس سی، این ٹی ایس اور تمام متعلقہ امتحانات

کی تیاری کیلئے لاجواب کتاب

الداعی الی الخیر:مولانا محمد لقمان -(0301-6030940)
مدرس: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی کنگنی والہ گوجرانوالہ

انتساب

محبوبِ خدا

حضرت

فہرست عناوین

قرآن اور حدیث 4

قرآن کے تراجم و تفاسیر 6

دیگر مشہور مذاہب اور ان کی مقدس کتابیں 9

علم حدیث 10

قیاس 13

ارکان اسلام 13

متفرق احکام و فرائض 14

سیرت النبی ﷺ 15

غزوات اور سرایا 20

اسلامی احکامات و واقعات کی ترتیب 36

احباب و اصحاب کرام، خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ، اصحاب صفہ، خطابات و القابات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ 37

ازواج مطہرات 38

اولاد رسول ﷺ 40

صحابہ کرام کے القاب و خطابات -------- 44

خلافت بنو امیہ، خلافت بنو عباس 46

چار مشہور مسالک اور ائمہ اربعہ 47

شیعہ کے مشہور بارہ امام 48

مشہور عظیم مسلم سائنسدان 48

عظیم مسلم سائنسدانوں کے کارہائے نمایاں 48

مسلم صوفیاء کرام کے مشہور چار سلسلے 49

ایشیا میں اسلامی ممالک 49

متفرق معلومات 50

قرآن اور حدیث

وحی (Revelation) :لغوی معنی اشارہ کرنا اور پیغام دینا۔ پہلی وحی اور نزول قرآن کی ابتداء:غار حرا میں (لمبائی:12 فٹ، چوڑائی:6 فٹ ،اونچائی:7 فٹ) سورۃ العلق کی پہلی ۵ آیات: ۲۱ رمضان ا نبوی بوقت: رات دو یا اڑھائی بجے، 17 اگست ۶۱۰ء۔ زمانہ فترت (۶ ماہ یا تین سال تک وحی کا نزول بند رہا) کے بعد (دوسری) نازل ہونے والی سورۃ المدثر، پھر سورۃ الضحیٰ۔

آخری وحی: سورۃ بقرہ کی آیت: ۲۸۱ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون) ۳ ربیع الاول ۱۱ھ کو حضور ﷺ کے رحلت فرمانے سے آٹھ دن پہلے نازل ہوئی اور اس کو حضرت ابی بن کعبؓ نے تحریر فرمایا تھا۔

وحی کی دو قسمیں ۱۔متلو ۲۔ غیر متلو۔ مزید قسمیں: ۱۔وحی ظاہر ۲۔ وحی ظاہر خفی ۳۔وحی باطنی ۴۔ وحی امالہ

وحی کی چار صورتیں: ۱۔ القاء کرنا ۲۔ پردے کے پیچھے سے ۳۔ فرشتے کے ذریعے سے ۴۔ خواب۔ رویائے صادقہ کی مدت چھ ماہ۔

القاء والہام کی تین قسمیں: جبلی ادراک، ارادات، رویائے صالحہ (وحی قلبی، کلام الٰہی اور وحی ملکی)۔

نزول وحی کے طریقے: صلصلۃ الجرس اور تمثیل ملک، حضرت جبرائیل اپنی اصل شکل میں تین مرتبہ حاضر ہوئے، اللہ سے بلاواسطہ دو دفعہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔

وحی کی کل مدت : ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن یا ۲۲ سال دو ماہ ۲۲ دن (609ء تا 632ء)۔ نزول قرآن کا مکی دور: دوشنبہ ۱۷ رمضان تا یک شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱ھ ۶۱۰ تا ۶۲۲ (۱۳ سال) کل ۴۴۲۴ دن ۔ مدنی دور: دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ تا ۱۰ھ ، ۶۲۲ تا ۶۳۲ (۱۰ سال) کل ۳۴۳۵ دن

کاتبان وحی :پہلے کاتب وحی: حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ (پانچویں مسلمان)۔ مشہور اور آخری کاتب وحی حضرت ابی بن کعبؓ۔ حضرت ناجیہ الطفاوی عمر بھر قرآن پاک کی کتابت کرتے رہے۔

رسم الخط اور جمع قرآن: قرآن کی زبان عربی۔ رسول اکرم ﷺ کے خطوط کا رسم الخط کوفی تھا۔ (مکہ میں حرب بن امیہ نے متعارف کروایا تھا)۔

اجزائے قرآنی: قرآن میں حروف کی تعداد ۳۳۳۶۷۰ جبکہ الفاظ کی تعداد ۸۶۴۳۰۔ سب سے زیادہ حرف الف اور سب سے کم حرف ظ ہے۔ عربی حروف تہجی کی تعداد ۲۹ ہے۔ ۲۹ حروف مقطعات (نورانیہ) میں ۱۴ حروف تہجی کا استعمال ہوا ہے۔ کل رکوع: ۵۴۰۔

سات منازل : ۱۔ فاتحہ تا النساء (۴) ۲۔ المائدہ تا التوبہ (۵) ۳۔ یونس تا النحل (۷) ۴۔ بنی اسرائیل تا الفرقان (۹) ۵۔ الشوریٰ تا یٰسین (۱۱) ۶۔ والصفت تا الحجرات (۱۳) ۷۔ قاف تا الناس (۶۵)۔ (مخفف: فمی بشوق) سب سے کم رکوع چھٹی منزل میں: ۶۶ رکوع۔ سیپارہ فارسی کا لفظ ہے بمعنی تیس پارے۔

قرآن کو تیس پاروں میں حضرت عثمانؓ نے تقسیم کیا۔ ۱۲ پاروں کی ابتداء بسم اللہ سے ہوئی۔ چھ مقامات پر 5، 7، 13، 14، 23، 27 ویں پاروں کی ابتداء سورۃ یا رکوع سے نہیں ہوئی۔

قرآن کی سورتیں: سورۃ کا معنی فصیل اور شہر پناہ ہے۔ ۷ مرتبہ لفظ سورۃ کا ذکر ہوا ہے۔ کل سورتیں ۱۱۴۔ مکی ۸۶، مدنی ۲۸ **پہلی مدنی سورۃ الانفال**

مکی سورتوں کی خصوصیات :(دو تہائی) عموماً چھوٹی اور مختصر ہیں، سجدہ والی آیات، لفظ کلّا والی، البقرہ کے علاوہ آدم و ابلیس کے ذکر والی، عقائد پر زور دیا گیا ہے، آغاز یا ایھا الناس سے ہوتا ہے۔ **مدنی سورتوں کی خصوصیات:** قرآن کا ایک تہائی، بڑی اور مفصل ہیں، منافقین کا ذکر، جہاد کا ذکر، حدود و فرائض کا ذکر، مدنی سورتوں کا آغاز یا ایھا الذین امنوا سے ہوتا ہے۔

سورتوں کے القاب: باب القرآن، ام الکتاب، مکمل نازل ہونے والی، سبع مثانی، دو تہائی قرآن، دیباچہ قرآن: **سورۃ فاتحہ**۔ دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں **:البقرۃ، آل عمران**، عرش کے خاص خزانے سے ۴ چیزیں عطا ہوئیں: **سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات اور سورۃ الکوثر**۔ عروس القرآن: **سورۃ رحمان**۔ ایک تہائی قرآن: **سورۃ اخلاص**۔

تورات کے بدلے سبع طوال، زبور کے بدلے مئین، انجیل کے بدلے سبع مثانی اور مفصل میرے ساتھ خاص ہیں (الحدیث)۔

مختلف ناموں کی سورتیں: لفظ محمد والی سورتیں ۴ ہیں: ا۔ آل عمران: ۱۴۴، ۲۔ محمد: ۲، ۳۔ الفتح: ۲۹، ۴۔ احزاب: ۴۰۔

لفظ احمد والی ایک سورۃ ہے: سورۃ صف: ت ۶۔ انبیاء کے ناموں سے چھ سورتیں ہیں۔ (یونس، ہود، یوسف، ابراہیم، محمد، نوح) ۹ سورتیں اشخاص کے ناموں سے ہیں۔ جانوروں کا نام والی چار سورتیں: نمل، عنکبوت، نحل، بقرہ۔ آخری پارہ میں ۳۷ سورتیں ہیں۔

سورتوں کی ابتداء: الم سے ابتداء: بقرہ، آل عمران، عنکبوت، روم، لقمان، سجدہ۔ الر سے ابتداء: یونس، ہود، الرعد، ابراہیم، الحجر۔ ۷ سورتوں کی ابتداء حم سے ۳ سورتوں کی ابتداء بد دعا سے۔ پہلے لفظ سے ماخوذ: طٰہٰ، یٰس، ق۔

قرآن میں مختلف اشیاء کا ذکر: حفاظت قرآن کے متعلقہ آیت کا ذکر سورۃ الحجر، ت ۹۔ چار مساجد: حرام، اقصی، نبوی، ضرار۔ تین پھل: انگور، انجیر، زیتون۔ خواتین کے زیادہ تر مسائل النساء اور طلاق میں ہیں۔ سورۃ توبہ کی وجہ سے صلح حدیبیہ منسوخ ہوئی۔ یہودی قبیلے بنو نضیر کی جلاوطنی کا ذکر سورۃ الحشر میں ہے۔ سورۃ کوثر میں حروف تہجی د نہیں ہے۔ سورۃ اخلاص میں حروف تہجی ر نہیں ہے اور اس میں صرف ایک زبر ہے۔ سورۃ انعام میں شیطان کیلئے وحی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے بیت اللہ میں سورۃ نجم کی آیات پڑھنے پر کفار بے اختیار سجدہ ریز ہو گئے تھے۔ بدر میں ۳ ہزار فرشتوں کی مدد کا ذکر آل عمران ت ۱۲۴۔ سورۃ الفرقان کی آیت ۵۲ میں دو سمندروں کے ملنے کا ذکر ہے: بحر روم اور بحر اوقیانوس دونوں جبل طارق کے ذریعے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ سورتوں کے اعتبار سے قرآن کا پہلا نصف الحدید تک جبکہ دوسرا المجادلہ سے اخیر تک۔

آیات قرآن: کل آیات: ۶۶۶۶ یا ۶۲۳۶ ہیں۔ **رکوعات: 540 یا 558**۔ آیات وعدہ: ایک ہزار آیات وعید: ایک ہزار آیات امر: ایک ہزار آیات نہی: ایک ہزار آیات مثال: ایک ہزار آیات قصص: ایک ہزار آیات تحلیل: ۲۵۰ آیات تحریم: ۲۵۰، آیات تسبیح: ۱۰۰ متفرق آیات ۶۶۔ سب سے بڑی آیت: آیت مداینہ ۲۸۲ البقرہ۔ سب سے چھوٹی آیت: حم۔ تین آیات میں الف سے یاء تک تمام حروف موجود ہیں۔ **سردار آیت:** آیت الکرسی۔ سورۃ توبہ کی آخری آیت کا نزول وصال سے نو دن پہلے ہوا۔ **سجود قرآن:** کل سجود تلاوت: ۱۴۔ پہلے سجدے والی سورۃ: اعراف۔

قرآنی اصطلاحات: سبع طوال: پہلی سات سورتیں۔ سبع المئین: سو آیات والی سورتیں۔ سبع مثانی: سورۃ یسین سے ق تک کی سورتیں۔ مفصل سورۃ ق سے آخر تک۔ (طوال مفصل: حجرات سے بروج "فجر اور ظہر کی نمازوں میں")۔ (اوساط مفصل: طارق سے بینہ "عصر اور عشاء" قصار مفصل: زلزال سے آخر تک "مغرب کی نماز میں")۔ ظہراوین: البقرہ، آل عمران۔ بساط القرآن: سورۃ الفاتحہ (دو مرتبہ مکہ و مدینہ میں نازل ہوئی)۔ کوہ طور کو جبل ایمن کے نام سے پکارا گیا۔ انزال کا مطلب کسی چیز کو ایک ہی دفعہ نازل کرنا اور تنزیل سے مراد تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنا۔ اصحاب الکہف سات نوجوان تھے۔ **تدوین قرآن:** آپ ﷺ کی زندگی میں قرآن جمع کرنے والے افراد: حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت ابو درداءؓ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ حضرت ابو بکر کے حکم سے زید بن ثابتؓ نے قرآن (المصحف) کو جمع کیا (۷۵ رکنی جماعت کے قائد)۔ سورۃ توبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاریؓ سے ملی۔

لغت قرآن: قرآن کی پہلی کتابت خط حمیری میں ہوئی۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے حضرت عثمانؓ کو اہل اسلام کو ایک قراءت پر جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ پھر دور عثمان میں لغت قریش میں ہوئی۔ مصحف عثمانی کی تیاری میں ۵ سال لگے ۲۵ تا ۳۰ھ حضرت عثمان نے سات نسخے تیار کروائے جن کو مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ، یمن، شام اور بحرین ارسال کروائے۔ ایک نسخہ حضرت عثمان نے اپنے پاس رکھا جو آج کل روس کے شہر تاشقند کی لائبریری میں ہے (جرنیل علی اکبر توپ چی باشی نے زار روس کے محل سے نکال کر تاشقند بھجوایا)۔

اعراب قرآن: حجاج بن یوسف نے ۴۳ھ میں اعراب لگوئے، ابو الاسود دوئلی نے عبد الملک بن مروان کے دور ۸۶ھ میں نقاط لگوائے۔

فن قراءت و تجوید: احرف سبعہ سے مراد سات قراءتیں ہیں۔ احرف سبعہ کا موجد امام کبیر احمد بن موسی بن عباس (ابن مجاہد) یہ اصطلاح ۲ھ کے شروع میں مشہور ہوئی۔

مشہور قراءتیں: قرأت متداولہ، (قرأت حفص)، قرأت یعقوب، قرأت عاصم، قرأت کسائی، قرأت اعمش، مصحف عثمانی سات قرأتوں پر مشتمل تھا۔ اٹھارہ مقامات پر الف درج ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا۔ فن قرات و تجوید کے مشہور امام نافع، ابن کثیر، ابو عمرو، حمزہ اور کسائی۔

نسخ ومنسوخ: نسخ کی چار اقسام: نسخ السنۃ بالقرآن، نسخ القرآن بالسنۃ، نسخ السنۃ بالسنۃ، نسخ القرآن بالقرآن۔ قرآن میں سب سے پہلے تحویل قبلہ (۱۵ شعبان ۲ھ بروز سوموار مسجد بنو سلیم میں ظہر کی نماز میں) کے حکم کو منسوخ کیا گیا۔

قرآن کے اسماء والقاب: تعداد ۵۵۔ **قرآن میں بطور اسم علم:** القرآن، الفرقان، الذکر، الکتاب، التنزیل۔

قرآن کا چیلنج: سورۃ ہود: ت ۱۳ میں دس سورتوں، سورۃ یونس ت ۳۸ اور سورۃ بقرہ ت ۲۳ میں ایک سورۃ اور سورۃ بنی اسرائیل ت ۸۸ جن وانس کو چیلنج۔ سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر کو خانہ کعبہ میں چیلنج کے طور پر لٹکایا گیا۔

متفرق معلومات قرآن: رسول اکرم ﷺ کے تین بنیادی منصب فرائض: کتاب وحکمت کی تعلیم، تزکیہ نفس۔ حضرت آدم و حضرت حوا سے ہر روز ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ لفظ قرآن ۶۵ دفعہ۔ اپالو ۵ کے ذریعے قرآن کو چاند پر بھیجا گیا ۲۶ جولائی سے ۷ اگست ۱۹۷۱ کے درمیان۔ ۱۲ مرتبہ: غزوات کا ذکر۔ ختم نبوت کا ثبوت ۹۹ آیات سے ہے۔ وہ جملے جن کے الٹنے سے بھی وہی رہتے ہیں۔ ۱۔ کل فی فلک ۲۔ ربک فکبر۔ کفار کا ذکر: فرعون، قارون، ہامان، آزر، سامری، ابولہب۔ دنیائے اسلام سے پاکستانی قاری شاکر قاسمی کو سب سے پہلے اقوام متحدہ میں تلاوت قرآن کا شرف حاصل ہوا۔ عالم اسلام میں چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن ۱۹۶۷ میں منایا گیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے رسول اکرم ﷺ کو پورا قرآن زبانی سنایا۔ اللہ کا دستر خوان تلاوت قرآن۔ تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کرو۔ قرآن کا موضوع انسان ہے۔ انسانوں کے گروہوں کا ذکر: اولیاء اللہ، اولیاء شیطان، حزب اللہ، حزب الشیطان، اصحاب الجنۃ، اصحاب النار، اصحاب الیمین، اصحاب الشمال، اصحاب المیمنہ، اصحاب المشئمہ، مومن، کافر۔

قرآن کے تراجم وتفاسیر

تفسیر قرآن: تعریف: ظاہری اور باطنی معنی کو کھول کر اور واضح کر کے بیان کرنا۔ اصطلاحی تعریف: قرآنی الفاظ کو معانی، احکام اور وضاحت کے ساتھ بیان کرنا۔ نیز اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ، محکمات ومتشابہات کو بھی کھول کر بیان کرنا۔

تفسیر کی اقسام: ۱۔ تفسیر بالماثور ۲۔ تفسیر بالرائے ۳۔ فقہی تفسیر (احکام القرآن للجصاص، قرطبی)

تفسیر بالماثور: الفاظ وآیات کے معانی کے تعین میں اصل انحصار قرآنی آیات، حدیث رسول اللہ اور اقوال صحابہ وتابعین پر کیا جاتا ہے۔ (ابن کثیر، طبری، درمنثور)

تفسیر بالرائے: جس میں مفسرین نے اپنی رائے کو شامل کیا ہو یعنی عقل کی کسوٹی پر تفسیر کی گئی ہو۔ (کشاف، بیضاوی، مفاتیح الغیب)

جامع تفاسیر: جس میں علوم القرآن کے تقریبا تمام اہم پہلوؤں کا ذکر ہوتا ہے (تفسیر قرطبی اور روح المعانی)۔ برصغیر میں سب سے پہلے فارسی میں تفسیر: ناصر الدین محمود کے عہد میں مولانا عثمان خیر آبادی نے لکھی۔ **قرآن کی بے نقط تفسیر:** سواطع الالہام مصنف فیضی شیخ۔

شاہ ولی اللہ کی مطالب قرآن پر پانچ حصوں میں تقسیم: علم الاحکام، علم المخاصمہ، تذکیر بآلاء اللہ، تذکیر بایام اللہ، تذکیر بالموت ومابعد الموت۔

پہلی تفسیر: تفسیر ابی بن کعبؓ، تفسیر عباسی۔ باقاعدہ پہلی تفسیر: تفسیر عطا ابن دینار مؤلف: سعید بن جبیر

مشہور کتب تفسیر: ابن جریر: محمد بن جریر طبری۔ ابن عربی: شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ ابن کثیر (تفسیر القرآن الکریم): ابو الفداء حافظ عماد الدین۔ احسن البیان: مولانا صلاح الدین یوسف۔ احسن التفاسیر: مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ احکام القرآن: ابو بکر محمد بن عبد اللہ جصاص۔ الجواہر: (عربی) علامہ طنطاوی جوہری۔ الکشاف محمود بن عمر جار اللہ زمخشری۔ انوار التنزیل (بیضاوی): قاضی ناصر الدین۔ بیان القرآن: مولانا اشرف علی تھانوی۔ تبیان القرآن: قاضی شمس الدین۔ تدبر القرآن: محمد امین اصلاحی۔ ترجمان القرآن: مولانا ابو الکلام آزاد۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی۔ ثنائی: ثناء اللہ امرتسری۔ جواہر القرآن: شیخ غلام اللہ خان۔ خازن: شیخ علاؤ الدین علی۔ روح المعانی: شہاب الدین سید محمود آلوسی۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ۔ طبری: ابو جعفر محمد بن جریر طبری۔ عثمانی: مولانا شبیر احمد عثمانی۔ علوم القرآن: ڈاکٹر احسن الدین احمد۔ فتح الرحمٰن: شاہ ولی اللہ۔ فتح المنان (حقانی): عبد الحق حقانی۔ فی ظلال القرآن: سید قطب شہید۔ قرطبی: محمد بن احمد انصاری قرطبی۔ ماجدی: عبد الماجد دریا آبادی۔ مطالب قرآن: یعقوب سروش۔ مظہری: بیہقی

دوراں قاضی ثناء اللہ پانی پتی (عربی)۔ **مجمع البیان (علوم القرآن)** فضل بن حسن طبرسی۔ **معارف القرآن:** مفتی محمد شفیع۔ **معالم التنزیل:** ابو محمد حسین۔ **مفاتیح الغیب:** فخر الدین رازی۔

طباعت ترجمہ وتفاسیر :سب سے پہلے قرآن کا ترجمہ :۱۱۴۳ء میں لاطینی زبان میں فرانس کے راہب پطرس ترابلس نے ایک انگریز رابرٹ آف ریناا ور جرمن ہرمن ڈلماشیا کی مدد سے کیا جو ۱۵۴۳ء میں (باسل) سوئٹزرلینڈ سے شائع ہوا۔ دوسرا ترجمہ ماروچی نے کیا جو ۱۶۹۸ء میں شائع ہوا۔

مختلف زبانوں میں : اردو زبان میں سب سے پہلے قرآن کا ترجمہ شاہ رفیع الدین نے کیا۔ **فارسی زبان میں** قرآن کا ترجمہ شیخ سعدی نے کیا جبکہ برصغیر میں شاہ ولی اللہ نے ۱۷۳۷ء میں کیا۔ **انگریزی زبان میں** قرآن کا ترجمہ ۱۶۶۹ء میں لندن سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم (مسلمان مترجم) نے سب سے پہلے انگریزی میں ۱۹۰۵ء میں ترجمہ کیا۔ **پنجابی زبان** میں ترجمہ حافظ محمد لکھنوی نے کیا۔ **پشتو:** مولانا مراد علی صاحب۔ **سندھی زبان** میں ترجمہ: اخوند عزیز اللہ کیا جو ۱۸۷۰ء میں گجرات سے شائع ہوا۔ **سرائیکی:** ڈاکٹر مہر عبد الحق۔ **قرآن کا منظوم ترجمہ:** آغا شاعر قزلباس نے کیا۔ سب سے پہلے ایک ورق پر قرآن مجید مولانا علی متقی نے لکھا۔ اسلامی دنیا میں سب سے پہلے قرآن مولائی عثمان نے سینٹ پیٹرس برگ روس سے ۱۷۸۷ء میں چھپوایا۔

انبیائے قرآن: انبیاء کرام کے القاب وخطابات۔ ۲۶ نبیوں کا ذکر۔ ۶ سورتیں انبیاء کے نام پر ہیں۔ **حضرت آدمؑ:** (ابوالبشر، صفی اللہ) کا قد ۹۰ فٹ تھا۔ تخلیق آدم کے مراحل: تراب، ارض، طین طین لازب، حما مسنون، صلصال، صلصال کالفخار۔ دوسرے نبی **حضرت شیثؑ:** اغثاذیمون۔ **حضرت نوحؑ:** (آدم ثانی، نجی اللہ اور پہلے رسول) کی ارک نامی کشتی کی لمبائی ایک ہزار گز اور چوڑائی چار سو گز تھی اس میں چالیس انسان سوار تھے، طوفان نوح چھ ماہ جاری رہا۔ کشتی کوہ جودی (ارادت۔ ترکی) پر ٹھہری۔ **حضرت صالحؑ:** آپؑ کی اونٹنی (جو قوم ثمود کی طرف بھیجی گئی تھی) کو نو افراد نے سازش سے ہلاک کیا۔ تین دن کی مہلت کے بعد عذاب آیا، قوم ثمود (اصحاب الحجر) کا مسکن علاقہ وادی القریٰ۔

حضرت ابراہیمؑ: (خلیل اللہ، ابوالانبیاء شیخ الانبیاء، امام الناس) خانہ کعبہ میں حجر اسود کی تنصیب کی۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے طواف کعبہ ادا کیا۔ **حضرت اسماعیلؑ:** (ابوالعرب، ذبیح اللہ اور خانہ کعبہ کے پہلے متولی) نے جبریل کی نشاندہی پر حجر اسود کو جبل بوقبیس سے تلاش کیا۔ اصحاب الرس حضرت اسماعیل کے بیٹے قیدار کی نسل کو کہتے ہیں۔ **حضرت اسحاقؑ:** (یہودی ان کو ذبیح اللہ اور اپنا نبی مانتے ہیں) کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر سو سال اور حضرت سارہ کی عمر نوے سال تھی۔ **اسرائیل :** حضرت یعقوب اور اسباط ان کی اولاد کو کہتے ہیں۔ **یہود کون تھے؟** یہودا حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے چوتھے بیٹے تھے۔ ان بارہ بیٹوں سے بارہ خاندان بنے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بنی یہودا کے خاندان سے تھے۔ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک حصہ یہودا اور دوسرا بنی اسرائیل کہلانے لگا۔ بعد میں یہود کا لفظ بنی اسرائیل کیلئے مشترک ہو گیا۔

حضرت لوطؑ: سب سے پہلے مہاجر نبی ہیں، قوم لوط کا مسکن عراق اور فلسطین کے درمیان شرق اردن تھا۔ قوم لوط کے تین قومی جرم: ۱۔ لواطت ۲۔ راہزنی ۳۔ مجالس میں سر عام گناہ کرنا۔ **حضرت یوسفؑ:** کے والد، دادا، پڑدادا (کریم ابن کریم ابن کریم) نبی تھے۔ یوسف کا معنی حسین اور پاکباز۔ والدہ کا نام: راحیل صابرا اور صدیق نبی حضرت ایوب کے لقب ہیں۔ **حضرت ادریسؑ:** صدیقا نبیا (ماہر فلکیات، سائنس دان) پن اور سلائی کے موجد اور سب سے پہلے اسلحہ کا استعمال کیا، ۱۸۰ شہر آباد کیے۔ **حضرت داؤدؑ:** (نجیب اللہ، خلیفۃ اللہ) کے ہاتھوں لوہا نرم ہو جاتا تھا۔ ان کی آواز بہت خوبصورت تھی، ہیکل سلیمانی کی بنیاد حضرت داؤد نے رکھی جبکہ اس کی تکمیل حضرت سلیمان کے دور میں ہوئی۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (باپ، بیٹا) کے مقدمے کا ذکر قرآن میں ہے۔ **حضرت سلیمانؑ:** حضرت سلیمانؑ کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا گیا تھا۔ تورات، انجیل اور قرآن میں ملکہ سبا بلقیس کا ذکر ہے۔

حضرت یونسؑ: (ذوالنون اور صاحب الحوت) مشہور عراقی شہر نینوا کے باشندوں کی طرف مبعوث کئے گئے تھے وہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

حضرت موسیٰؑ: قرآن میں سب سے زیادہ ۳۵ سورتوں اور ۵۰۰ آیات میں ۱۳۶ مرتبہ ذکر ہے۔ ان کی پیدائش کے وقت فرعون مصر عمیس دوم حکمران تھا، آپؑ کو اللہ نے نو معجزے عطا کئے تھے۔ ان کی قوم پر چالیس برس تک من وسلوی نازل ہوتا رہا۔ **حضرت زکریاؑ:** بڑھئی تھے۔ **حضرت یحییٰؑ** (اللہ نے خود نام رکھا) حضرت زکریا کے بیٹے تھے۔ حضرت یحییٰ کا تورات میں عبرانی نام یوحنا ہے۔ **حضرت عیسیٰؑ:** (روح اللہ) بنی اسرائیل کے آخری نبی تھے۔ ان پر جو افراد ایمان لائے تھے ان کو حواری کہا جاتا ہے۔ **آپؑ کے معجزات:** بن باپ کے پیدائش، اندھے اور کوڑھ کے مریضوں کو ٹھیک کرنا، جھولے میں کلام کرنا وغیرہ

۔حضرت عیسیٰ کی دعا پر حواریوں (Disciples) کیلئے نزول مائدہ (تلی ہوئی مچھلیاں اور روٹیاں) کا معجزہ پیش آیا۔ حضرت عیسیٰ کو کوہ کلوزی سے زندہ اٹھایا گیا۔

حضرت شعیبؑ: خطیب الانبیاء۔ **رسول اکرم اور قرآن: مجھے پانچ سورتوں نے بوڑھا کر دیا:** مرسلات، واقعہ، عم یتساء لون، ہود اور کورت۔ لفظ یایھا النبی کا ذکر ۱۱ مرتبہ۔ حضرت یسع یا یوشع بن نون کو حضرت موسیٰ کا فتی اور حضرت زید کو رسول اکرم ﷺ کا فتی بنایا گیا: الاحزاب ۳۷۔ دو نوروں کی خوشخبری سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات۔ **حضرت حزقیل:** ابن العجوز

قرآن اور امہات المومنین: سورۃ الاحزاب میں امہات المومنین سے دنیوی اور اخروی زندگی کا ذکر۔ امہات المومنین کو پردے، نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا۔ حضرت زینب بنت جحش کی رخصتی پر پردے کا حکم نازل ہوا، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ حافظہ قرآن تھیں۔ تیمم کی آیت کے نزول کا تعلق حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہے۔ **قرآن اور صحابیات:** حافظہ امام اور جامع القرآن حضرت ام ورقہ کو رسول اکرم ﷺ نے ان کے محلے کا امام مقرر فرمایا۔ ایک بوڑھا مؤذن اذان دیتا تھا اور یہ سب کی امامت کرواتی تھی۔

خطیبۃ النساء: حضرت اسماء بنت یزید (مطلقہ عورت کی عدت کے احکامات ان کی طلاق پر نازل ہوئے)۔

قرآن اور صحابہ کرام: حضرت عقبہ بن عامر نے پورا قرآن مجید اپنے ہاتھ سے لکھا۔ حضرت شہاب قریشی نے حضور اکرم ﷺ سے پورا قرآن پڑھا تھا۔ تکمیل دین والی آیت مسجد نمرہ جاتے ہوئے نازل ہوئی۔ سورۃ الاحزاب میں زید بن حارثہؓ کا ذکر ہے۔ آپ نے آخری مرتبہ ابی بن کعبؓ کو قرآن سنایا۔ حضرت سعد بن جبیرؓ نے وامتازوالیوم ایھا المجرمون پڑھتے پڑھتے پوری رات گزار دی۔ حضرت سالم کی تلاوت سن کر فرمایا: حمد اس خدا کیلئے جس نے میری امت میں تم جیسے آدمی کو پیدا کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۴ سے متاثر ہو کر ایمان لائے۔ فتح مبین فتح مکہ۔ یوم الفرقان یوم بدر۔ مدینہ کی مسجد بنو زریق میں سب سے پہلے قرآن پڑھا گیا۔ پہلے حافظ قرآن: حضرت عثمانؓ۔

قرآن اور فرشتے: فرشتوں کی پیدائش نور سے ہوئی۔ مشہور چار فرشتے فرشتوں کے سردار ہیں، فرشتوں کا ذکر: جبرئیل، میکائیل، ہاروت، ماروت، رعد، ملک الموت۔ انسانی اعمال کو ریکارڈ کرنے والے فرشتے: کراماً کاتبین۔ انسانی عقائد کے بارے میں قبر میں سوال کرنے والے: منکر نکیر، داروغہ جنت کا نام رضوان جبکہ داروغہ جہنم کا نام مالک۔ حضرت جبرئیل کا اصل نام: عبد اللہ۔ طاؤس عرش، روح الامین اور روح القدس: حضرت جبرائیل۔ حضرت حمزہؓ نے جبرئیل کی زیارت کی تھی۔

میکائیل کا اصل نام عبید اللہ۔ میکائیل بیت المعمور میں فرشتوں کے امام ہیں۔ اسرافیل کا اصل نام عبد الرحمٰن ہے۔ حاملین عرش کی تعداد ۸ سب کے سردار اسرافیلؑ ہیں۔

قرآن اور مشاہیر: گاندھی نے قرآن کو الہامی کتاب اور فطرت انسانی کے عین مطابق قرار دیا تھا۔ گرونانک کا قول: اگر کوئی ایمان کی کتاب ہے تو وہ قرآن ہے اور مزید کہا: دنیا کیلئے ہدایت کامل کا مجموعہ ہو سکتا ہے وہ قرآن ہے۔ چالسس فرانس پوٹر نے قرآن کو سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کہا تھا۔ ڈاکٹر آرنلڈ کی مشہور کتاب پریچنگ آف اسلام میں قول: جو احکام قران پاک میں موجود ہیں اپنی جگہ مکمل ہیں۔

قرآن کے علاوہ دیگر الہامی کتابیں اور صحائف: (کل صاحب کتب پیغمبر: تین سو پندرہ)

الہام کی تعریف: نیکی کا دل میں ڈالنا، سکھانا۔ جو چیز اللہ تعالیٰ دل میں ڈالے۔ الہامی کتب: زبور، تورات، انجیل اور قرآن حکیم۔ آسمانی صحائف: تعریف: کلام الٰہی۔ لغوی: وہ چیز جس پر کچھ لکھا جائے۔ اس مناسبت سے ورق کی ایک طرف کو صحیفہ کہا جاتا ہے۔ صحائف کی تعداد: کل: ۱۰۰ ایک سو۔ حضرت شعیب یا شیث: ۵۰۔ حضرت ادریس: ۳۰۔ حضرت آدم: ۱۰۔ حضرت ابراہیم: ۱۰۔

سامی مذاہب (حضرت نوح کے بیٹے سام کی اولاد): وہ تمام مذاہب جن کا سرچشمہ وحی الٰہی ہو مثلاً اسلام، عیسائیت اور یہودیت۔ **آریائی مذاہب:** ہندوستان اور ایران سے تعلق رکھنے والے مذاہب مثلاً ہندو مت، جین مت، سکھ اور زرتشت۔ **منگولی مذاہب:** کنفیوشن، تاؤمت، شنومت، بدھ مت، اسلاف پرست (آریائی اور منگولی: حضرت نوح کے بیٹے حام کے پوتے حت کی اولاد ہے)۔ **یہودیت:** رسول حضرت موسیٰؑ۔ مقدس کتاب تورات (قانون (Law)،

روشنی(Light)۔ زبان عبرانی، تورات اور قرآن میں حضرت موسیٰ کی ۹ نشانیوں کا ذکر ہے۔ بائبل دو حصوں پر مشتمل ہے (عہد نامہ جدید اور عتیق)۔ موجودہ دور میں عہد نامہ عتیق ۳۹ کتب کا مجموعہ ہے جسمیں سے پہلی پانچ کتب کو تورات کہا جاتا ہے۔ تورات کی کتابوں کے نام: پیدائش، گنتی، اخبار، خروج اور استثنا۔ تالمود (وحی غیر مکتوب) دوسری صدی کے آخر میں یہود نے اسے کتابی شکل دی اور اس کا نام مشنا (Mishnah) رکھا۔ یہودی ہفتہ کو مقدس دن مانتے ہیں۔ یہودیوں کے تین بڑے فرقے ہیں: سامینز (Samamans) ۔ اسینی (Essene)،

عیسائیت: رسول حضرت عیسیٰ۔ مقدس کتاب انجیل (بشارت، اچھی خبر) عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ اناجیل اربعہ: متی، مرقس، لوقا اور یوحنا۔ یسوع کا معنی سردار۔ **عقیدہ تثلیث کے ارکان:** باپ، بیٹا، روح القدس۔ عیسائیت کے دو بڑے مشہور فرقے: رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ (بانی: لوتھر۔ وفات ۱۵۴۶ء) عیسائیوں کے بقول حضرت عیسیٰ نے یوحنا سے بپتسمہ لیا، حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے۔ 25 دسمبر یونانی مشرکوں کے ہاں سورج دیوتا کی عبادت کا دن تھا پولوس نے یونانیوں کی خاطر اسے عید مسیح بنا دیا۔

زبور: (بڑے الفاظ میں لکھی ہوئی کتاب) حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور میں مزامیر کی تعداد 150 ہے۔

دیگر مشہور مذاہب اور ان کی مقدس کتابیں

ہندومت (لفظ ہندو: آریہ نے جب اس علاقے کو فتح کیا تو مفتوح قوم کیلئے ہندو کا لفظ استعمال کیا): ہندومت کے تین ادوار: ۱۔ ویدک ادوار ۲۔ برہمن ادوار ۳۔ اصلاحی ادوار۔ ویدک کی زبان سنسکرت ہے۔ رامائن اور مہابھارت تاریخ وسوانح کی کرتب ہیں۔ **ویدک ادوار۔** ۱۔ ہندومت کا ابتدائی دور۔ ۱۵۰۰ ق م سے ۱۰۰۰ ق م تک محیط ہے۔ مورخین مشہور کتاب رگ وید کی وجہ سے ویدک دور کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ کتاب اسی دور تصنیف ہوئی۔

گیتوں (ویدوں) کے چار مجموعے ہیں :

۱۔ **رگ وید:** تمام ویدوں (گیت) سے پرانا۔ اس کے منتروں کی تعداد دس ہزار سے زائد ہے ۲۔ **سام وید:** زیادہ تر منتر رگ وید سے لئے گئے ہیں جشن ومسرت پر گائے جاتے ہیں۔ ۳۔ **یجروید:** (مذہبی رسومات کے طریقے) ۴۔ **اتھروید:** وحدت الوجود کی تعلیم (مختلف نظریات)۔

۲۔ **برہمن ادوار:** یہ دور ۸۰۰ ق م سے ۵۰۰ ق م تک محیط ہے۔ **اس دور میں چار ذاتیں آئیں۔** ۱۔ برہمن: (برہما کے سر یا منہ سے پیدائش) سب سے برتر اور قابل عزت سمجھی جاتی ہے۔ ان کا کام تحصیل علم، پوجا پاٹ، تلقین ووعظ کرنا ہے۔ ۲۔ ویش: (برہما کے پیٹ اور ٹانگوں سے پیدائش) اس میں صنعت کار، تاجر اور زمیندار شامل ہیں۔ ۳۔ کھشتری: (بازوؤں سے پیدائش) اس کے ذمے کاروبار حکومت ہے، راج مہاراج شامل ہیں۔ ۴۔ شودر: (پاؤں سے پیدائش) تمام دوسرے لوگوں کی خدمت ان کے ذمے ہے (اچھوت) ۳۔ **اصلاحی ادوار:** اس میں عقیدہ تثلیث قائم ہوا یعنی برہما، شیو اور وشنو۔ ۱۔ برہما۔ اس عالم کا خالق اور کائنات کا نقطہ آغاز، مجسمہ چار ہاتھ، چار سر، ایک ہاتھ میں چمچ دوسرے میں لوٹا، تیسرے میں تسبیح اور چوتھے میں وید۔ اسے ہنس پر سوار دکھایا گیا ہے اور اسکا بسیرا میر پہاڑ ہے۔ اس کی بیوی سرسوتی دیوی ہے۔ اس کی سب سے کم عبادت ہوتی ہے کیونکہ اس کا اب کائنات سے کوئی تعلق نہیں۔ ۲۔ وشنو: یہ دولت اور خوشحالی دینے والا دیوتا ہے۔ اس کا ظہور کسی بھی انسان، پرندے اور درخت میں ہو سکتا ہے اس کے چار ہاتھوں میں سے ایک میں سنکھ، دوسرے میں گرز، تیسرے میں چکر اور چوتھے میں کنول کا پھول ہے۔ اس کی بیوی لکشمی ہے جو کہ حسن وجمال کا پیکر ہے اس کے دس اوتار ہیں۔ اس کی سب سے زیادہ عبادت کی جاتی ہے۔

۳۔ شیوجی: یہ بربادی جنگ اور طوفان کا دیوتا ہے اس کا مجسمہ سادھو اور کبھی شیطان کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے اس کی تین آنکھوں میں سے تیسری آنکھ پیشانی پر ہے جس سے قہر وغضب کے شعلے نکلتے ہیں۔ اس کی بیوی کالی ہے جو کہ کبھی خونخوار چڑیل، کبھی ہمالیہ پہاڑ کی شہزادی اور کبھی خوفناک شکل میں دکھایا جاتا ہے۔ **مذہبی کتب:** قدیم ترین کتاب مہابھارت، رامائن، اپنشد، منو کا قانون، بھگوت گیتا۔ ہندو مذہب کے عظیم ہادی: رام چندر جی، کرشن جی مہاراج، شنکر اچاریہ، رامانند۔ عقیدہ ناسخ کا ہندی نام: آواگون (روح کا گناہوں کے باعث بار بار مرنا اور جنم لینا۔ بھگتی تاریخ (۱۶،۱۵ صدی عیسوی) ہندو اور سکھوں کا ٹولہ جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا تھا۔ **مشہور تہوار: دیوالی، دسہرہ، راکھی بندھن، ہولی اور لوئی۔**

سکھ مت: روحانی پیشوا بابا گرونانک (۱۵ اپریل ۱۴۶۹ء۔۱۵۳۸)۔ننکانہ صاحب شیخوپورہ گاؤں تلونڈی میں پیدائش۔ مقدس کتاب گرنتھ صاحب (مصنف گرو ارجن سنگھ) سکھوں کے دس گرو ہو گزرے ہیں آخری گرو گوبند سکھ۔ سکھوں کے پانچ مشہور ک: کیس (بال)، کچھ، کڑا، کنگھا، کرپان۔

بدھ مت: بانی گوتم بدھ۔ ولادت ۴۸۳ BC.۔ بدھ ازم کا خدا الارڈ بدھا۔ گوتم بدھ روح کے تغیر پذیر اور بقا کا عقیدہ رکھتا ہے۔ مقدس مذہبی کتب: تری پتاکا، تری آوکا، تری دھرما اور تری پیتک۔ نروان کا معنی (تصور جنت) سکون قلب۔ جاپانی کا اکثریتی مذہب ہے۔

پارسی / زرشت: بانی زرتشت (۶۶۰۔۵۸۳ ق م) مقدس کتاب اوستا۔ اسکے چار حصے ہیں ا۔یسنا (yasna) ۲۔ویسپرڈ (Vispered) ۳۔وندیداد (Vendidad) ۴۔یاشت (Yachts)۔ زرتشت نے مقام تبلیغ بلخ کو بنایا تھا۔ پارسی آگ کی پوجا کرتے ہیں۔ جشن نوروز: پارسیوں اور مجوسیوں کا مشہور تہوار۔ **جین مت:** بانی مہاویر۔ مذہبی رہنما: تہیز تھنکر۔ **بہائی مت:** بانی بہاء اللہ۔ بہائی مت نے سب سے پہلے ایران میں عروج پایا۔ دنیا کے متعلق عقیدہ: دنیا ایک ملک ہے اور انسانیت اس کی شہری ہے۔ **تاؤمت / ازم:** بانی: لاوزے۔ مذہبی رہنما: لاوزے، کنگ فوژد اور کنفیوشس۔ مذہبی کتاب: تاؤتی چنگ یعنی صراط مستقیم۔ چین کے دو بڑے مذہب: تاؤازم اور کنفیوشس۔ **کنفیوشس ازم:** بانی کنفیوشس۔ ولادت ۵۵۰ ق م۔ مذہبی کتب: لن یو (Lun Yu)۔ انیلیکٹس (Analects) اور شوچنگ (Shu Ching)۔ **شنٹوازم:** مطلب دیوتاؤں کے اطوار۔ جاپان کا قومی مذہب ہے۔ جاپانی مظاہر پرستی پر زور دیتے ہیں ان کا سب سے بڑا معبود سورج (Amaterasu) ہے۔ دیوتا کو کامی کہتے ہیں۔ مذہبی کتب: یاسومارو (Yasumaro) اور کوجی (Kojiki) کی۔

عرب کے بت: بانی عمرو بن لحی (ربیعہ بن حارثہ) ابتداء خانہ کعبہ، شام سے لاکر خانہ کعبہ میں نصب کیے تھے۔ **عزیٰ:** (قریش اور کنانہ کا بت) مقام طائف میں لات بت کو توڑنے کیلئے ۲۵ رمضان ۸ھ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کیساتھ ۳۰ سوار بھیجے۔ حضرت خطاب بن حارث نے بت کو توڑا۔

لات (بنو ثقیف کا بت) مقام طائف میں لات بت کو توڑنے کیلئے حضرت ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا گیا۔

منات: (قدیم ترین) مقام قدید کے پاس مشلل میں اوس، خزرج اور غسان کے بت منات کو توڑنے کیلئے رمضان ۸ھ میں حضرت سعد بن زید اشہلی کے ساتھ ۲۰ سوار بھیجے۔ **ہبل:** انسانی شکل میں خانہ کعبہ میں بڑا اور چھت پر نصب تھا۔ یغوث (شیر) قبائل یمن۔ یعوق (گوڑھا) ہمدان۔ ود (عورت) بنی کلب۔ نسر (گدھا)۔ بعل نامی بت خانہ کعبہ میں تھے۔ **سواع:** (عورت کی شکل میں)۔ رباط میں بنو ہزیل کے بت سواع کو توڑنے کے لیے رمضان ۸ھ میں حضرت عمرو بن عاص کو بھیجا۔

مقدس جانور: بحیرہ: یہ سائبہ کی بچی تھی۔ سائبہ مسلسل دس مادہ بچے جننے والی (آزاد چھوڑ دیا جاتا، سواری ممنوع، مہمان کے علاوہ دودھ پینے کی ممانعت، اس کی بچی کا کان چیر دیا جاتا تھا۔ وصیلہ: پانچ مرتبہ مسلسل دو دو مادہ بچے جننے والی، انہیں صرف مرد کھاسکتے تھے، البتہ اگر کوئی مردہ بچہ پیدا ہوتا تو اس کو مرد وعورت دونوں کھاسکتے تھے۔ حام: نراونٹ جس کی جفتی سے پے درپے دس مادہ بچے ہی پیدا ہوتے، اس سے صرف جفتی ہی کا کام لیا جاتا تھا۔

نکاح کی چار صورتیں : ا۔ آج کل والی مروجہ صورت۔ ایجاب وقبول ۲۔ دس سے کم افراد عورت سے بدکاری کرتے، حاملہ ہونے کے بعد پیدائش کے بعد عورت جس کو چاہتی بچے کا باپ قرار دے دیتی تھی۔ ۳۔ نکاح استبضاع: اسکو ہندوستان میں نیوگ کہتے ہیں۔ شوہر بیوی کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد کسی طاقتور شخص کے پاس بھیجتا کہ اس سے زنا کرے تاکہ طاقتور بچہ پیدا ہو۔ ۴۔ لوگ رنڈیوں کے پاس جاتے جو اپنے دروازوں پر جھنڈیاں گاڑے رکھتی تھیں، بچہ پیدا ہونے کے بعد قیافہ شناس کے ذریعے کسی بھی مرد کے ساتھ بچے کو الحاق کر دیا جاتا تھا۔

علم حدیث

تعریف: رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے قول وفعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ **اقسام:** ا۔ خبر متواتر ۲۔ خبر واحد

خبر متواتر: جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔ کم از کم چار زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ **خبر واحد:** جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔ متواتر کی کل شرائط موجود نہ ہوں۔

خبر واحد کی مختلف اقسام: ۱۔ منتہی کے اعتبار سے تقسیم: مرفوع: جس میں رسول اکرم ﷺ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔ **موقوف:** جس میں سلسلہ سند کسی صحابی پر ختم ہو۔ **مقطوع:** جس میں سلسلہ سند کسی تابعی یا تبع تابعی پر ختم ہو۔ ۲۔ عدد رواۃ کے اعتبار سے تقسیم۔

مشہور: جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم نہ ہوں۔ اس کو خبر مستفیض بھی کہتے ہیں۔ **عزیز:** جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم نہ ہوں۔

غریب: جس کے راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔ اس کو فرد بھی کہتے ہیں۔

۳۔ راویوں کی صفات کے اعتبار سے ۱۶ قسمیں ہیں: صحیح لذاتہ، حسن لذاتہ، ضعیف، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ، موضوع، متروک، شاذ، محفوظ، منکر، معروف، معلل، مضطرب، مقلوب، مصحف، مدرج۔ **صحیح لذاتہ:** جس کے کل راوی عادل، کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو۔ معلل و شاذ ہونے سے محفوظ ہو۔ **حسن لذاتہ:** جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی سب شرائط صحیح لذاتہ والی پائی جائیں۔ **ضعیف:** جس کے راوی میں حدیث صحیح و حسن کی شرائط نہ ہوں۔ **صحیح لغیرہ:** اس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔ **حسن لغیرہ:** اس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں ۔اس کو متوقف فیہ بھی کہتے ہیں۔ **موضوع:** جس کے راوی پر حدیث نبوی ﷺ میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔ **متروک:** جس کا راوی متہم بالکذب عمداً ہو وہ روایت قواعد معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔ **شاذ:** جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔ **محفوظ:** وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابلے میں ہو۔ **منکر:** جس کا راوی باوجود ضعیف ہونے کے جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔ معروف: جو منکر کے مقابلے میں ہو۔ **معلل:** جس میں کوئی ایسی خفیہ علت ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہو۔ (اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے)۔ **مضطرب:** جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔ **مدرج:** اس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کر دے۔ **مقلوب:** جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم و تاخیر واقع ہو گئی ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔ **مصحف:** جس میں باوجود صورت خطی باقی رہنے کے نقطوں، حرکتوں، سکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔

۴۔ سقوط و عدم سقوط کے اعتبار سے ۷ اقسام۔ (متصل، مسند، منقطع، معلق، معضل، مرسل، مدلس)۔ **متصل:** جس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔ **مسند:** جس کی سند رسول اکرم ﷺ تک متصل ہو۔ **منقطع:** جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔ **معلق:** جس کی سند کے شروع میں سے ایک راوی یا کثیر راوی گرے ہوئے ہوں۔ **معضل:** جس کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے چھوٹ گئے ہوں۔ **مرسل:** جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔ **مدلس:** جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔

کتب احادیث کی وضع و ترتیب مسائل کے اعتبار سے ۹ قسمیں: (جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مفرد، غریب، مستخرج، مستدرک)

جامع: وہ کتاب ہے جس میں تفسیر، عقائد، آداب احکام، مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔

سنن: وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث ابوب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہوں۔ (سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن نسائی، ابن ماجہ)

مسند: وہ کتاب جس میں صحابہ کرام کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف تہجی یا تقدم و تاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں۔ (مسند احمد، مسند دارمی)

معجم: وہ کتاب جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ (معجم طبرانی) ۔**جزء:** وہ کتاب جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یک جا جمع ہوں۔ (جزء القرائۃ، جزء رفع الیدین للبخاری، جزء القراء للبیہقی) **مفرد:** وہ کتاب جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہو۔

غریب: وہ کتاب جس میں ایک محدث کے مجردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں۔ **مستخرج:** وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کی گیا ہو۔ (مستخرج ابو عوانہ)۔ **مستدرک:** وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو۔ (مستدرک حاکم)

تدوین حدیث: پہلا دور: ۹۹ تا ۱۱۰ھ۔ تدوین حدیث کا دوسرا دور: ۱۱۱ تا ۱۷۱ھ (موطا امام مالک، حضرت سفیان سوری کی تالیف)۔ تیسرا دور: ۱۷۱ تا ۲۲۰ھ (صحاح ستہ)

صحاح ستہ: ۱۔ بخاری: ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (مجتہد یا شافعی) ۱۹۴تا۲۵۶ھ، ۸۱۳تا۸۶۹ء

۲۔ مسلم: امام مسلم بن حجاج (شافعی) ۲۰۴تا۲۶۱ھ۔ ۸۱۷تا۸۷۲ء

۳۔ ترمذی: ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (شافعی) ۲۰۹تا۲۷۹ھ۔ ۸۲۳تا۹۰۱

۴۔ ابوداؤد: ابو داؤد سلیمان بن اشعث (حنبلی یا شافعی) ۲۰۲تا۲۷۵ھ۔ ۸۲۴تا۸۹۷ء

۵۔ نسائی: ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (شافعی) ۱۲۱۵تا۳۰۳۔ ۸۳۷تا۹۲۵

۶۔ ابن ماجہ: ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (شافعی) ۲۰۹تا۲۷۳ھ۔ ۸۳۱تا۸۹۱ء

بخاری؛ پورا نام: الجامع الصحیح المسند من امور رسول اللہ ﷺ وایامہ۔ احادیث کی تعداد ۷۲۷۵۔ چھ لاکھ احادیث سے انتخاب کی۔ عرصہ تکمیل ۱۶ سال۔

شروح بخاری: فتح الباری: احمد بن علی بن حجر۔ عمدۃ القاری: علامہ بدر الدین ابو محمد بن احمد العینی۔

مسلم: عرصہ تکمیل: ۱۵ سال۔ تین لاکھ احادیث سے انتخاب۔ احادیث کی تعداد ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار۔

ابوداؤد: احادیث کی تعداد: ۴۸۰۰۔ امام ابو داؤد کا قول کہ میرے مجموعے میں چار احادیث ایسی ہیں جو دین پر عمل کرنے کیلئے کافی ہیں ۱۔ انما الاعمال بالنیات (الحدیث) ۲۔ من حسن الاسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ ۳۔ لایکون المؤمن مؤمناً حتی یرضی لاخیہ مایرضاہ لنفسہ ۴۔ الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات (الحدیث)

ترمذی: احادیث کی تعداد: ۳۹۵۶۔ نسائی: احادیث کی تعداد: ۵۷۶۱۔ موطا: احادیث کی تعداد: ۱۰۲۷ دس ہزار احادیث سے انتخاب۔

مشہور کتب احادیث : الاحکام السلطانیہ: الماوردی۔ اللؤلؤ والمرجان: فواد عبد الباقی۔ انتخاب حدیث: عبد الغفار حسن۔ آئین اسلام: خواجہ احمد الدین۔ تحفہ حدیث: محمد امین اثری۔ ترجمان الحدیث: سید محمود حسن۔ جواہر الحدیث: شمس پیر زاد۔ حفاظت حدیث: ڈاکٹر خالد علوی۔ ریاض الصالحین: امام نووی۔ زاد راہ، راہ عمل: جلیل احسن ندوی۔ معارف الحدیث: منظور احمد نعمانی۔ مشکوۃ المصابیح: محمد بن عبد اللہ تبریزی۔

کتب سیرت طیبہ؛ اخلاق النبی کا انسائیکلوپیڈیا: امام کعبہ شیخ صالح بن حمید اور شیخ عبد الرحمان۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ : ڈاکٹر عبد الحی۔ النبی الخاتم: مناظر احسن گیلانی انسان کامل: ڈاکٹر خالد علوی۔ پیغمبر اعظم وآخر: ڈاکٹر نصیر احمد ناصر۔ پیغمبر انقلاب: وحید الدین خان۔ چراغ مصطفوی: ڈاکٹر محمد یوسف۔ حیات محمد: محمد حسین ہیکل، داعی اعظم: یوسف اصلاحی۔ رحمت اللعالمین: قاضی سلیمان منصور پوری۔ رحمت عالم: سید سلمان ندوی۔ رحمت کامل: عبد الماجد سہروردی۔ رسول رحمت: ابو الکلام آزاد۔ رہبر کامل مولانا عبد المجید سہروردی۔ سیرت النبی: علامہ شبلی نعمانی۔ رسول اللہ کی سیاسی زندگی: ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ سیرت خاتم الانبیاء: مفتی محمد شفیع۔ سیرت سرور عالم؛ مولانا مودودی۔ سیرت طیبہ: پروفیسر غلام رسول سیرت المصطفی: مولانا ادریس کاندھلوی۔ ضیاء النبی: پیر کرم شاہ۔ عرب کا چاند: سوامی لکشمن۔ محسن انسانیت: نعیم صدیقی۔ محمد عربی: محمد عنایت سبحانی۔ مکتوب نبوی: سید محبوب رضوی۔ نبی رحمت: ابو الحسن علی ندوی۔ نور مبین: ڈاکٹر حامد حسن بگرامی۔ ہادی عالم: محمد ولی رازی۔ رسول اکرم کی پہلی سوانح نگاری ابن ہاشم نے لکھی۔

دیگر کتب: مکاشفۃ القلوب: امام غزالی۔ تاریخ الامم والملوک: ابن جریر طبری۔ کشف المحجوب: سید علی ہجویری۔ کتاب المناظر: ابن الہیثم۔

فقہ جعفریہ کی مشہور کتب: (اصول اربعہ) ۱۔ الکافی: ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی (۸۶۴ء۔ ۹۴۱ء)۔ احادیث: ۱۵۹۷۷، ۱۶۱۹۹، ۱۶۹۹۰۔

۲۔ من لایحضرہ الفقیہ: ابو جعفر محمد علی بن بابویہ (۹۲۰ء۔ ۹۹۱ء)۔ احادیث: ۵۹۶۳

۳۔ تہذیب الاحکام: ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (۹۹۲ء۔ ۱۰۶۵ء)۔ احادیث: ساڑھے تیرہ ہزار۔

۴۔ الاستبصار: ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (ایضاً)

مکثرین صحابہ: حضرت ابو ہریرہ: ۵۳۷۴ (امام احمد بن حنبل نے مسند احمد میں ان کو نقل کیا ہے)، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ: ۲۶۳۰، حضرت انس بن مالکؓ: ۲۲۸۶، حضرت عائشہؓ: ۲۲۱۰، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ: ۱۶۶۰، حضرت جابر بن عبد اللہؓ: ۱۵۴۰، حضرت ابو سعید خدری: ۱۱۷۰، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ: ۸۴۸، حضرت علیؓ: ۵۸۶ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے مجموعہ احادیث کو صحیفہ صادقہ کہاجاتا ہے۔ صحیفہ ابوہریرہ کی احادیث کے مجموعے کو ہمام ابن منبہ نے روایت کیا۔ حضرت عمر کے خطوط اور فیصلوں کا مجموعہ حضرت ابوموسی اشعری نے محفوظ کیا تھا۔ قاضی ابوبکر بن حزم نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے احادیث کو جمع کیا۔ حدیث کی پہلی کتاب: موطاامام مالک۔ **اصطلاحات حدیث:** مکثرین: ایک ہزار یا اس سے زائد احادیث کے راوی کو کہتے ہین۔ متوسطین: پانچ سو سے زائد احادیث کے راوی کو کہتے ہیں۔ اقلین: چالیس سے کم احادیث کے راوی کو کہتے ہیں۔

قیاس(Analogy)

لغوی(Literal): اندازہ کرنا یا کسی کو اس کی مثال پر جانچنا اور منطبق کرنا۔ **اصطلاحی مفہوم:** علت اور سبب کو مدار بناکر کسی سابقہ فیصلے کی روشنی میں نئے مسائل کو حل کرنا۔ ا۔ مقیس علیہ (اصل جس پر قیاس کیاجائے)۔ ۲۔ مقیس: (فرع: جس کو قیاس کیا جائے) ۳۔ علت (وصف یا سبب کو مقیس اور مقیس علیہ میں مشترک ہو اور قیاس کا باعث ہو)۔ ۴۔ حکم (فیصلہ جو قیاس کرنے کے بعد دیا جائے)

قیاس کی اقسام : ا۔ قیاس طرد ۲۔ قیاس معکوس۔ **قیاس طرد:** فرع اور اصل دونوں میں اس علت کا پایاجانا جسکی وجہ سے اصل کے حرام ہونے کا حکم دیا گیا۔ مثلاً شراب کے نشہ آور ہونے کیوجہ سے ہیروِن پر شراب کے حکم کا اطلاق۔ **قیاس معکوس:** کسی چیز پر ایسا حکم لگانا جو دوسری چیز کے حکم کے متناقض اور مخالف ہو۔ **شرائط قیاس:** ا۔ قیاس کسی نص (واضح حکم) کے مقابلہ میں نہ ہو۔ ۲۔ قیاس سے نص کے احکام میں سے کسی حکم میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ ۳۔ قیاس ایسا نہ ہو جس سے حکم علت سمجھ میں نہ آسکے۔ ۴۔ اصل (مقیس علیہ) کا حکم عام اور کسی خاص واقعہ کیساتھ مخصوص نہ ہو۔ ۵۔ فرع (مقیس) کا حکم نص قرآن وسنت میں موجود نہ ہو۔ ۶۔ قیاس میں علت کا دارومدار امر شرعی پر ہے نہ کہ امر لغو پر۔

ارکان اسلام

(بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الااللہ وان محمد رسول اللہ و اقام الصلوۃ وایتاءالزکوۃ والحج وصوم رمضان)

توحید: اقسام : ا۔ توحید الوہیت ۲۔ توحید ربوبیت ۳۔ توحید اسماء وصفات۔ **توحید الوہیت:** یہ عقیدہ رکھنا کہ کائنات کا خالق اور مالک فقط اللہ تعالی ہے اور اللہ ہی ہے جو ہر ذی حیات کو رزق فراہم کرتا، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ غرض یہ کہ اس کو انسانی اعمال تک کی خبر ہے اور کائنات کا سارا نظام اسی کے اشارے سے چل رہا ہے۔ (ولئن سالتھم من خلق السموات والارض الایۃ) **توحید اسماء صفات:** اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اپنے جتنے نام اور اپنی جتنی صفات کا ذکر فرمایا ہے وہ سب صرف اسی کی ذات کے ساتھ خواص ہیں کوئی بھی مخلوق نہ اس میں شریک ہے نہ اس کے مشابہ ہے۔ اللہ کی صفات کو بعینہ اسی طرح ماننا چاہیئے جس طرح اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا (لیس کمثلہ شیئ وھوالسمیع البصیر)

اللہ کے صفاتی نام : ۹۹۔ لفظ بسم اللہ میں اللہ کے دو صفاتی نام ہیں۔ اللہ کے مرکب ناموں کی تعداد ۱۵ ہے۔

مختلف مذاہب میں اللہ تعالی کے نام: عبرانی میں رب کیلئے یہودا۔ اللہ کیلئے ایل۔ زبور میں یہوداہ۔ فارسی میں خدا یا خداوند۔ زرتشت میں یزداں (خالق خیر) اور اہرمن (خالق شر) ہندی میں نارائن، بے انت اور ایشور۔ سکھ واہ گرو۔ آریہ میں سوگ ادم۔ چینی میں شنگتی (حاکم مطلق) اور ٹی ین (آسمان)۔

نماز(Prayer): فرضیت ۱۰ نبوی۔ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں اضافہ (موجودہ شکل میں) مدینہ تشریف آوری سے ایک ماہ بعد ا ھ۔ کل رکعات ۴۸۔ فرض رکعتیں: ۱۷۔ نماز باجماعت کی ابتداء ۲ھ میں۔ غزوہ ذات الرقاع میں پہلی مرتبہ صلوۃ الخوف ادا کی گئی۔ نماز کسوف ۵ھ۔ نماز تراویح جماعت کے ساتھ ۱۴ھ میں دور فاروقی میں ادا کی گئی۔ قرآن میں ۷۰۰ مقام پر نماز کا ذکر۔ لاحق جو شروع میں جماعت میں شریک ہو مگر بعد میں اس کی ایک، دو رکعت چلی جائے۔ <u>**جمعہ کی فرضیت:**</u> ربیع الاول کے آخر ا ھ میں۔ محلہ بنی سالم بن عوف کی مسجد غیب میں پہلی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ قبیلہ عبدالقیس کی مسجد میں جو بحرین میں مقام جواثی میں تعمیر کی گئی تھی۔ حضرت اسد بن زرارہ نے نماز جمعہ کا حکم آنے سے پہلے بنی بیاضہ کے علاقہ میں جمعہ پڑھایا تھا۔ <u>**نماز کسوف: ۵ھ میں پڑھی گئی۔ نماز تراویح حضرت عمرؓ نے ۱۴ھ میں قائم کی۔**</u>

نماز کے سات فرائض : ا، ۲، ۳۔ بدن، لباس، نماز کی جگہ کا پاک ہونا ۴۔ سر کا ڈھانپنا ۵۔ نماز کا وقت ہونا۔ ۶۔ قبلہ رخ ہونا ۷۔ نماز کی نیت کرنا۔

نماز کے چھ ارکان: ا۔ تکبیر تحریمہ کہنا ۲۔ قیام کرنا ۳۔ قراءت ۴۔ رکوع ۵۔ ہر رکعت میں دو سجدے ۶۔ آخری قعدہ۔

نماز کے چودہ واجبات (Obligatory): ۱۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں قراءت ۲۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرات اور دوسری نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ۳۔ پہلے سورۃ فاتحہ پھر قراءت ۴۔ قراءت، رکوع، سجدوں میں ترتیب ۵۔ قومہ ۶۔ جلسہ ۷۔ تعدیل ارکان ۸۔ قعدہ اولیٰ ۹۔ دونوں قعدوں ایک بار التحیات پڑھنا ۱۰۔ امام کا جہری نمازوں میں باآواز بلند اور سری نمازوں میں خفیہ قراءت کرنا ۱۱۔ سلام کہہ کر نماز ختم کرنا ۱۲۔ نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنا ۱۳۔ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا ۱۴۔ عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

زکوٰۃ: ۲ھ میں صدقۃ الفطر کا حکم اور ۸ھ میں زکوٰۃ کی فرضیت۔ ۹ھ میں صدقات وزکوٰۃ کی وصولی کی خاطر عاملین کا تقرر۔ حضرت عمر فاروقؓ کی مدینہ میں زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کیلئے تقرری۔ **وجوب زکوٰۃ کی شرائط:** ۱۔ اسلام ۲۔ عاقل ۳۔ بالغ ۴۔ صاحب نصاب ۵۔ نصاب کا اصلی ضرورتوں سے زائد ہونا ۶۔ مال پر پورا سال گزرنا ۷۔ مقروض نہ ہونا۔ **نصاب زکوٰۃ:** سونا: 7.5 تولہ اور چاندی: 52.5 تولہ۔ اونٹ: ۵۔ بکریاں: ۴۰۔ گائے: ۳۰۔

روزہ (Fast): ۱۰ شعبان ۲ھ میں فرضیت۔ عاشورہ کے روزے کی ابتداء۔ روزے کا کفارہ: دوماہ لگاتار روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

روزے کی اقسام : ۱۔ **فرض:** رمضان کا مہینہ ۲۔ **واجب:** نذر اور کفارے کے روزے ۳۔ **سنت :** ۹، ۱۰ محرم۔ یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ۔ ایام بیض ہر مہینے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے۔ ۴۔ **نفل:** فرض، واجب اور سنن کے علاوہ باقی تمام ۵۔ **حرام روزے:** عیدین، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے روزے۔

اعتکاف کی اقسام : ۱۔ **واجب:** نذر کا اعتکاف ۲۔ **سنت مؤکدہ:** رمضان کے آخری عشرہ میں ۳۔ **مستحب:** واجب اور سنت کے علاوہ۔

شرائط اعتکاف: ۱۔ مسجد میں قیام ۲۔ نیت ۳۔ حدث اکبر سے پاک ہونا ۴۔ روزہ۔

حج (Pilgrimage): ۹ھ میں فرضیت حج۔ **وجوب حج کی شرائط:** ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶۔ اسلام، عاقل، بالغ، استطاعت، آزادی، جسمانی صحت۔ ۷۔ راستے میں امن وامان ۸۔ شوہر یا محرم کی معیت۔ ۹۔ عورت کا عدت میں نہ ہونا ۱۰۔ کسی ظالم وجابر حکمران سے جان کو خطرہ نہ ہو۔

صحت حج کی شرائط: ۱۔ اسلام ۲۔ عقل وہوش ۳۔ تمام ارکان مقررہ ایام، مقررہ اوقات اور مقررہ مقامات میں ادا کرنا۔ مفسدات حج سے بچنا۔

پانچ ایام حج : ۸ تا ۱۲ ذی الحجہ (۱۔ ۸ ذی الحجہ: یوم ترویہ ۲۔ ۹ ذی الحجہ: یوم عرفہ ۳، ۴، ۵۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ: ایام نحر (بقر عید کے تین دن) اور ایام رمی جمار۔ **تین فرائض :** ۱۔ احرام (شرط اور رکن) ۲۔ وقوف عرفات ۳۔ طواف زیارت (پہلے چار شوط فرض اور تین شوط واجب)

چھ واجبات: ۱۔ وقوف مزدلفہ ۲۔ رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارنا) ۳۔ قربانی (قران اور تمتع کیلئے) ۴۔ حلق یا قصر ۵۔ صفاو مروہ کی سعی ۶۔ طواف وداع (غیر مقامی حجاج کیلئے) **افعال حج:** ۱۔ احرام ۲۔ طواف ۳۔ بوسہ حجر اسود ۴۔ صفاو مروہ کی سعی ۵۔ وقوف عرفہ ۶۔ قیام مزدلفہ ۷۔ قیام منیٰ ۸۔ قربانی ۹۔ حلق یا قصر ۱۰۔ رمی جمار۔ **طواف کی تین اقسام:** ۱۔ طواف قدوم: آمد کا طواف (سنت) ۲۔ طواف زیارت: مرکزی طواف (فرض) ۳۔ طواف وداع: واپسی کا طواف (واجب)۔ **وقوف کی دو اقسام:** ۱۔ وقوف عرفہ: فرض (رکن اعظم)۔ ۲۔ وقوف مزدلفہ: واجب۔ (وقوف مزدلفہ کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں)

پانچ میقات: ۱۔ ذوالحلیفہ (مدینہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر) مدینہ والوں کیلئے ۲۔ ذات عرق (مکہ سے شمال مشرق مکہ سے ۸۰ کلومیٹر) اہل عراق وغیرہ کیلئے۔ ۳۔ قرن منازل (مکہ سے مشرق جانب ۵۰ کلومیٹر) نجد سے آنیوالوں کیلئے۔ ۴۔ یلملم (مکہ سے جنوب مشرق جانب ۶۰ کلومیٹر) یمن اور اس طرف سے آنے والوں کیلئے (پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، مشرق بعید) ۵۔ جحفہ (مکہ سے مغرب جانب ۱۸۰ کلومیٹر دور) شام، مصر، مراکش اور اس جانب سے آنے والوں کیلئے۔

۸ھ میں حضرت عتاب بن اسید (امیر مکہ) کی قیادت میں حج۔ جبکہ پہلے امیر حج حضرت ابو بکر صدیق ۹ھ میں مقرر ہوئے۔ ظہر اور عصر کی نماز مسجد نمرہ میں ادا کی جاتی ہے۔

متفرق احکام وفرائض

اذان: حضرت عمرؓ کے مشورہ سے ۱ھ میں ابتداء۔ (عبداللہ بن زید انصاریؓ کو حضرت جبرائیلؑ نے خواب میں کلمات سکھلائے)۔ پہلی اذان کے الفاظ الصلوۃ الجامع۔ **طہارت:** (وضو.Ablution) فرضیت: ۳ھ۔ چار فرائض ۱۔ پورے چہرے کا ایک بار دھونا ۲۔ ایک بار دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ۳۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴۔ ایک بار دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی پندرہ سنتیں : ۱۔نیت ۲۔بسم اللہ سے ابتداء ۳۔دونوں ہاتھ گٹوں سمیت دھونا ۴۔ تین بار کلی ۵۔ مسواک کرنا ۶۔ناک میں تین بار پانی ڈالنا ۷۔ تین بار داڑھی کا خلال کرنا ۸۔ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال ۹۔دونوں کانوں کا مسح ۱۰۔پورے سر کا مسح ۱۱۔ مسنون ترتیب کے ساتھ وضو کرنا ۱۲۔پہلے دایاں پھر بایاں عضو دھونا ۱۳۔ایک عضو کے بعد فوراً دوسرا عضو دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہو جائے ۱۴۔ ہر عضو کو تین بار دھونا ۱۵۔پورے سر کا مسح کرنا۔

نقائض وضو: ہوا خارج ہونے سے ۲۔پاخانہ یا پیشاب کرنے سے ۳۔پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کوئی اور چیز نکلنے سے ۴۔ شہوت کے بغیر منی خارج ہونے سے ۵۔ مذی نکلنے سے ۶۔ ٹیک لگا کر سونے سے ۷۔بے ہوشی طاری ہونے سے ۸۔ نشہ آور چیز کھانے کے بعد نشہ آ جانے سے ۹۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے۔

غسل (Bath): تین فرائض: ۱۔ کلی کرنا (کہ حلق تک پانی پہنچ جائے) ۲۔ناک میں پانی ڈالنا ۳۔پورے جسم پر اچھی طرح پانی بہانا کہ کوئی بھی حصہ خشک نہ رہ جائے۔ **غسل کی سنتیں**؛ ۱۔اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کا خیال رکھنا ۲۔ مسنون طریقے پر غسل کرنا ۳۔ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں تک دھونا ۴۔ مسواک کرنا ۵۔بدن سے نجاست اور میل دور کرنا ۶۔ تین بار جسم پر پانی بہانا۔

تیمم (غزوہ بنو مصطلق ۵ھ سے واپسی پر اجازت ملی): فرائض: ۱۔نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا ۳۔ دوبار مل کے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔

قربانی(Sacrifice): ایام نحر: ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ کی فجر سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک سورج غروب ہونے سے پہلے کا وقت ہے۔ **قربانی والے جانور کی عمر:** اونٹ: پانچ سال۔ بھینس: دو سال۔ بکری: ایک سال۔ دنبہ اور بھیڑ: چھ ماہ بشر طیکہ وہ فربہی کے سبب سال بھر کا معلوم ہو ورنہ سال بھر کا ہونا چاہیے۔

حدود: حد محاربہ (ڈکیتی مع قتل)۔ حد سرقہ۔ حد زنا، حد قذف، حد شرب۔ **شراب کی مرحلہ وار ممانعت:** ۱۔ شراب بری چیز ہے اور اللہ کی پسند نہیں آیت: ۲۱۹۔البقرہ ۲۔نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ آیت: ۴۳۔النساء ۳۔اے ایمان والو شراب، جوا، بت اور پسے شیطان کے برے کام ہیں سوان سے بچو۔ آیت: ۹۰۔۹۱۔المائدہ۔ **قسم کی تین اقسام:** ۱۔ قسم لغو: یہ وہ قسم ہے جو انسان بات بات پر عادتاً بغیر ارادہ اور نیت کے اٹھاتا رہتا ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ۲۔ غموس: یہ وہ قسم ہے جو انسان کسی کو دھوکا اور فریب دہی کیلئے کھائے یہ نہ صرف گناہ کبیرہ ہے بلکہ اکبر الکبائر ہے۔ اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ ۳۔ منعقدہ: جو انسان اپنی بات میں تاکید اور پختگی کیلئے ارادہ اور نیت کیساتھ کھائے ایسی قسم کے توڑنے کا کفارہ ہے (۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا)۔ **سود کے بارے میں احکامات: ۹ھ**

نکاح: مراتب۔ ۱۔ فرض: عائلی زندگی گزارنے کیلئے وسائل موجود ہوں تو نکاح کرنا لازمی ہے ۲۔ واجب: گناہ کبیرہ سرزد ہونے کا خدشہ لگا رہے تو نکاح واجب ہے۔ ۳۔ حرام: ازدواجی زندگی کیلئے ضروری لوازمات کی عدم موجودگی۔ شادی کرنے کے بعد گناہ کبیرہ کے ارتکاب کا یقین ہو۔

۴۔ مکروہ: جب کسی شخص کو پختہ یقین ہو کہ وہ شادی کے بعد اس سے انصاف نہیں کرے گا نیز شادی کے بعد گناہ کبیرہ کا بھی مرتکب ہو گا۔ ۵۔ سنت: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ نکاح میری سنت ہے۔ دوسری روایت میں ہے: جس نے میری سنت سے اعراض کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔

طلاق(Divorce): لغوی تعریف: بندش سے آزاد کرنا۔ اصطلاحی: ایک شوہر کا اپنی بیوی کو نکاح کی پابندیوں سے آزاد کرنا۔

طلاق سنت کی اقسام : ۱۔احسن: وہ طلاق ہے جو شوہر اپنی بیوی کو اسوقت دیتا ہے جبکہ وہ طہر میں ہو اور جسمیں اس نے اختلاط نہ کیا ہو ایک رجعی طلاق دے اور عدت گزرنے دے ۲۔ طلاق حسن: اس سے مراد تین طہروں میں ایک ایک بار طلاق دینا ہے بشرطیکہ ان ایام میں بیوی سے اختلاط نہ کرے۔

طلاق بدعت: وہ طلاق ہے جو خلاف سنت ہو۔

سیرت النبی ﷺ

خطہ عرب قبل از اسلام: مشرق خلیج فارس۔ مغرب: بحیرہ قلزم۔ شمال: قیصر روم و کسریٰ ایران۔ جنوب: بحیرہ ہند۔ تین طرف سمندر، تین چوتھائی ریگستان، بڑا پہاڑ جبل السراۃ، رقبہ: ۱۲ لاکھ مربع میل۔ **عرب کے پانچ حصے:** تہامہ، حجاز، نجد، یمن، عروض۔ **زمانہ جاہلیت میں مناصب:** منتظم ایسار (فالگیری) بنو جمح۔

مالیات کا نظام: بنو سہم۔ شہری: بنو اسد؛ اشناق (دیت اور جرمانے) بنو تیم۔ عقاب (قومی پرچم کی علمبرداری) بنو امیہ۔ قبہ (فوجی کیمپ): بنو مخزوم۔ سفارت: بنو عدی۔

عرب کے مشہور میلے: عکاظ (بڑا) طائف سے ۱۰ میل دور نخلہ کیطرف (تجارتی منڈی اور شعراء کا دنگل) یکم تا ۲۰ ذیقعدہ۔ مجنہ: مر الظہرن پر ذیقعدہ کے آخر میں ۔ذوالمجاز: عرفات کے متصل یکم تا ۸ ذوالحجہ۔ **خاندان نبوت قبل از بعثت:** (خانوادہ بنو ہاشم) ہاشم کو سقایہ اور رفاعہ کا منصب حاصل تھا (گرمی اور جاڑے کے سفروں کے بانی)۔ عبد المطلب مکہ میں جھگڑوں کا فیصلہ کرتے تھے۔ مقتول کے قصاص میں سو اونٹوں کا خون بہا مقرر کیا۔ فاطمہ بنت عمرو سے شادی کی۔

سلسلہ نسب: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ، اصل نام عامر) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (الملقب بہ قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اود بن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعویٰ بن عیضی بن ذیشان بن عِیصر بن اقناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوض بن عرام بن قیدار بن اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ بن آذر (تارخ) بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن ارفکشاد بن سام بن نوحؑ بن لامک بن متوشالح بن ادریسؑ (اخنوخ) بن یارد بن مہلل ایل بن قینان بن آنوش بن شیثؑ بن آدمؑ۔ (رحمۃ اللعالمین ص:۷۲ ج:۲)

واقعہ فیل : ۵۷۱ء میں آپ ﷺ کی پیدائش سے ۵۰ یا ۵۵ دن قبل ماہ محرم۔ (یمن کے گورنر ابرہہ نے ہاتھی کے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ پر چڑھائی کی)۔ وادی محسر مزدلفہ اور منی کے درمیان اس کے ہاتھی بیٹھ گئے پھر ابابیل نے حملہ کرکے لشکر کو تباہ وبرباد کر دیا۔ آفت کی وجہ سے ابرہہ کی انگلیوں کے پورے جھڑ گئے اور صنعاء پہنچتے پہنچتے چوزے جیسا ہو گیا سینہ پھٹ کر دل باہر نکل آیا اور مر گیا۔

ولادت نبوی ﷺ اور بچپن: ۹ ربیع الاول یکم عام الفیل بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء یکم جیٹھ ۶۸۲ بکرمی بروز پیر بمقام سوق الیل (یہاں آج کل بہت بڑی لائبریری ہے)۔ دائی: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی والدہ حضرت شفا۔ چچا ابو لہب نے لونڈی ثویبہ سے خبر سن کر اس کو آزاد کر دیا، دادا کو ام ایمن نے خانہ کعبہ میں خبر دی جو بعد میں نبی اکرم ﷺ کو بیت الحرام خانہ کعبہ میں لے گئے۔ آپ ﷺ آدمؑ سے چھ ہزار سال بعد اور نوحؑ سے پانچ ہزار سال بعد اور ابراہیمؑ سے تین ہزار سال بعد تشریف لائے۔ نام محمد قرآن میں چار بار آیا ہے: 1۔ آل عمران: ت ۱۴۴۔ 2۔ احزاب: ت ۴۰۔ 3۔ محمد: ت ۲۔ 4۔ فتح: ت ۲۹۔ نام احمد ایک دفعہ مستعمل ہے؛ سورۃ صف: ت ۶

اہم واقعات: ایوان کسری کے چودہ کنگرے گر گئے، مجوس کا آتش کدہ ٹھنڈا ہو گیا۔ بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اسکے گرجے منہدم ہو گیا۔

عقیقہ اور نام: آپ مختون پیدا ہوئے، ساتویں دن بروز اتوار رسم عقیقہ ہوئی۔ دادا نے محمد اور والدہ نے احمد نام رکھا۔ شق صدر: پہلا واقعہ حلیمہ سعدیہ کے ہاں ۴ یا ۵ سال کی عمر میں۔ دوسرا واقعہ ۱۰ سال کی عمر میں۔ (اس سال خانہ کعبہ کی تعمیر بھی ہوئی)۔ دادا کا انتقال: (۱۱۰)۔ عمر مبارک ۸ سال ۲ ماہ ۱۰ دن۔ نبوت سے قبل تجارتی سفر: ۱۲ سال کی عمر ۵۸۳ء میں شام کیطرف ابو طالب اور حارث بن عبد المطلب کیساتھ پہلا سفر۔ راستہ میں بصری کے مقام پر عیسائی بحیرہ راہب بر جیس سے ملاقات۔ جنگ فجار ثانی؛ ۱۵ سال کی عمر شرکت (قریش اور بنو کنانہ کا مقابلہ بنو قیس، عیلان اور بنو ہوازن سے ہوا) مقتولین کا خون بہا دونوں فریق ادا کریں گے کی بنیاد پر صلح اور جنگ کا اختتام۔ حلف الفضول: ماہ ذی قعدہ۔ ۲۰ سال کی عمر میں (امن کا معاہدہ) فضل بن فضالہ، فضل بن وداعہ اور فضل بن حارث نے مرتب کیا تھا۔ عبد اللہ بن جدعان تیمی کے گھر میں ہوا فریقین معاہدہ: بنی ہاشم، بنی تیم، بنی اسد، بنی عبد المطلب، بنی زہرہ، بنی حارث کے سردار۔ معاہدے کی خاص بات دونوں کا خون بہا ادا کرنا اور مظلوموں کی مدد کرنا تھی۔ دوسرا تجارتی سفر: ۲۵ سال کی عمر میں ملک شام کی طرف غلام میسرہ اور حضرت خزیمہ کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا سامان لے کر گئے۔ راستے میں ایک درخت کے نیچے راہب نسطورہ سے ملاقات۔ نبوت کی پیشینگوئی۔

شادی مبارک: واپسی پر حضرت خدیجہ کا سہیلی نفیسہ بنت منبہ کے ذریعے شادی کا پیغام، دو ماہ کے بعد ۲۵ سال کی عمر میں شادی مبارک۔ ابو طالب نے نکاح، ورقہ بن نوفل اور عمرو بن اسد نے خطبے دئے۔ ۲۲ سال کی عمر میں صادق کا لقب اور ۳۵ سال کی عمر میں امین کا لقب دیا گیا۔ آپ نے ۳۴ سال کی عمر میں

حضرت علی کی پرورش کی ذمہ داری لی۔ **خانہ کعبہ کی تعمیر نو:**(سب سے پہلے حضرت آدم نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا)۳۵سال کی عمر میں ۶۰۵ء۔ ولید بن ابو مغیرہ مخزومی نے پرانی عمارت گرانے کا آغاز کیا، معمار باقوم نامی رومی معمار تھا۔ تعمیر کعبہ کیلئے لکڑی ایک رومی جہاز سے حاصل کی گئی جو طوفان کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھااور جدہ کی بندر گاہ سے آلگا تھاجبکہ لکڑی کا کام رومی معمار (جہاز کے مالک) نے مکہ کے بڑھئی سے مل کر کیا۔ ابو امیہ مخزومی نے تنصیب حجر اسود کو بروز پیر نصب کیا۔ تعمیر سے قبل بلندی ۹ہاتھ تھی پھر خانہ کعبہ کی بلندی ۱۵میٹر، جنوب شمال ۱۰میٹر، مشرق مغرب ۱۲میٹر، دروازہ زمین سے ۲ میٹر بلند ہے (موجودہ بلندی: ۱۴میٹر ہے اور کعبہ کی سطح مطاف سے تقریبا دو میٹر بلند ہے) کلید برداری کا منصب نسل در نسل حضرت عثمان بن طلحہ کی اولاد کے پاس تھا۔ تعمیر کعبہ کے سال زید بن عمرو بن نفیل (حضرت عمر فاروق کے چچازاد بھائی، توحید پرست تھے) کی وفات پر فرمایا: اس کے لئے مغفرت طلب کرو اس لئے کہ وہ ایک امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔ **بعثت سے پہلے کے متلاشیان حق:** ورقہ بن نوفل، عبد اللہ بن جحش، عثمان بن الحویرث، زید بن عمرو بن نفیل۔

بعثت نبوی اور اعلان نبوت: ربیع الاول یا ۲۱رمضان ۴۱ میلادی ۶۱۰ء میں نبوت عطا ہوئی۔ سورۂ علق کی ابتدائی ۵ آیات کے بعد حضرت جبریل نے آپ کو وضو اور نماز سکھائی۔ حضرت خدیجہ آپ ﷺ کو چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل (عیسائی راہب) کے پاس لے گئیں۔ فترت وحی کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی، نبوت کے بعد سب سے پہلا حکم نماز، دو رکعت نماز فجر اور نماز عصر، پہلی وحی سے نبوت اور دوسری وحی سے رسالت کا آغاز ہوا۔ غار حرا مکہ کے مشرق میں دو میل کے فاصلے پر کوہ حرا (جبل نور) میں واقع ہے، طول: چار گز۔ عرض: پونے دو گز۔

نبوت کے بعد مکی زندگی : ۱۲سال ۵ماہ ۱۳دن۔ **مدنی زندگی :** ۹سال ۹ماہ ۹دن۔

ابتدائی مسلمان: سب سے پہلے عورتوں سے حضرت خدیجہ، آزاد مردوں سے حضرت ابو بکر، آزاد بچوں سے حضرت علی، غلاموں سے حضرت زید بن حارث، لونڈی ام ایمن نے اسلام قبول کیا۔ **خفیہ تبلیغ:** ابتدائی تین سالوں میں ۳۳ افراد نے اسلام قبول کیا (۲۷ خواتین)۔ تین سال تک خفیہ تبلیغ کے بعد دار ارقم (کوہ صفا کے نشیب میں حضرت ارقم کا گھر) میں تبلیغ اسلام کے بعد سورۂ شعراء کی آیت وانذر عشیر تک الاقربین نازل ہوئی۔ پھر تمام رشتہ دار وں کو اور اپنے خاندان کو جمع کر کے تبلیغ، صرف حضرت علی نے ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ پھر کوہ صفا میں جمع کر کے اعلانیہ تبلیغ، ابو لہب کی بکواس۔ کاہن ، دیوانہ اور جادوگر کے بہتان۔

اذیتوں کا آغاز: عقبہ بن ابی معیط کا حالت نماز میں آپ پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالنا۔ عقبہ بن ابی محیط کا حالت سجدہ میں آپ کے گلے میں چادر ڈال کر کھینچنا جس پر حضرت ابو بکر نے عقبہ کو دھکا دے کر پیچھے کیا۔ عتبہ بن ربیعہ کی مال، شادی، سرداری اور علاج کی پیشکش اور آپ کا سورۃ حم سجدہ کی آیات سنانا۔ سرداران قریش کا مشترکہ عبادت کی پیش کش اور سورت کافرون کا نزول۔

پہلی ہجرت حبشہ: رجب ۵ نبوی، ۶۱۵ء بارہ مرد اور چار عورتیں، حضرت عثمان بن عفان (اور حضرت رقیہ) کی قیادت میں (حضرت ابراہیم اور لوط کے بعد پہلا گھرانہ جس نے راہ خدا میں ہجرت کی) حبشہ کا بادشاہ نجاشی (اصحمہ بن بعبری) بحر احمر کی بندر گاہ شعیبہ سے دو کشتیوں کے ذریعے، ۳ماہ کے قیام کے بعد اکثر کی واپسی۔ قریش کے سفیر عبد اللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص۔

حضرت حمزہ کا قبول اسلام : ۶ نبوی میں حضرت حمزہ نے اسلام قبول کیا۔ ۳دن کے بعد حضرت عمر نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

دوسری ہجرت حبشہ : ۶ نبوی ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں، قریش کے سفیر عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ربیعہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کی واپسی کا مطالبہ، جعفر بن ابی طالب (سردار مہاجرین) کی تقریر، سورت مریم کی چند آیات کی تلاوت، دوسرے دن حضرت عیسی کے متعلق سفیروں کا ناکام منصوبہ، سفیروں کی نامرادواپسی، حضور کو سب سے پہلا شاہی ہدیہ نجاشی کی طرف سے۔ ہجرت مدینہ کے بعد کچھ مہاجرین کی واپسی۔

بنوہاشم و مطلب کا سماجی بائیکاٹ: شعب ابی طالب مکہ سے تین میل دور جبل خندمہ کا درہ تھا۔ نبوت کے ساتویں سال ماہ محرم میں قریش کی طرف سے مکہ اور منی کے درمیان وادی معصب میں حضور کے قتل اور بنوہاشم و مطلب کے سماجی بائیکاٹ کا منصوبہ۔ ابو لہب نے مقاطعہ سے انکار کیا تھا۔ بغیض بن عامر بن ہاشم نے تحریری معاہدہ لکھا (آپ کی بد دعا سے اس کا ہاتھ شل ہو گیا)۔ خانہ کعبہ میں ہبل بت کے پاؤں میں لٹکا دیا گیا۔ حکیم بن حزام گندم اور قبیلہ بنو عامر

بن لوئی کاھشام بن عمرورات کو چوری چھپے چیزیں پہنچادیا کرتے تھے۔ معاہدہ کو دیمک چاٹ گیا۔ مطعم بن عدی اور ابوالبختری نے معاہدہ پھاڑ دیا۔ تین سال بعد نبوت کے دسویں سال مقاطعہ ختم ہوا۔

ابوطالب کا انتقال : آخری وفد کی آمد، حضور کو عہد وپیمان کی پیشکش، آپ کی لا الہ اللہ کی دعوت تبلیغ، ۱۰ نبوی رجب یا رمضان میں ابوطالب کا انتقال۔

حضرت خدیجہ کا انتقال: رجب یا رمضان میں تین دن کے وقفے سے نماز جنازہ اسوقت فرض نہیں ہوئی تھی، اس سال کو عام الحزن قرار دیا گیا۔

سفر طائف: تبلیغ کی غرض سے (زید بن حارثہ کے ساتھ) ۱۰ دن یا ایک ماہ قیام، قبیلہ ثقیف آباد تھا تین سرداروں سے ملاقات کی، سرداروں کی شہ پر اوباشوں کا پتھر برسانا، آپ کا دعا فرمانا اور قرن منازل پر حضرت جبرئیل کا حاضر ہونا، واپسی پر طائف سے دو میل دور عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی، ان کے غلام عداس کا انگور پیش کرنا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا، واپسی پر سورۃ رحمٰن تلاوت فرمائی جسے جنوں نے سنا، وادی نخلہ میں سات جنوں کا قرآن سن کر ایمان لانا اور سورۃ احقاف کا نزول۔ واپسی پر سورۃ جن کی تلاوت فرمارہے تھے، مکہ کے قریب پہنچ کر پناہ کا پیغام، اخنس بن شریق کا حلیف کہہ کر انکار اور سہیل بن عمرو کا کہنا: میرا قبیلہ بنو عامر، بنو کعب کے خلاف پناہ نہیں دے سکتا۔ مطعم بن عدی کا آپ کو پناہ دینے کا اعلان، (جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جب حضرت جبیر بن مطعم آئے تو آپ نے فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو مجھ سے ان بدبودار لوگوں کے بارے میں گفتگو کرتا تو میں اس کی خاطر ان سب کو چھوڑ دیتا۔

واقعہ معراج شریف: ۲۷ رجب ۱۰ نبوی آپ ﷺ حضرت ام ہانی کے گھر سوئے ہوئے تھے، بیداری کی حالت میں روح اور جسم کے ساتھ ایک براق پر حضرت جبرئیل اور میکائیل کے ساتھ معراج پر تشریف لے گئے۔ پہلا مرحلہ: مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (حضرت جبرئیل نے اذان دی اور تمام انبیاء نے آپ کی امامت میں نماز پڑھی۔)۔ دوسرا مرحلہ: طور سینا کے بعد تمام آسمانوں کی سیر کرائی گئی (پہلے آسمان پر حضرت آدم، دوسرے آسمان پر حضرت عیسی اور حضرت یحیی، تیسرے پر حضرت یوسف، چوتھے پر حضرت ادریس، پانچویں پر حضرت ہارون، چھٹے پر حضرت موسی، ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ (ان کا مخفف: اعیایما) پھر سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور بیت معمور کو ظاہر کیا گیا، تیسرا مرحلہ: عرش، کرسی، لوح و قلم۔ واپسی پر دودھ اور شراب میں سے دودھ کو پسند فرمایا، دو ظاہری اور دو باطنی نہریں، داروغہ جہنم مالک کو دیکھا، سب سے پہلے ام ہانی کو رسول اکرم ﷺ نے خبر دی اور حضرت ابوبکر نے واقعہ کی تصدیق کی اور صدیق کا خطاب پایا۔ یتیموں کا مال کھانے ولوں کا حال ان کے ہونٹ اونٹوں کی طرح اور وہ اپنے منہ میں پتھر جیسے انگارے ٹھونس رہے تھے، سود خوروں کی حالت: ان کے پیٹ اتنے بڑے ہوئے تھے کہ وہ ہل نہیں سکتے تھے، آل فرعون کو آگ پر پیش کرنے کیلئے لے جایا جاتا تو پاس سے گزرتے وقت انہیں روندتے جاتے تھے۔ زناکاروں کی حالت: وہ سڑا ہوا گوشت کھارہے تھے۔ محصن عورتوں کی حالت: ان کے سینوں میں ٹیڑھے کانٹے چبھا کر ان کو زمین وآسمان کے درمیان معلق کر دیا گیا تھا۔

بیعت عقبہ اولی : (۱۲ نبوی) نبوت کے ۱۱ویں سال ذوالحجہ میں منی میں عقبہ کے نزدیک قبیلہ خزرج کے ۶ آدمیوں (ابتدائے اسلام انصار) نے اسلام قبول کیا اور واپسی پر مدینہ میں اسلام کی دعوت وتبلیغ شروع کر دی، اگلے سال ذوالحجہ ۱۲ نبوی میں مدینہ کے بارہ افراد نے عقبہ کے مقام پر آپ سے بیعت کی (عقبہ اولی) ۱۲ افراد اوس کے باقی سب خزرج کے تھے۔ مدینے میں اسلام کے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیر (مقری خطاب ملا) اور ابن مکتوم نے مدینہ میں سب سے پہلے نماز کی امامت کی۔ حضرت سعد بن زرارہ کے مکان میں ٹھہرے۔

بیعت عقبہ ثانیہ: ۱۳ نبوی ۶۲۲ء میں ۷۳ مرد ۲ عورتیں۔ ایام تشریق کے درمیانی دن ۱۲ ذوالحجہ کی رات منی میں جمرہ اول (جمرہ عقبہ) وفد مدینہ کے نقیب عبداللہ بن حرام، سب سے پہلے حضرت براء بن معرور نے بیعت کی، ابوالہیثم بن تیہان نے حضور ﷺ سے ایفائے عہد کا پیمان لیا اور فرمایا: تمہارا خون میرا خون ہے تمہارا دشمن میرا دشمن ہے تمہارا دوست میرا دوست ہے میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ اس موقع پر تبلیغ دین کیلئے (حواری عیسی کی طرح) بارہ نقیب (۹ خزرج ۳ اوس) مقرر فرمائے۔ حضرت اسعد بن زرارہ نے دونوں بیعتوں میں شرکت کی۔

ہجرت مدینہ: بیعت عقبہ ثانی کے بعد مسلمانوں کو مدینہ (مکہ سے شمال کی طرف ۲۵۰ میل دور) ہجرت کا حکم فرمایا گیا۔ سب سے پہلے حضرت ابو سلمہ نے (بیعت عقبہ ثانی سے ایک سال پہلے بیوی اور بچوں کے بغیر قبیلہ بنو مغیرہ نے روک لیا تھا) ہجرت کی۔ حضرت عامر بن ربیعہ نے سب لے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی۔

منصوبہ قتل: قریش نے دارالندوہ میں ۲۶ صفر ۱۴ نبوی کو نبی اکرم ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ ابو جہل بن ہشام بنی مخزوم۔ جبیر بن مطعم بنو نوفل۔ عتبہ ،شیبہ بن ربیعہ اور ابوسفیان بن حرب عبد الشمس۔ نضر بن حارث بنو عبد الدار۔ ابوالبختری بن ہشام اور حکیم بن حزام بنو اسد بن عبد العزی۔ منبہ بن حجاج بنو سہم۔ امیہ بن خلف بنو جمح کی طرف سے۔ ابلیس جس نے شیخ نجدی کی شکل میں شرکت کی اس کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ ابوالبختری کی تجویز: زنجیروں سے جکڑ کر کسی کمرے میں بند کر دیا جائے۔ ابو جہل کی تجویز: ہر قبیلے سے ایک نوجوان رات کو گھیر اؤ کر کے صبح تلوار سے وار کر کے قتل کر دیا جائے اور اسی پر اتفاق ہوا۔ منصوبے کے مطابق حضور ﷺ کے گھر کا گھیر اؤ آپ کا سورۂ یسین پڑھ کر نکلنا اور حضرت ابو بکر کے گھر جانا، پھر مکہ سے ۴ میل دور غار ثور میں 27 صفر 13 نبوی کو تین دن اور تین راتیں قیام، رات کو عبد اللہ بن ابی بکر تمام حالات کی خبر دیتے۔ کبوتر نے گھونسلا بنا کر انڈے دیدئے۔ حضرت میکائیل حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ (قصوی اونٹنی پر سفر) یہاں سے یکم ربیع الاول کو روانگی، گائیڈر عبد اللہ بن اریقط۔ کفار کیطرف سے ۱۰۰ سو اونٹ انعام مقرر۔ قبیلہ بنو مدلج کے سراقہ بن مالک بن جعشم (۲ھ میں اسلام قبول کیا) کا تعاقب (گھوڑے کا پیٹ تک زمین میں دھنس جانا) توبہ کے بعد پھر آپ کے حکم سے عامر بن فہیرہ نے پروانہ امن لکھ کر دیا۔ بریدہ اسلمی بھی تعاقب کے بعد ۷۰ افراد کیساتھ مسلمان ہو گیا۔ راستے میں مقام قدید پر ام معبد (عاتکہ بنت خالد) کی کمزور بکری کے دودھ سے گھر کے سارے برتن بھر گئے۔ راستے میں زبیر بن العوام نے سفید پارچات پیش کئے، چار دن کے سفر کے بعد راستے میں قبا کی بستی (مدینہ سے دو میل دور) میں کلثوم بن ہدم (قبیلہ بنو عمرو بن عوف) کے ہاں قیام **(8 ربیع الاول 1ھ، 20 ستمبر 622ء)**۔ مسجد قبا کی تعمیر کا قیام (تعمیر کیوقت عبد اللہ بن رواحہ کے اشعار پڑھے) (نماز پڑھنے سے عمرے کا ثواب) قبلہ کی سمت جبرائیل نے بتائی، حضرت علی کی تین دن بعد پیدل آمد، بنو سالم خزرج کے محلہ وادی سلب کی مسجد میں پہلا جمعہ اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ قبا سے ۱۰۰ افراد کے ساتھ مدینہ روانگی۔

مدینہ میں آمد: ثنیۃ الوداع پر دف بجا کر استقبال، اونٹنی آپ کے ننہال کے محلے بنو نجار میں حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے بیٹھی، ابوایوب انصاری کجاوہ اور اسعد بن زرارہ اونٹنی لے گئے بنو نجار کے دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل (ولی سعد بن زرارہ نجاری خزرجی) کی جگہ پر (۱۰ دینار کی ادائیگی کے بعد) ربیع الاول ۱ھ میں مسجد نبوی کی تعمیر، (اللہم لا عیش الا عیش الآخرہ فاغفر الانصار والمہاجر) اہل بیت کیلئے مسجد کی مشرقی جانب حجرے بنائے گئے۔ حضرت زید بن حارثہ اور ابو رافع کی معیت میں سات ماہ بعد اہل بیت کی آمد۔ مدینہ میں سب سے پہلے عبد اللہ بن سلام اور غیر عربی سے حضرت سلمان فارسی (اصل نام مابہ) نے اسلام قبول کیا رسول اکرم ﷺ نے انکو اپنے اہل بیت میں شامل کی تھا۔ پہلی اسلامی درسگاہ مسجد نبوی۔ ہجرت مدینہ کے بعد سب سے پہلے حضرت اسماء بنت ابو بکر کے ہاں حضرت عبد اللہ بن زبیر کی ولادت۔ سب سے پہلے اسعد بن زرارہ کا انتقال (اسوقت آپ ان کے قبیلے بنو نجار کے نقیب بنے) اور پہلی نماز جنازہ پڑھائی۔ مدینہ کا رقبہ ایک سو مربع میل تھا۔ آپکی آمد کیوقت مدینہ کی آبادی تقریباً چھ ہزار تھی۔

مدینہ کے مشہور قبائل: مشرکوں کے مشہور قبیلے اوس، خزرج۔ مشہور یہودی قبائل: بنو قینقاع خزرج کے حلیف اور ان کی آبادی مدینہ کے اندر تھی۔ بنو نضیر اور بنو مصطلق قبیلے دونوں اوس کے حلیف تھے اور ان کی آبادی مدینہ کے ارد گرد تھی۔

مواخات مدینہ : ۲ھ۔ حضرت انس بن مالک کے مکان میں کل ۱۹۰ افراد، تقسیم میراث کے حکم پر منسوخ ہوا۔ حضرت انس بن مالک کو حضرت مصعب بن عمیر کا بھائی بنایا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی کو اپنا بھائی بنایا اور فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ حضرت سعد بن ربیع نے دو میں سے ایک بیوی حضرت عبد الرحمان بن عوف کو دے دی۔

میثاق مدینہ : ۱ھ میں ہجرت کے پانچ ماہ بعد۔ (دنیا کا پہلا تحریری دستور) یہودیوں کیساتھ دفاعی معاہدہ اور باہمی حقوق و فرائض کا عہد، کل ۵۶ دفعات جس میں ۲۳ مہاجرین وانصار کے بارے میں تھیں۔ ثالثی اور قطعی فیصلے کا اختیار رسول اکرم ﷺ کو تھا۔

بادشاہوں اور امراء کو خطوط : قاصد اور سفیران رسول: حضرت عمرو بن امیہ ضمری، حضرت دحیہ کلبی، حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ، حضرت عمرو بن عاص، حضرت سلیط بن عمرو عامری، حضرت شجاع بن وہب اسدی، حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومی، حضرت علاء بن حضرمی، حضرت ابو موسی اشعری۔ سلاطین اور امراء کے نام خطوط حضرت عبد اللہ بن ارقم لکھتے تھے۔ عموماً حضرت عمرو بن حزم کو سب سے پہلے ۲۱ مکاتیب نبوی جمع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ خطوط لکھنے کی ابتداء صلح حدیبیہ سے واپسی پر ۶ھ کے آخر یا ۷ھ میں۔ خطوط پر مہر لگانے کیلئے چاندی کی تین سطروں کی انگوٹھی حضرت یعلی بن امیہ نے تیار کی تھی۔ مہر والی انگوٹھی حضرت معیقیب اور حضرت حنظلہ کے پاس ہوتی تھی یہ انگوٹھی حضرت عثمان سے بیئر ریئس میں گر گئی تھی۔ حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن ارقم کتابت وحی اور خطوط و دستاویز لکھتے تھے۔ جبکہ حضرت علی اور حضرت ابو بکر معاہدے اور صلح نامے لکھا کرتے تھے۔ نجاشی، ہرقل، کسری، مقوقس، حارث بن ابی شمر غسانی اور ہوذہ بن علی کی طرف یکم محرم ۷ھ اور باقی امراء کو مختلف تاریخوں کو خط روانہ کئے۔

شاہ حبشہ نجاشی: سب سے پہلا مکتوب گرامی شاہ حبشہ کے نام ہجرت حبشہ کے وقت حضرت جعفر طیار کے ہاتھوں ارسال کیا۔ سب سے پہلے قاصد حضرت عمرو بن امیہ ضمری شاہ حبشہ نجاشی (اصحمہ بن ابجر) کے نام خط لے کر گئے۔ نجاشی نے خط آنکھوں سے لگایا اور تخت سے نیچے اتر آیا۔ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور جوابی خط لکھا۔ غزوہ تبوک کے بعد رجب ۹ھ میں نجاشی کا انتقال ہوا خبر ملنے پر اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

شاہ مصر اسکندریہ مقوقس: (جریج بن متی) کی طرف حضرت حطب بن ابی بلتعہ لے کر گئے۔ خط کو احترام کے ساتھ ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھا اور اسلام قبول نہ کیا۔ مقوقس نے آپ کی طرف دو لونڈیاں ماریہ اور سیرین، کپڑے اور خچر (دلدل) تحائف میں بھیجا۔ حضرت ماریہ قبطیہ ہی کے بطن سے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جبکہ سیرین کو حضرت حسان بن ثابت کے حوالے کر دیا۔

شاہ فارس کسری خسرو پرویز کے نام حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی لے کر گئے، خسرو پرویز نے خط چاک کر دیا اور تکبر سے بولا: میرے رعایا میں سے ایک حقیر غلام اپنا نام مجھ سے پہلے لکھتا ہے اس کی اطلاع پر آپ نے فرمایا اللہ اس کی بادشاہت کو پارہ پارہ کرے گا پھر اسی طرح ہوا۔ خسرو نے اپنے یمن کے گورنر کے ذریعے آپ کو پکڑ کر لانے کا کہا عین آدمیوں کے پہنچنے کے وقت خسرو پرویز کا بیٹا شیرویہ اپنے باپ کو قتل کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا (بذریعہ وحی خبر ملی) قتل کے بعد باذان رفقاء سمیت یمن ہی میں مسلمان ہو گیا۔

شاہ روم ہرقل: کی طرف حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی۔ خط حاکم بصری سے ہوتے ہوئے لے کر گئے۔ (ہرقل اور ابو سفیان میں سوال وجواب ہوئے) ہرقل نے اسلام لانے کا ارادہ کیا مگر رعایا کے خوف سے رک گیا۔

حاکم بحرین منذر بن ساوی: کی طرف حضرت علاء بن الحضرمی خط لے کر گئے، حاکم بحرین اور رعایا کا بڑا حصہ مسلمان ہو گیا۔ آپ نے یہودیوں اور مجوسیوں سے جزیہ وصولی کا حکم دیا۔

حاکم یمامہ ہوذہ بن علی: کی طرف حضرت سلیط بن عمرو خط لے کر گئے۔ حاکم یمامہ نے اسلام قبول کرنے کیلئے کچھ ذمہ داری طلب کی جسے مسترد کر دیا گیا۔

غزوات اور سرایا

اھ میں جنگ کی اجازت، شعبان ۲ھ میں فرضیت۔ کل غزوات ۲۸ ۔ سرایا ۵۶۔ یہودیوں کے ساتھ چار غزوے ہوئے۔ نو غزوات میں قتال کی نوبت آئی۔ (بدر، احد، احزاب، بنی قریظہ، بنی مصطلق، خیبر، طائف، فتح مکہ، حنین)۔ دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ مدینہ کی ۱۰ سالہ جنگوں میں ۲۵۹ مسلمان شہید ہوئے اور ۷۵۹ مخالف مارے گئے۔ کل قیدی: ۶۵۶۴۔

سب سے پہلا سریہ: سریہ سیف البحر رمضان اھ حضرت حمزہ کی قیادت میں لڑا گیا۔ سفید رنگ کا علم۔

پہلا غزوہ ابواء (ودان): صفر ۲ھ۔ امیر رسول اکرم ﷺ۔ مدینہ میں نائب رسول حضر سعد بن عبادہ۔ علمبر دار حضرت حمزہ۔ مسلم لشکر ۶۰ افراد۔ مقصد بنو ضمرہ کو مرعوب وخائف کرنا۔ نتیجہ: لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

غزوہ بواط ربیع الاول ۲ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت سعد بن معاذ۔ علمبر دار حضرت سعد بن ابی وقاص۔ مسلم لشکر ۲۰۰ افراد۔ کافر لشکر ۱۰۰ افراد۔ نتیجہ: لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

غزوہ صفوان: (بدر اولی، کرز) ربیع الاول ۲ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت زید بن حارثہ۔ علمبر دار: حضرت علی۔ مسلم لشکر ۷۰ افراد۔ کافر لشکر :۔۔۔۔ نتیجہ: لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

غزوہ ذات العشیرہ: جمادی الثانی ۲ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی۔ علمبر دار حضرت حمزہ۔ مسلم لشکر ۱۵۰ افراد اور ۳۰ اونٹ۔ کافر لشکر قافلہ قریش جو مکہ سے شام جارہا تھا۔

غزوہ بدر: ۱۷ رمضان بروز جمعہ ۲ھ، 13 مارچ 624ء۔ (بدر مدینہ سے ۸۰ میل دور) امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت عمرو بن ام مکتوم راستے میں روحاء سے ابولبابہ بن عبد المنذر کو حاکم مدینہ بنا کر بھیجا۔ علمبر دار؛ حضرت مصعب بن عمیر (مہاجر: علی، اوس: سعد بن معاذ، خزرج: خباب بن منذر) ایک سفید اور دو سیاہ اسلامی پرچم تھے۔ مسلم لشکر ۳۱۳ افراد۔ ۷۰ اونٹ اور ۲ گھوڑے (حضرت مقداد اور زبیر بن عوام) ۸ تلواریں، ۶ زرہیں۔ ۲۳۱ مہاجر، ۷۴ انصار۔ ۳ مہاجر اور ۵ انصار شرکت نہ کر سکے۔ انصار نے سب سے پہلے جنگ بدر میں شرکت کی۔ حضرت علی، حضرت ابولبابہ پھر انکی جگہ حضرت ابو مرثد غنوی آپ کے ہمرکاب۔ آپ نے صحابہ کیلئے سواری، کپڑوں اور خوراک کی دعا فرمائی۔ مسلمانوں کا شعار: احد احد۔

کافر لشکر: ایک ہزار سپاہی جن میں سو سواروں دادستہ بھی تھا، ۶۰۰ زرہیں، ۷۰۰ گھوڑے، سپہ سالار عتبہ بن ربیعہ اور سردار ابو جہل۔ ابلیس لعین سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی کی شکل میں آیا تھا۔ ابو لہب نے اپنی جگہ عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا۔ قریش سے مخالف جنگ حکیم بن حزام اور عتبہ بن ربیعہ۔ ابو سفیان نے شرکت نہ کی۔ بدر میں عبد الرحمٰن بن ابو بکر اور عقیل بن ابی طالب مشرکوں کی طرف سے لڑے تھے۔

سبب جنگ: عمرو بن حضرمی کا قتل اور قافلہ قریش کا شام کی طرف سے آنا تھا۔ سریہ عبد اللہ بن جحش کو غزوہ کا محرک کہا جاتا ہے۔

جنگ: سب سے پہلے میدان میں عامر بن الحضرمی آیا تھا جو اپنے بھائی عمرو بن الحضرمی کے خون کا مدعی تھا۔ پہلا معرکہ حضرت حمزہ اور اسود بن عبد الاسد مخزومی کا ہوا۔ پھر قریش کے سپہ سالار عتبہ بن ربیعہ کو حضرت حمزہ نے، عتبہ کے بیٹے ولید کو حضرت علی نے مقابلہ میں قتل کیا عبیدہ بن حارث کو عتبہ کے بھائی شیبہ نے زخمی کر دیا پھر حضرت علی نے شیبہ کو بھی قتل کر دیا۔

(پہلے انصار سے عوف بن حارث، معاذ بن حارث اور عبد اللہ بن رواحہ مقابلے کیلئے نکلے تھے۔) معاذ او معوذ بن عفراء نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے معلوم کرکے ابو جہل کو قتل کیا (ان کو ابو جہل کا سامان دیا گیا)۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں ڈال دیا تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب کلہ۔ پھر حضرت عمار بن یاسر سے فرمایا: اللہ نے تمہاری ماں کے قتل کا بدلہ لے لیا ہے۔ حضرت عبیدہ بن جرح نے اپنے مشرک باپ کو قتل کی۔ حضرت بلال نے اپنے آقا امیہ بن خلف کو جہنم واصل کیا۔ سب سے پہلے حضرت عیاض بن زہیر فہری کی تلوار بے نیام ہوئی۔ حضور نے حضرت عکاشہ بن محصن اسدی کو تلوار ٹوٹنے پر ایک شاخ دی جو تلور (عون) بن گئی۔ حضرت زبیر بن عوام کے نیزے کو تاریخی حیثیت حاصل ہوئی (عبیدہ بن سعید کو آنکھ میں نیزہ مار کر قتل کیا)، بدر کے پہلے شہید حضرت عمر کے غلام حضرت مہج بن صالح۔ حضرت سواد بن غزیہ نے تیر کا بدلہ لینے کی غرض سے شکم مبارک کا بوسہ لیا۔

مٹھی بھر جماعت کی کامیابی کیلئے بھی دعا، مٹھی بھر کنکریلی مٹی پر شاہت الوجوہ پڑھ کر پھینکا تو مشرکین کے چہرے بگڑ گئے۔ حضرت عائشہ کی چادر کا جھنڈا (علم) بنایا گیا۔ حضرت مقداد بن عمرو (الاسود) نے بدر کے موقع پر کہا: ہم وہ نہیں ہیں موسی کی قوم کی طرح کہ دیں تو اور تیرا رب جا کر لڑے ہم تو یہاں بیٹھے ہیں، ہم آپ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت سعد بن عبادہ کا فرمان: اللہ کی قسم آپ سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو کود پڑیں۔ بدر میں آپ کی زرہ کا نام ذات الفضول (حضرت سعد بن عبادہ نے آپ کو دی تھی) پسندیدہ تلوار ذوالفقار (مال غنیمت سے حاصل ہوئی)۔ بدر کا ذکر سورۃ آل عمران اور الانفال میں ہے۔ ایک، تین پھر پانچ ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجے گئے۔ حضرت عثمان (اور اسامہ بن زید) حضرت رقیہ کی تیمارداری کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کر سکے حضرت رقیہ کو سپرد خاک سے فراغت کے بعد مدینہ میں فتح بدر کی خبر پہنچی۔

نتیجہ جنگ: مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ بدر میں ۱۴ مسلمان شہید ہوئے (۶مہاجر اور ۸ انصار) ۷۰ کافر مارے گئے اور ۷۰ ہی اسیر ہوئے۔ حضرت عمر کی تجویز کہ اسیر ان کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت ابو بکر کی تجویز پر اسیر ان بدر کو اسے ۵ ہزار درہم فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا جو فدیہ ادا نہ کرسکے ان کے ذمہ ۱۰ مسلمان بچوں کو پڑھانا قرار دیا گیا (حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو تجاویز سے میکائیل اور جبرائیل سے تشبیہ دی گئی)۔ حضرت عمرؓ نے اپنے سگے ماموں عاصی بن ہشام کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ حضرت زینب کے شوہر ابو العاص کو (حضرت زینب کے ہار کے بجائے) بغیر فدیہ کے (کہ وہ حضرت زینب کی راہ نہ روکیں گے) رہا کر دیا گیا۔

قیدیوں میں بے مثل مقرر: سہیل بن عمرو۔ دارالندوہ میں آپ کے قتل کا مشورہ کرنے والے ۱۴ سرداروں میں سے ۱۱ ہلاک اور ۳ گرفتار۔

نضر بن حارث (قیدی) کو وادی صفراء میں گستاخ رسول ہونے کی وجہ سے حضرت علی نے قتل کر دیا۔ جبکہ عقبہ بن ابی معیط کو عرق الظبیہ پہنچنے پر قتل کیا گیا۔

جنگ بدر کے بعد صفوان بن امیہ نے آپ کے قتل کی سازش تیار کی جس کی بنا پر عمیر بن وہب زہر آلودہ تلوار لے کر مدینہ پہنچا اور سازش بزریعہ وحی پکڑی گئی۔ کل مال غنیمت: دس گھوڑے اور ۱۵۰ اونٹ۔ مال غنیمت کے نگہبان حضرت عبد اللہ بن کعب۔ مقام صفراء پر مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ بدر میں کم عمر شہید حضرت عمیر بن ابی وقاص۔

غزوہ بنو سلیم (قرقرۃ الکدر) رمضان ۲ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت سباع بن عرفطہ غفاری جبکہ نماز کیلئے حضرت عمرو بن قیس۔ اسلامی علمبردار: حضرت علی۔ مسلم لشکر: ۲۰۰ افراد۔ کافر لشکر قبیلہ غطفان کی شاخ بنی سلیم۔ کافر میدان سے فرار۔ ۵۰۰ اونٹ اور ایک غلام ہاتھ آیا جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

غزوہ بنو قینقاع : شوال ۲ھ۔ نائب رسول ابولبابہ بن عبد المنذر۔ اسلامی علمبردار: حضرت حمزہ۔ مسلم لشکر ۲۰۰ افراد۔ سبب جنگ: بنو قینقاع کی طرف سے میثاق مدینہ کی عہد شکنی کیوجہ سے ایک مسلمان کے قتل پر۔ نتیجہ جنگ: بنو قینقاع کا ۱۵ روزہ محاصرہ۔ بنو قینقاع نے آپ کو حکم مانتے ہوئے ہتھیار ڈال دیئے، عبد اللہ بن ابی کی سفارش پر سات سو یہودی مدینہ سے جلاوطن ہوئے اور اذرعات شام میں جا کر آباد ہوئے۔ مال غنیمت کو محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں سمیٹا گیا۔ منافق عبد اللہ بن ابی کو جان بخشی کی درخواست پر حضرت عبادہ بن الصامت نے مدینہ سے باہر نکالا۔

غزوہ سویق : ۵ ذی الحجہ ۲ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر۔ مسلم لشکر ۲۰۰ افراد۔ کافر لشکر ابوسفیان ۲۰۰ افراد کے ساتھ۔ سبب جنگ: ابوسفیان نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مقتولین بدر کا بدلہ نہ لے لوں تب تک غسل نہ کروں گا اور نہ سر میں تیل ڈالوں گا۔ چنانچہ ابوسفیان نے مقام عریض سے مدینہ پر حملہ آور ہو کر ایک انصاری (حضرت سعد بن عمر) کو شہید کیا اور کھجور کے کچھ درخت کاٹے کچھ جلائے۔ رسول اکرم نے خبر ملنے پر لشکر کا قرقرہ الکدر تک تعاقب کیا لیکن لشکر تیزی سے مکہ واپس بھاگ نکلا۔ ابوسفیان میدان میں سویق (ستو) کے بورے تاشے اور بہت سا ساز و سامان پھینک کر بھاگا۔

غزوہ غطفان (ذی امر) محرم ۳ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت عثمان بن عفان۔ مسلم لشکر ۴۵۰ افراد۔ کافر لشکر ۴۵۰ افراد (قبیلہ بنو محلب اور محارب) کا فر سپہ سالار دعثور بن حارث۔ سبب جنگ: بنو ثعلبہ اور محارب کی بڑی جمعیت کا مدینہ منورہ پر حملہ کی تیاری۔ دعثور نے آپ کو تنہا دیکھ کر کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا تو آپ نے فرمایا: میرا اللہ واقعہ کے بعد دعثور مسلمان ہو گیا۔ نتیجہ: دشمن پہاڑوں میں چھپ گیا اور لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

غزوہ نجران (بنی سلیم): ربیع الآخر ۳ھ۔ امیر رسول اکرم۔ علمبردار۔۔۔۔۔۔نائب رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلم لشکر ۳۰۰ افراد۔ کافر لشکر بنی سلیم، دشمن سن کر منتشر ہو گیا اور لڑائی نہ ہوئی۔

غزوہ احد: ۷ شوال ۳ھ، مارچ 625ء۔ (احد مدینہ سے شمالی طرف ۳ میل دور) احد پہاڑ پر حضرت ہارون کی قبر ہے۔

مسلم لشکر: امیر رسول اکرم (دو زرہیں پہن رکھی تھیں) نائب رسول: حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم۔ اسلامی علمبردار؛ حضرت زبیر بن العوام (مہاجر: مصعب بن عمیر عبدری۔ انصار: اسد بن حضیر اوس سے جبکہ حباب بن منذر خزرج سے) لشکر اسلام: ۷۰۰ افراد ۵۰ گھوڑے اور ایک سو زرہ پوش (کل تعداد ۱۰۰۰ میں سے ۳۰۰ منافق عبد اللہ بن ابی کی سازش سے راستے میں مقام سقوط سے واپس چلے گئے تو قبیلہ اوس سے بنو حارثہ اور خزرج سے بن سلمہ نے واپسی کا سوچا

اس وقت آیت اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا الآیۃ کا نزول ہوا۔ سورۃ آل عمران: آیات ۱۲۴ تا ۱۲۶ کے مطابق پہلے تین پھر پانچ ہزار فرشتوں کی مدد کا ذکر۔ رسول اللہ ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو جبل رماۃ پر مقرر کیا تھا۔ جن میں سے چالیس اپنے مورچے چھوڑ کر مال غنیمت سمیٹنے لگے اور وہاں صرف حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور انکے نو ساتھی باقی رہ گئے اور شہید ہو گئے۔

کافر لشکر: کافر لشکر تین ہزار گھوڑ سوار ۳۰۰۰ اونٹ، زرہ پوش سات ہزار، تیر انداز ایک سو (۱۵ عورتیں بھی)۔ کافر سپہ سالار ابوسفیان بن حرب، معاون عکرمہ۔ علمبر دار قریش: طلحہ بن ابی طلحہ۔ قریشی لشکر جب مقام ابواء پر پہنچا تو ابوسفیان کی بیوی عتبہ کی تجویز کہ حضور کی والدہ کی قبر اکھیڑ دی جائے لیکن تجویز منظور نہ ہوئی سبب جنگ: کفار کا ستر مقولین بدر کا بدلہ لینا۔

جنگ: انفرادی مقابلے: حضرت علی نے مشرکوں کے علمبر دار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور حضرت حمزہ نے اس کے بھائی عثمان بن ابی طلحہ کو۔ پھر سعد بن ابی وقاص نے ان کے بھائی ابوسعد بن طلحہ کو، حضرت عاصم بن ثابت نے مسافع بن ابی طلحہ کو، حضرت زبیر بن عوام نے کلاب بن طلحہ کو، طلحہ بن عبید اللہ نے جلاس بن طلحہ کو انفرادی مقابلوں میں قتل کیا۔ مسلمانوں کا شعار: امت امت۔ آپ کا فرمان کون اس تلوار (ذوالفقار) کا حق ادا کرے گا (دشمنوں کی گردنوں پر اس قدر چلاؤ کہ ٹیڑھی ہو جائے) حضرت ابو دجانہ سماک خدشہ نے حاصل کی، ہند بنت عتبہ کو قتل نہ کیا کہ رسول اکرم کی تلوار کو بٹہ نہ لگے۔ سر پر سرخ رومال باندھے اکڑ کر چل رہے تھے جس پر ایک طرف اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے اور دوسری طرف جنگ میں بزدلی عار ہے اور جو راہ فرار اختیار کرے عذاب سے نہیں بچ سکتا لکھا ہوا تھا۔

عتبہ بن ابی وقاص کا پتھر چہرہ مبارک کے داہنی طرف لگا اور نچلے دو رباعی دانت شہید ہو گئے (عتبہ کو حاطب بن ابی بلتعہ نے قتل کیا)۔ عبداللہ بن شہاب زہری کا پتھر پیشانی مبارک پر لگا۔ عبداللہ ابن قمیہ کا پتھر لگنے سے آپ زخمی ہو کر گڑھے میں گر گئے حضرت علی اور طلحہ بن عبید اللہ نے آپ کو کندھوں پر اٹھایا، رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں ابو عبیدہ بن جراح نے نکالیں جس سے ان کے دو دانت شہید ہو گئے۔ (ابن قمیہ کو جنگ سے واپسی پر پہاڑی بکرے نے پہاڑ سے لڑھکا کر مار دیا)۔ حضرت ام عمارہ نے ابن قمیہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ حضرت علی ڈھال میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہ زخم دھوتی تھیں۔ کھجور کی چٹائی کی راکھ سے خون بند کیا گیا۔ (مالک بن سنان نے آپ کے چہرہ مبارک سے بہتا ہوا خون چوس لیا تھا)۔ اسلامی علمبر دار حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت پر کفار نے حضور اکرم کی شہادت کا شور مچایا۔ حضرت کعب بن مالک نے آپ کو پہچان کر کہا مسلمانو! تم کو بشارت ہو رسول اللہ یہ ہیں۔ حضرت حمزہ کو (جبیر بن مطعم کے غلام) وحشی بن حرب نے شہید کر کے آزادی حاصل کی (۹ھ میں قبول اسلام کے بعد اسی حربہ نیزے سے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو قتل کیا)۔

واقعات: کم سن صحابی رافع بن خدیج (۱۵ سال) کو پہنچوں کے بل کھڑے ہونے پر اور سمرہ بن جندب (ماہر تیر انداز) کو رافع کو پچھاڑنے پر جنگ کی اجازت ملی۔ حضرت سہل بن حنیف نے آپ سے موت پر بیعت کی۔ عمرو بن ثابت (اصیرم) اسی دن مسلمان ہو کر (کوئی نماز نہ پڑھی) جنگ میں شہید ہو گئے۔ خواتین اسلام نے سب سے پہلے جنگ احد میں حصہ لیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کی تلوار ٹوٹنے پر آپ نے کھجور کی چھڑی دی جو تلوار بن گئی۔ حضرت حنظلہ (ستر زخم جسم پر آئے) کو شہادت پر فرشتوں نے غسل دیا۔ اسی غزوہ میں آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو حواری رسول کا لقب دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے فرمان مبارک: (ان کو آپ اپنی ترکش سے تیر نکال کر دیتے تھے) تیر چلاؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ حضرت زبیر بن العوام کو حواری رسول کا خطاب ملا۔ جو شخص کسی شہید کو روئے زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے (جنت واجب ہو گئی)۔

فاتح احد: سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ۔ جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ حضرت وہب بن قابوس سے بارے ارشاد مبارک: اللہ تجھ سے راضی ہو میں تجھ سے راضی ہوں۔ حضور نے حارث بن صمہ سے نیزہ لے کر ابی بن خلف کو مارا جنگ سے واپسی پر مکہ جاتے ہوئے سرف کے مقام پر مر گیا۔ حضرت سعد بن ربیع نے آخری سانس لیتے ہوئے آپ کو سلام بھجوایا (زندہ یا شہادت کا آپ نے خصوصی طور پر دریافت کیا تھا)۔

حضرت حمزہ اور عبداللہ بن جحش کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ ۷۰ مسلمان شہید ہوئے (۴ مہاجر، ۶۶ انصار)۔ ۲۲ کفار مارے گئے۔

جنگ کے خاتمہ پر ابوسفیان نے ہبل کا نام اونچا ہے کا نعرہ لگایا۔ مسلمانوں کا جواب خدا سب سے اونچا اور سب سے بڑا ہے۔

آپ کا ارشاد مبارک: وہ یہودیوں میں سب سے بہتر تھا؟ قبیلہ بنی ثعلبہ کا یہودی مخیریق یہ کہہ کر کہ میرا ترکہ آپ کے حوالے کر دینا میدان جنگ میں پہنچا اور مارا گیا۔ اس کے سات باغ تھے جن کو آپ نے وقف کر دیا۔ یہ اسلام کا پہلا وقف تھا۔

غزوہ حمراء الاسد : ۸ شوال ۳ھ۔ مدینہ سے مکہ کی جانب ۸ میل دور۔ سپہ سالار رسول اکرم۔ نائب رسول:۔۔۔۔۔۔۔ علمبر دار:۔۔۔۔۔۔ لشکر اسلام: ۱۳۶۸ افراد۔ کافر لشکر: ابوسفیان کی قیادت میں۔ ابوسفیان نے کہا تھا کہ وہ مسلمانوں کے دانت کھٹے کرنے کیلئے پھر مقابلہ کرے گا۔ مقابلہ کی بجائے بھاگ گئے پھر مقام روحا پر باہم ملامت کی۔ رسول اکرم کو حضرت عبد اللہ بن عمرو غزنی نے خبر دی کہ کافر حمراء الاسد میں اکٹھے ہو رہے ہیں تو رسول اکرم نے کافر لشکر کا تعاقب کیا تا کہ وہ پلٹ کر مدینہ پر حملہ نہ کر دیں۔ تین دن قیام فرمایا لیکن لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

واقعہ رجیع: صفر ۴ھ۔ عضل اور قارہ کے لوگوں نے آپ سے قرآن پڑھانے اور سکھانے کیلئے کچھ معلم مانگنے پر دس صحابہ کو حضرت مرثد بن غنوی کی امارت میں بھیجا گیا جن کو قبیلہ ہذیل کی شاخ بنو لحیان کے افراد نے حملہ کر کے ۸ صحابہ کو شہید اور ۲ (حضرت خبیب، زید بن دثنہ) کو گرفتار کر کے مکہ لے جا کر بیچ دیا۔ پھر حضرت خبیب کو عتبہ بن حارث نے اور حضرت زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے اپنے باپوں کے بدلے شہید کیا۔

بیئر معونہ کا واقعہ: صفر ۴ھ۔ ابو براء عامر بن مالک کی درخواست پر اور پناہ کی یقین دہانی پر اہل نجد کو دین سکھانے کی خاطر آپ نے حضرت منذر بن عمرو (معنق الموت) کی امارت میں ۴۰ (اصحاب صفہ) حفاظ و قراء کو بھیجا جن کو عامر بن طفیل کے کہنے پر تین رعل، ذکوان اور عصیہ نے محاصرہ کر کے حضرت کعب بن زید کے سوا تمام کو شہید کر دیا۔ حضرت حرام بن ملحان نے عامر بن طفیل کے ہاتھوں اپنی شہادت پر فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

حضرت عامر بن فہیرہ نے شہداء کے بارے اطلاع دی، آپ نے ان قبیلوں پر ایک ماہ تک نماز فجر میں بددعا (قنوت نازلہ) فرمائی۔

غزوہ بنو نضیر: ربیع الاول ۴ھ۔ (سورۃ حشر میں ذکر) امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت ابن ام مکتوم۔ علمبر دار حضرت علی۔

سبب: بنی عامر اور بنی نضیر کے دو آدمی (کعب بن اشرف اور عمرو بن امیہ) مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے اسلئے وہ انتقام لینا چاہتے تھے۔

ایک یہودی عمرو بن جحاش نے آپ پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کی کوشش کی، بذریعہ وحی خبر ہوئی، جواباً آپ نے محمد بن مسلمہ کے ذریعے دس دن میں مدینہ سے نکل جانے کی مہلت دی۔ عبد اللہ بن ابی کی شہ پر (کہ بنو قریظہ اور بنو غطفان تمہارے ساتھ ہیں) یہودی ڈٹ گئے اور ان کے سردار حیی بن اخطب نے نہ نکلنے کا پیغام آپ کو بھیجا۔ آپ نے صحابہ کے ساتھ بنو نضیر کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا، ۲۴ دن محاصرہ کے بعد یہودیوں کے باغات کاٹنے شروع کئے۔ بنو قریظہ اور غطفان نے بنو نضیر کا ساتھ نہ دیا۔ بالآخر بنو نضیر نے ہتھیار ڈال دئے اور مدینہ سے جلا وطنی کی پیشکش قبول کر لی۔ حضرت محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں بنو نضیر کے یہودیوں کو غداری کرنے پر جلاوطن کیا گیا وہ خیبر میں جا کر آباد ہوئے، ان کو اسلحہ کے علاوہ سامان (چھ سو اونٹوں پر لاد کر لے گئے) اور بیوی بچوں کو لے جانے کی بناء پر خمس نہ نکالا گیا۔

غزوہ نجد (ذات الرقاع): جمادی الاولی ۴ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت ابوذر غفاری۔ مسلم لشکر ۴۰۰ ۱۴۰۰ افراد۔ کافر لشکر بنی ثعلبہ اور بنی محارب۔

غزوہ بدر دوم: شعبان ۴ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت عبد اللہ بن رواحہ۔ علمبر دار حضرت علی۔ مسلم لشکر ڈیڑھ ہزار سپاہی اور دس گھوڑے۔ کافر لشکر دو ہزار سپاہی، کمانڈر ابوسفیان، کافر لشکر مر الظہران سے بددل ہو کر بھاگ گیا۔

سبب: قبائل کا مدینہ پر حملہ کیلئے جمع ہونا۔ دومۃ الجندل کے نصرانی حاکم اکیدر نے لشکر بنایا جو شام سے آنے والے مسلم تجارتی قافلوں کو لوٹتا تھا، ان کی سرکوبی کیلئے ادھر کا رخ کیا۔ کافر لشکر پہلے ہی بھاگ گیا۔ ۲۵ روز قیام کیا۔ لیکن انکے مویشیوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

غزوہ بنو مصطلق (مریسیع): ۳ شعبان ۵ھ، 626ء۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت زید بن حارثہ، علمبر دار حضرت ابو بکر صدیق (حضرت سعد بن عبادہ انصار سے) مسلم لشکر: ۷۰۰ افراد۔ گھوڑے ۳۰۔

سبب: بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار اور سد کے قبیلے کی سرکوبی کیلئے (مدینہ پر حملے کی تیاری کر رہے تھے)۔ پھر اس نے چیلنج بھی کیا۔

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی کو صورت حال کا پتہ لگانے کیلئے بھیجا گیا۔ مسلمانوں کا شعار یا منصور امت۔ معمولی جھڑپ ہوئی جنگ نہ ہوئی۔

ابن ابی نے مہاجرین میں لڑائی کی کوشش کی اور کہا خدا کی قسم !اگر ہم مدینہ واپس ہوئے تو ہم میں معزز ترین آدمی ذلیل ترین آدمی کو نکال باہر کرے گا۔ (اس وقت ابن ابی کو رئیس المنافقین کا خطاب دیا گیا)۔ حضرت زید بن ارقم نے آپ کو اس کی خبر دی بعد میں سورۃ المنافقین کی آیات کا نزول ہوا۔

حضرت عمر نے قتل کا مشورہ دیا اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ نے اپنے باپ کے قتل کی رسول اکرم سے اجازت طلب کی مگر آپ نے اجازت نہ دی۔

دس کافر مارے گئے ۶۰۰ قیدی۔ صرف ایک صحابی (حضرت ہشام بن صبابہ) شہید ہوئے ان کو غلطی سے حضرت عبادہ بن صامت نے شہید کیا تھا۔

بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی حضرت جویریہ قیدی بننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں انہوں نے مکاتب بنالیا۔ (حضرت جویریہ نے آپ سے اپنی آزادی کیلئے مدد مانگی تھی) رسول اکرم نے رقم کی ادائیگی کے بعد ان سے شادی کرلی، شادی کی وجہ سے سوگھرانہ جو مسلمان ہو گیا تھا آپ کے سسرالی ہونے کی بنا پر آزاد کر دیا گیا۔

واقعہ افک: غزوہ بنو مصطلق کا دوسرا اہم واقعہ واقعہ افک ہے۔ حضرت صفوان بن معطل نے اپنے اونٹ پر حضرت عائشہ کو مدینہ پہنچایا تھا، ابن ابی (اور تین اشخاص حسان بن ثابت، مسطح بن رومان اور حمنہ بنت جحش) نے حضرت عائشہ پر بدکاری کی تہمت لگائی۔ حضرت ام مسطح کے اپنے بیٹے کو بددعا دینے پر حضرت عائشہ کو واقعہ کا علم ہوا۔ بالآخر سورۃ نور میں (۱۰ آیات ۱۱ تا ۲۰) حضرت عائشہ کی براءت نازل ہوئی، سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر نے قتل کی اجازت طلب کی لیکن سعد بن عبادہ (ابن ابی کے قبیلہ خزرج کے سردار) اور سعد بن معاذ کے درمیان تلخ کلامی۔ حضرت مسطح بن اثاثہ، حضرت حسان بن ثابت اور حضرت حمنہ بنت جحش کو تہمت کی سزا میں اسی اسی کوڑے مارے گئے۔

غزوہ احزاب یا خندق : ۸ ذیقعدہ ۵ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت ابن ام مکتوم۔ مسلم لشکر تین ہزار سپاہی۔

کافر لشکر: کافر سپہ سالار عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ۔ کافر لشکر؛ دس ہزار سپاہی۔ (قریش مکہ چار ہزار۔ غطفان اور نجدی چھ ہزار)

سبب: مسلم حکمرانی کا سکہ دور دور تک بیٹھ جانے پر بنی نضیر کے بیس سرداروں نے قریش مکہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔

کافر لشکر کے اجتماع کی خبر ملنے پر حضرت سلمان فارسی (قبول اسلام کے بعد جنگ میں پہلی شرکت) کے مشورہ پر مدینہ سے شمال کی طرف جبل سلع کے دامن میں ایک ہزار صحابہ کو خندق کی کھدائی کا حکم۔ (کھدائی کا سامان بنی غطفان سے مستعار لیا) ہر دس افراد نے چالیس ہاتھ خندق کھودی، لمبائی ساڑھے تین میل، چوڑائی ۲۰ فٹ اور پانچ گز گہرائی،

مسلمانوں کا شعار: حم لاینصرون۔ تین دن مسجد فتح میں آپ کی دعا اے اللہ !زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔ جواباً صحابہ نے فرمایا: ہم وہ ہیں کہ ہم نے ہمیشہ کے لئے جب تک کہ باقی رہیں محمد سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ صحابہ نے بھوک کا شکوہ کیا تو آپ نے اپنا شکم کھول کر دو پتھر دکھائے، تین دن کا فاقہ تھا۔

معجزات: سخت چٹان پر پہلی ضرب لگائی فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئیں اور اس وقت سرخ محلوں کو دیکھ رہا ہوں، دوسری ضرب پر فرمایا مجھے فارس دیا گیا (مدائن کے سفید محل کا نظر آنا)۔ تیسری ضرب پر فرمایا یمن کی کنجیاں دی گئیں (صنعاء کے پھاٹک کا نظر آنا)۔ (خندق کی کھودائی کے دوران آپ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے اشعار پڑھ رہے تھے)۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کے گھر تھوڑے سے کھانے سے (بکری کا ایک بچہ اور ڈھائی کلو جو) اور نعمان بن بشیر کی بہن کی دو مٹھی کھجوروں سے تمام صحابہ کا سیر ہو جانا۔ عمرو بن عبدود، عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب نے ایک تنگ مقام سے خندق پار کرلی، حضرت علی نے عمرو بن عبدود (ایک ہزار سواروں کے برابر جانا جاتا تھا) کو مقابلہ میں قتل کیا باقی بھاگ گئے۔ بنو قریظہ (سردار کعب بن اسد) نے بدعہدی کی انتہا کرتے ہوئے یہودیوں کا ساتھ دیا، آپ نے بدعہدی کا سن کر سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور لیٹ گئے۔ مسلسل تیر اندازی اور سنگ باری کی وجہ سے چار نمازیں ظہر تا عشاء قضاء ہوئیں جن کو یکجا پڑھا گیا۔ ایک ماہ تک محاصرہ جاری رہا۔

بنو غطفان سے اچانک مسلمان ہو کر نعیم بن مسعود نے آپ کی اجازت سے قریش اور بنو قریظہ میں پھوٹ ڈالی، آندھی و طوفان کے بعد ابوسفیان کے پیچھے کافر لشکر میدان سے فرار۔ حضرت زبیر بن العوام کو حواری رسول کا خطاب ملا۔ حضرت صفیہ نے غزوہ خندق میں ایک یہودی کو قتل کیا تھا۔ ۶ مسلمان شہید جبکہ

۱۰ مشرک قتل ہوئے۔ نوفل بن عبد اللہ کی لاش کے بدلے ۱۰۰ اونٹوں کی پیشکش یہ کہ کر واپس کر دی کہ یہ بھی پلید اور اسکا خون بھی پلید ہے۔ غزوہ سے واپسی پر فرمایا اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے اب ہمارا لشکر ان کی طرف جائے گا۔

غزوہ بنو قریظہ: ذیقعدہ ۵ھ۔ امیر رسول اکرم۔ مدینہ میں نائب رسول: حضرت ابن ام مکتوم۔ علمبر دار حضرت علی، مسلم لشکر تین ہزار سپاہی اور تیس گھوڑے۔ سبب: یہودیوں کیساتھ معاہدہ امن کی بناء پر قریش کے مسلمانوں پر حملے کی صورت میں یہودی مدد کے پابند تھے لیکن انہوں نے غزوہ خندق میں اس معاہدے سے بدعہدی کی۔ غزوہ خندق سے کفار نے فرار ہو کر حیی بن اخطب کے قلعہ میں بنو قریظہ کے قلعہ میں جا کر پناہ لی۔ حضرت علی کو علم دے کر روانہ کیا جنہوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا۔ دونوں طرف سے پتھروں اور تیروں کا تبادلہ۔ محاصرہ (۲۵ دن رہا) سخت ہو جانے کے بعد یہودیوں کے سردار کعب بن اسد نے تین متبادل تجاویز دیں ۱۔ اسلام قبول کر لو ۲۔ بیوی بچوں کو قتل کر کے مسلمانوں سے ٹکرا کر فتح پاؤ یا مارے جاؤ ۳۔ دھوکے سے ہفتہ کے دن حملہ کر دو۔ (تینوں کو رد کر دیا گیا)۔ پھر حضرت ابولبابہ کو مشورہ کیلئے بلایا جنہوں نے ہتھیار ڈالنے کا کہا لیکن اس کے ساتھ حلق کی طرف اشارہ کر کے ذبح کرنے کا بھی کہا جب ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستون سے باندھ لیا، چھ دن بعد توبہ قبولیت کے بعد آپ نے کھول دیا۔

مسلمانوں کے فیصلہ کن حملہ کیوقت حضرت علی کا فرمان: کہ ایمان کے فوجیو خدا کی قسم! اب میں بھی یا تو وہی چکھوں گا جو حمزہ نے چکھا یا ان کا قلعہ فتح کر کے رہوں گا۔ یہودیوں نے قلعہ سے باہر آ کر ہتھیار ڈال دیئے۔

بنو قریظہ نے قبیلہ اوس کے مسلمانوں کی مدد سے صلح کی درخواست کی ساتھ حضرت سعد بن معاذ کو ثالث مقرر کر دیا ان کا فیصلہ کہ مردوں کو قتل کر دیا جائے، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اموال تقسیم کر دیئے جائیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں مردوں کو باندھ دیا گیا (بنو نجار کی عورت کے گھر میں بنو قریظہ کو قیدی بنایا گیا)۔ (چھ سات سو مرد قتل کئے گئے) جبکہ عورتوں اور بچوں کو حضرت سعد بن زید کی نگرانی میں نجد بھیج کر ان کے عوض گھوڑے اور ہتھیار وغیرہ حاصل کئے گئے۔ دو مسلمان خلاد بن سوید اور حضرت ابوسنان بن محصن شہید ہوئے۔ حضرت خلاد بن سوید کی شہادت پر فرمایا ان کو دو شہیدوں کا ثواب ملا۔ غزوہ کے بعد حضرت سعد بن معاذ کی موت پر فرمایا کہ انکی موت سے رحمان کا عرش ہل گیا۔ غزوہ کے بعد آپ نے قیدیوں میں سے حضرت ریحانہ بنت عمرو کو اپنے لئے منتخب کیا۔ بعض کے نزدیک آپ نے ۶ھ میں آزاد کر کے شادی کر لی تھی۔

غزوہ بنو لحیان: ربیع الاول ۶ ھ۔ نائب رسول: ابن ام مکتوم۔ مسلم لشکر دو سو صحابہ۔ سبب: بنو لحیان نے دھوکے سے چند مسلمانوں کو شہید کر دیا تو حضور نے قصاص کی نیت سے لشکر اسلام کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے (۲۰۰ سوار اور ۲۰ گھوڑوں کی معیت میں) بنو لحیان کا تعاقب کیا تو وہ اپنا سامان اور مویشی لے کر بھاگ گئے اور پہاڑوں میں جا چھپے۔ ۱۴ دن مدینہ سے باہر گزارے۔

سریہ۔۔۔۔؛ جمادی الاول ۶ ھ میں مسلمانوں کے ہاتھوں ابو العاص (رسول اکرم کے داماد) اپنے مال کی ضبطی کے بعد اسلام لائے۔ آپ نے پہلے ہی نکاح کی بنیاد پر حضرت زینب کو ان کے حوالے کر دیا۔

غزوہ ذی قرد (الغابہ) ربیع الاول ۶ ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب ابن ام مکتوم۔ عامل حضرت سعید بن عبادہ۔ علمبر دار حضرت مقداد بن عمرو۔ آپ کی اونٹنیوں کو غابہ کے جنگل سے عیینہ بن حصن چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگالے گئے آپ اور صحابہ نے انکا تعاقب کیا۔ حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوع نے تیر مار مار کر اونٹنیاں چھڑا لیں۔ (آج ہمارے سب سے بہتر شہسوار ابو قتادہ اور سب سے بہتر پیادہ سلمہ بن اکوع ہیں)۔

سریہ عرینہ: شوال ۶ ھ عکل اور عرینہ کے چند افراد نے مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ آب و ہوا راس نہ آنے پر آپ نے اونٹ دے کر چراگاہ بھیج دیا اور ان کا دودھ اور پیشاب پینے کا مشورہ دیا۔ تندرست ہونے پر چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگالے گئے اور مرتد ہو گئے۔ حضرت کرز بن جابر فہری کی قیادت میں سریہ روانہ کیا ان کو پکڑ کر قصاص کے طور پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور حرہ کے گوشے میں چھوڑ دیا گیا جہاں وہ مر گئے

صلح حدیبیہ (فتح مبین): ذیقعدہ ۶ ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول ابن ام مکتوم۔ (مکہ سے ایک منزل پر کنویں اور گاؤں کا نام) آپ صحابہ کے ساتھ عمرہ کی غرض سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے (حضرت ام سلمہ ساتھ تھیں) ثنیۃ المرار پر اونٹنی کا حکم الٰہی سے بیٹھنا۔ پھر چلنے کے بعد مقام حدیبیہ پر قیام۔ چشمہ میں تیر

ڈالنے سے (حضرت ناجیہ بن جندب تیر لے کر کنویں میں اترے) مسلسل پانی ابلتا رہا۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی کو قلادے پہنائے، اطلاع ملی کہ قریش ذی طوی پر اور خالد بن ولید کراع الغمیم میں مسلمانوں پر حملے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ حدیبیہ کے کنویں کی طرف جاتے ہوئے راستے میں صلوۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔ خالد بن ولید کے عین ظہر یا عصر کی نماز کے وقت حملے کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ قریش کے حملے کے بارے میں فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے دین کے معاملے میں ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک میری گردن جدا نہ ہو جائے یا جب تک اللہ اپنا امر نافذ نہ کر دے۔

خراش بن امیہ خزاعی کو تغلب نامی اونٹ دے کر قریش مکہ کی طرف بھیجا اور قریش مکہ نے خراش کے اونٹ کو ذبح کر دیا۔ پھر سفیر اسلام حضرت عثمان بن عفان نے سعید بن عاص کی پناہ میں مکہ پہنچ کر آپ اور صحابہ کے عمرہ کی ادائیگی کا بتایا، قریش نے صرف ان کو طواف کی اجازت دی جن کا رسول اکرم کے بغیر طواف سے انکار پھر قریش نے ان کو روک لیا جس سے ان کی شہادت کی خبر مشہور ہو گئی۔ بدلہ کی نیت سے ببول کے درخت کے نیچے تمام صحابہ نے بیعت کی۔ حضرت ابو سنان اسدی نے سب سے قبل بیعت کی۔ سلمہ بن اکوع نے تین بار بیعت کی۔ ایک منافق جد بن قیس نے بیعت نہ کی۔ رسول اکرم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمان کی جگہ بیعت کی، جب بیعت ہو چکی تو حضرت عثمان واپس آ گئے۔ عروہ بن مسعود نے بات چیت کے دوران رسول اکرم کی داڑھی کو پکڑا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اس کی کلائی پر تلوار کا دستہ مار دیا۔ پھر واپسی پر عروہ بن مسعود کا قریش سے کہنا: بخدا! میں نے قیصر و کسری اور نجاشی سے زیادہ اس کے ساتھیوں کو اس کی تعظیم کرتے دیکھا ہے۔ پھر بالآخر قریش نے صلح کیلئے سہیل بن عمرو کو بھیجا۔ شرائط طے ہونے کے بعد حضرت علی نے صلح نامہ تحریر کیا جبکہ دوسرا نسخہ محمد بن مسلمہ نے لکھا، کل شرائط سات تھیں۔ ۱۔ اس سال کی بجائے اگلے سال عمرہ کی ادائیگی ۲۔ تین دن قیام کی اجازت ۳۔ ہر قبیلہ کو کسی بھی فریق سے ہم عہد ہو جانے کی اجازت ۴۔ دس سال کیلئے صلح ۵۔ قریش کی طرف سے آنے والے کی واپسی لیکن مسلمانوں کی طرف سے آنے والے کی ناواپسی۔

معاہدہ پر حضرت علی اور سہیل بن عمرو نے بطور سربراہ دستخط کئے۔ (بنو خزاعہ رسول اللہ کے ساتھ جبکہ بنو بکر قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہو گئے)

حضرت ابو جندل کو صلح کی وجہ سے واپس کر دیا، ابو بصیر بھی مدینہ آ گئے واپسی پر ابو بصیر نے ایک آدمی کو قتل کیا اور ساحل سمندر چلے گئے، جہاں ایک جمعیت اکٹھی ہو گئی تو قریش کے کہنے پر آپ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا غزوہ حدیبیہ کے دوران پانی کی کمی کے وقت آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی پھوٹنے لگا اس وقت پندرہ سو صحابہ تھے

(پھر آپ نے دو ہزار صحابہ کے ساتھ ذی قعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء ادا کیا، تین دن قیام کیا، اسی حوالے سے والحرمات قصاص کی آیت نازل ہوئی)

صلح حدیبیہ کے بعد یا ۷ھ کے شروع میں حضرت عمرو بن عاص، خالد بن ولید اور حضرت عثمان بن طلحہ کے اسلام قبول کرنے پر فرمایا: مکہ نے اپنے جگر گوشوں کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔

غزوہ خیبر: محرم ۷ھ۔ (مدینہ سے شمال جانب ۱۰۰ میل دور)۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت سباع بن عرفطہ، ابن ام مکتوم۔ علمبردار حضرت علی، حضرت حباب بن منذر اور حضرت سعد بن عبادہ۔ اسلامی لشکر چودہ سو جانباز اور دو سو گھوڑے، آپ کا فرمان: میرے ساتھ وہی چلے جس کی نیت جہاد کرنا ہے اور جو دنیا کے سامان کا خواہش مند ہے وہ نہ نکلے۔ (صلح حدیبیہ والے ۱۴۰۰ افراد کو اجازت ملی)

سبب: یہودیوں کی سازشوں کا گڑھ ہونے کی وجہ سے۔

حضرت ام سلمہ ساتھ تھیں۔ حضرت عامر بن اکوع اشعار پڑھتے ہوئے آگے آگے جا رہے تھے: اے اللہ! تو اگر ہدایت نہ فرماتا تو ہم کبھی ہدایت پر نہ ہوتے۔ خیبر کی آبادی دو منطقوں اور آٹھ بڑے قلعوں پر مشتمل تھی۔ پہلا منطقہ: ۱۔ حصن ناعم ۲۔ صعب بن معاذ ۳۔ قلعہ زبیر ۴۔ حصن ابی ۵۔ حصن نزار دوسرا منطقہ: (تین قلعے) ۱۔ قموس ۲۔ وطیح ۳۔ سلالم۔ تین مشہور قلعوں میں سے پہلے کو نطاۃ اور آخری دو کو شق کہتے تھے۔ صبح کے وقت لشکر اسلام کو دیکھ کر یہودی بھاگے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! خیبر تباہ ہوا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان اترتے ہیں تو ان کے ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا۔ یہ مرحب کا قلعہ تھا(بکثرت خوراک اور چربی حاصل ہوئی) پھر قلعہ صعب بن معاذ حضرت حباب بن منذر انصاری کے ہاتھوں تین روز کے گھیر اؤ پر فتح ہوا۔ پھر زبیر کی فتح پر یہودی حصن ابی میں قلعہ بند ہوگئے پھر اس کو فتح کرنے کے بعد قلعہ نزار کی فتح کیلئے منجنیق کا استعمال۔ مشہور و مضبوط قلعہ قموس فتح کرنے کیلئے حضرت عائشہ کی چادر سے علم بنایا گیا۔ سب سے مضبوط قلعہ خیبر کی طرف حضرت ابو بکر اور عمر کی ناکامی کے بعد فرمایا اب کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو قلعہ فتح کرے گا، صبح حضرت علی کو جھنڈا دے کر فتح حاصل کی۔ مرحب نے حضرت عامر کو شہید کیا پھر مرحب (ہزار پہلوانوں کے برابر) کو حضرت علی نے اور اس کے بھائی یاسر کو حضرت زبیر نے قتل کیا۔

صلح: ابن ابی الحقیق نے قلعے میں موجود فوج کی جان بخشی، ان کے بال بچوں کو ان کے پاس رہنے، کپڑوں (جتنی ایک انسانی پشت اٹھا سکتی ہو) کے علاوہ سب کچھ دینے اور جلاوطنی کی جلاوطنی پر صلح کرلی۔ (اس کے دو بیٹوں کو بد عہدی اور خزانہ چھپانے پر قتل کیا گیا)۔ پھر بعد میں ان کی درخواست پر آدھی پیداوار پر رہنے دیا گیا۔ ۳۶۰۰ حصوں میں سے ۱۸۰۰ حصے مسلمانوں کو ملے۔ حضرت ابو ہریرہ فتح خیبر کے وقت مدینہ سے مسلمان ہو کر پہنچے آپ نے مشورہ کے بعد مال غنیمت میں شریک کرلیا۔ مہاجرین نے انصار کے کھجوروں کے وہ باغات واپس کر دیئے جو کر دیئے جو انصار نے امداد کے طور پر انہیں دے رکھے تھے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب فتح خیبر کے وقت حبشہ سے واپسی اور آپ کا فرمان: میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا حضرت جعفر کے آنے کی۔

یہودی سلام بن مشکم کی بیوی اور مرحب کی بہن زینب بنت حارث نے زہر آلود گوشت آپ کو ہدیہ میں بھیجا، ایک صحابی حضرت بشر بن براء کا گوشت کی وجہ سے انتقال (عورت کو قصاصاً قتل کیا گیا) جبکہ آپ پر ساری عمر اس کے زہر کا اثر رہا اس وقت آپ نے جَو کے ستو کو بطور دوا استعمال کیا تھا، ۱۶ مسلمان شہید ہوئے، ۹۳ یہودی قتل ہوئے۔ حیی بن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی حضرت صفیہ قیدی بن کر آئیں بعد میں آپ نے نکاح کر لیا۔

واقعہ لیلۃ العریس: خیبر سے واپسی پر حضرت بلال ذمہ داری سے ہٹ کر نماز فجر کے وقت سورج کے بلند ہو جانے کے بعد بیدار ہوئے اور لشکر سمیت آپ نے فجر کی نماز قضا ادا کی۔

غزوہ وادی القریٰ: محرم ۷ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول:۔۔۔۔۔۔۔۔ علمبر دار حضرت سعد بن عبادہ، حباب بن منذر اور عبادہ بن بشر۔ مسلم ۴۰۰ افراد سبب: رسول اکرم خیبر سے فارغ ہو کر وادی القریٰ پہنچے تو یہود کی ایک جماعت نے تیروں کی بارش کر دی۔ جس سے رسول اکرم کا ایک غلام مارا گیا۔ صحابہ کی مبارک پر فرمایا: جنگ خیبر سے جو چادر چرائی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ایک آدمی کو میدان جنگ میں اتارا جسے حضرت زبیر نے پھر دوسرے آدمی کو حضرت علی نے قتل کیا۔ رفتہ رفتہ ان کے گیارہ آدمی مارے گئے۔ دوسرے روز انہوں نے اپنا سب کچھ رسول اکرم کے حوالے کر دیا۔

غزوہ ذات الرقاع: ربیع الاول ۷ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول حضرت عثمان یا حضرت ابو ذر غفاری۔ لشکر چار یا سات سو صحابہ۔

رسول اکرم نے قبیلہ انمار یا بنو غطفان کی دو شاخوں بنی ثعلبہ اور بنی محارب کے اجتماع کی خبر سن کر صف بندی کی۔ مقام نخل پر بنو غطفان کی جمعیت سے سامنا ہوا لیکن وہ پہاڑوں میں چھپ گئی اور جنگ نہ ہوئی۔ حدیبیہ کے بعد ذات الرقاع میں بھی صلوٰۃ خوف پڑھی گئی۔ عبادہ بن بشر نے تین تیر کھانے کے باوجود نماز نہ توڑی۔ اسی غزوہ میں ایک مشرک نے آپ پر آرام کے وقت تلوار سونت لی کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ کا فرمان میرا اللہ!

سریہ۔۔۔: میں حضرت اسامہ بن زید نے ایک شخص نہیک بن مرداس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا۔

غزوہ موتہ: جمادی الاولیٰ ۸ھ۔ امیر و علمبر دار حضرت زید بن حارثہ (اور فرمایا: اگر شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر پھر عبد اللہ بن رواحہ)۔ لشکر اسلام تین ہزار سبب: (حضرت حارث بن عمیر ازدی آپ کا خط لیکر حاکم بصریٰ شرجیل بن حسنہ کیطرف جا رہے تھے راستے میں قیصر روم کے گورنر شرجیل بن عمرو غسانی (مقام بلقاء پر مامور تھا) نے شہید کر دیا۔ (سفیروں کا قتل اس وقت بھی اعلان جنگ کے برابر تھا)۔ بدلہ لینے کیلئے حضرت زید بن حارثہ کی قیادت میں لشکر تیار فرمایا۔ آپ نے ثنیۃ الوداع کے مقام پر لشکر کو رخصت کیا۔ مقام معان پر پہنچ کر خبر ملی کہ حاکم موتہ شرجیل بن عمرو ایک لاکھ، قیصر روم ہرقل بلقاء میں ایک لاکھ فوج اور مزید ایک لاکھ افراد (قبائل عرب) بھی خیمہ زن ہیں۔ تو مسلمان گھبرا گئے لیکن حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی پر زور شہادت والی تقریر: (خدا کی

قسم جس چیز سے آپ کترا رہے ہیں یہ تو وہی شہادت ہے جس کی طلب میں آپ نکلے ہیں) سے ولولہ پیدا ہوا اور مقام موتہ پر مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے دوران حضرت زید بن حارثہ (صاحب علم) کی شہادت کے بعد حضرت جعفر کے دونوں بازو کٹ گئے جس کی وجہ سے انکا لقب ذوالجناحین پڑ گیا۔ پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے بعد قبیلہ بنو عجلان کے حضرت ثابت بن ارقم نے اسلامی علم سنبھالا پھر مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید کو اپنا سپہ سالار بنالیا (ان کی نو تلواریں ٹوٹیں) اور ان کو سیف اللہ کا خطاب ملا۔ صرف ۱۲ مسلمان شہید ہوئے۔ اس معرکے کے بعد بنو سلیم، اشجع، غطفان، ذیبان اور فزارہ وغیرہ نے اسلام قبول کر لیا۔

سریہ نبط: میں صحابہ نے زاد راہ ختم ہونے کے بعد درختوں کے پتے کھائے مزید یہ کہ سمندر کی ایک بڑی مچھلی عنبر کنارے آ لگی جسے اسلامی لشکر اٹھارہ روز تک کھاتا رہا۔

فتح مکہ: ۲۰ رمضان المبارک بروز جمعہ ۸ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت ابن ام مکتوم۔ لشکر اسلام دس ہزار۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ ساتھ تھیں۔

سبب: صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی پر غزوہ فتح مکہ پیش آیا۔ (قریش کے حلیف بنو بکر کی جماعت بنو نفاثہ نے شعبان میں آپ کے حلیف بنو خزاعہ پر شعبان ۸ھ میں حملہ کر کے متعدد افراد مار ڈالے بنو خزاعہ کے چالیس افراد نے عمرو بن سالم کی قیادت میں آپ سے مدد طلب کی تو فرمایا عمرو بن سالم تیری مدد کی گئی۔ آپ نے حضرت ضمرہ کے ذریعے تین شرائط پیش کیں: ۱۔ خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا دیں ۲۔ بنو نفاثہ کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں ۳۔ اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔ قرطہ بن عمرو نے گھمنڈ میں آ کر کہا: ہمیں تیسری شرط منظور ہے۔ قریش کو غلطی کا احساس ہوا تو تجدید صلح کیلئے ابو سفیان (سردار کنانہ) کو مدینہ میں بھیجا (حضرت ام حبیبہ نے بستر لپیٹ دیا) آپ ﷺ نے تجدید کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر، عمر، علی سے ملاقات کے بعد خود ہی مسجد نبوی میں لوگوں کے درمیان امان کا اعلان کر کے چلا گیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے قبیلہ مزینہ کی عورت سارہ (یہ بنو ہاشم کی کنیز تھی) کے ذریعے کفار مکہ کو اطلاع کی کوشش کی آپ کو بذریعہ وحی اطلاع ہونے پر عورت پکڑی گئی۔ آپ نے حاطب اور عورت کو معاف کر دیا)۔

۱۰ رمضان کو روانگی فرمائی۔ آپ اور صحابہ روزے سے تھے راستہ میں کدید نامی چشمے کے پاس آپ کے بعد صحابہ نے بھی روزہ کھول دیا۔ لشکر اسلام کی مر الظہران پر ۱۰ حصوں میں تقسیم۔ راستے میں حضرت عباس سے جحفہ میں ملاقات ہوئی اسلام قبول کیا (آخری مہاجر) اور وہ بھی ساتھ ہی چل پڑے جبکہ ان کا سامان مدینہ بھیجا گیا۔ کفار کی طرف سے جاسوسی کے لئے آنے والے ابو سفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ پکڑے گئے۔ ابو سفیان بن حرب اور جعفر بن ابو سفیان نے معافی کے بعد مقام ابواء پر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت عباس کی سفارش پر فرمایا: جو ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان ہے اور جو اپنا دروزہ اندر سے بند کر لے اور جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے اسے امان ہے۔ (اس موقع پر ابو سفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے کہا مار ڈالو اس چربی سے بھری ہوئی پنڈلیوں والے کو)۔ مکہ داخلے کیلئے ذی الطوی نامی راستے کا انتخاب فرمایا۔ مکہ میں فاتحانہ داخلے کے وقت سورۃ فتح کی تلاوت اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید قصوی اونٹنی پر سوار تھے۔ انصار کے علمبردار حضرت سعد بن عبادہ سے فخریہ شعر (آج کو خونریزی اور مار دھاڑ کا دن ہے آج حرمت حلال کر لی جائے گی) ابو سفیان کی شکایت پر ان سے لے کر ان کے بیٹے حضرت قیس کے حوالے کر دیا۔ مکہ میں داخلے کے وقت اسلامی لشکر کو حکم: جو ہتھیار پھینک دے جو بیت اللہ میں پہنچ جائے، اپنے گھر میں بیٹھا رہے، ابو سفیان، حکیم بن حزام کے گھر داخل ہو جائے ان سب کو اور زخمی اور اسیر کو قتل نہ کیا جائے۔ فتح کے بعد حضرت ام ہانی کے گھر پر غسل فرمایا پھر آٹھ رکعت صلوۃ الفتح پڑھی اور فرمایا: جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ مکہ میں داخلے کے وقت پندرہ افراد (نو مرد اور چھ عورتوں) کو امن سے محروم رکھا گیا۔ گیارہ نے اسلام قبول کر لیا جبکہ باقی چار کو قتل کر دیا گیا۔ عبد العزی بن خطل کو (خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹکا ہوا تھا) قتل کر دیا گیا۔ عبد اللہ بن سعد کو (ارتداد کی وجہ سے)۔ مقیس بن سابہ (ارتداد کی وجہ سے) حضرت نمیلہ بن عبد اللہ نے قتل کیا۔ حارث بن طلال خزاعی (رسول اکرم کو اذیتیں دینے کی وجہ سے)۔ ہبار بن اسود کو حضرت زینب کا بوقت ہجرت حمل گرانے کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ کعب بن زہیر کو بھی معافی دی گئی۔ عکرمہ بن ابی جہل یمن کی طرف بھاگ گیا پھر اس کی بیوی کی درخواست پر جان بخشی ہوئی، وحشی بن حرب اور ہندہ دونوں کی معافی مانگنے اور اسلام قبول کرنے پر جان بچی۔ صفوان بن امیہ (اس سے اسلحہ ادھار لیا تھا) کیلئے عمیر بن وہب نے رسول اکرم سے

پناہ مانگی اور اسلام قبول کرنے کے بعد علامت کے طور پر آپ نے اپنی پگڑی عمیر کو دیدی۔ حضرت عثمان بن طلحہ نے والدہ کے انکار کے بعد زبردستی چھین کر خانہ کعبہ کی کنجی رسول اکرم کے حوالے کی پھر بعد میں رسول اکرم نے عثمان بن طلحہ کو خانہ کعبہ کی کنجی واپس کر دی۔ آپ (حضرت علی اور حضرت طلحہ) نے بیت اللہ کے گرد اور چھت سے تلوار سے ۳۶۰ بت ہٹائے اور فرمایا جاء الحق وزھق الباطل۔ حضرت عمر فاروق نے تصویروں کو ہٹایا بیت اللہ کا دروازہ کھول کر حضرت بلال اور حضرت طلحہ کی معیت میں دو رکعت نماز ادا کی پھر دروازے پر کھڑے ہو کر تقریر فرمائی: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ ہزم الاحزاب وحدہ۔ اونٹنی پر خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ قریش کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں جاؤ تم آزاد ہو۔ حضرت بلال نے خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر پہلی اذان نماز ظہر کیلئے دی۔ آپ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔ مکہ میں اٹھارہ سے بیس دن قیام کیا۔ دوسرے دن بیت اللہ میں خطبہ میں قیامت تک مکہ کی حرمت کا حکم دیا۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت بجیر بن زہیر نے ۱۹ اشعار کا شاندار قصیدہ کہا۔

فتح مکہ کی تکمیل پر انصار کے اندیشے کا سنا تو فرمایا: خدا کی قسم! اب زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے۔ آپ نے صفا پر مردوں جبکہ حضرت عمر فاروق نے عورتوں سے بیعت لی۔ حضرت عتاب بن اسید کو مکہ کا گورنر (والی) مقرر فرمایا جنہوں نے ۸ھ میں حج کروایا (پہلے امیر حج)۔ حضرت معاذ بن جبل کو مکہ کا دینی معلم مقرر کیا۔ حضرت ابو اسید خزاعی نے نئے سرے سے حدود حرم کے کھمبے نصب کئے۔ فتح مکہ کے روز سب سے آخر میں حضرت ابو بکر کے والد ابو قحافہ نے اسلام قبول کیا۔ حضور نے عرب کے بہت بڑے پہلوان رکانہ بن یزید کو کشتی میں تین مرتبہ پچھاڑا لیکن اسلام قبول نہ کیا وہ فتح مکہ پر اسلام لائے۔ دو مسلمان شہید ہوئے۔ قریش کے ۱۲۸ افراد قتل ہوئے۔

غزوہ حنین (اوطاس) شوال ۸ھ۔ امیر رسول اکرم۔ مکہ میں نائب رسول حضرت عتاب بن اسید۔ لشکر اسلام بارہ ہزار (ملائکہ نے بھی سرخ عماموں میں شرکت کی کافر لشکر: کافر سپہ سالار مالک بن عوف نصری (غزوہ طائف کے بعد اسلام قبول کیا)۔ کافر لشکر: بنو ہوازن، بنو ثقیف چار ہزار (۴۰۰۰)۔

سبب: بنو ہوازن، ثقیف، مضر، جشم اور سعد بن بکر کے قبائل اور بنو ہلال کے خلاف جنہوں نے اپنی خودی اور عزت نفس کی خاطر جمع ہو کر مسلمانوں پر یلغار کا ارادہ کیا۔ رسول اکرم نے جاسوسی کیلئے حضرت ابو دردہ اسلمی کو روانہ کیا۔ غزوہ حنین کے موقع پر آپ نے حضرت صفوان بن امیہ سے جنگی ضروریات کیلئے ۴۰ ہزار درہم بطور قرض اور کچھ زرہیں اور ہتھیار ادھار لئے تھے۔ ۶ شوال کو روانگی۔ راستے میں بڑے درخت کے بارے فرمایا: یہ ذات انواط ہے عرب اس پر ہتھیار لٹکاتے، جانور ذبح کرتے اور میلہ لگاتے تھے صحابہ نے بھی اسی طرح کا مطالبہ تو آپ نے فرمایا تم نے ویسی ہی بات کہی جیسی موسی کی قوم نے کہی تھی کہ ہمارے لئے بھی معبود بنادیجئے جیسے ان کیلئے معبود ہیں۔ صبح کو جب مسلم لشکر نے وادی حنین میں قدم رکھا تو مالک بن عوف کے آدمیوں کے اچانک حملے اور تیروں کی بارش سے بھگدڑ مچ گئی۔ رسول اکرم کا فرمان: لوگو ادھر آؤ میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ نے آپ کی طرف آنے والے تیروں کو ہاتھوں سے روکا۔ (فیاض کا لقب ملا)۔ پھر آپ نے خچر کو ایڑی لگاتے ہوئے فرمایا: میں نبی ہوں اس میں کوئی شک نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ منتشر مسلمانوں کو حضرت عباس نے آپ کے حکم سے جمع کیا دشمن لشکر کے آپ کو گھیرنے پر آپ نے شاہت الوجوہ پڑھ کر مٹی پھینکی دشمن کا کوئی آدمی نہ تھا جس کی آنکھوں میں یہ مٹی نہ پڑی ہو۔

سمرہ درخت کے نیچے تمام اصحاب نے آپ کے ہاتھ پر موت کے لئے بیعت کی تھی۔ ام نفیسہ نے اپنے گود کے بچے کو کمر سے باندھ کر ہاتھ میں خنجر لے کر شرکت کی۔ صرف چار مسلمان شہید ہوئے۔ ستر سے زیادہ کافر مارے گئے اور چھ ہزار قید ہوئے۔ مال غنیمت ۶ ہزار قیدی، ۲۴ ہزار اونٹ، ۴۰ ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی، جنگی قیدیوں میں آپ کی رضاعی بہن حضرت شیماء بنت حارث سعدیہ بھی تھیں جن کو رہا کر دیا گیا۔

غزوہ طائف: شوال ۸ھ۔ امیر رسول اکرم۔ نائب رسول:۔۔۔۔۔۔ علمبردار: ابو موسی اشعری۔

کافر لشکر: کافر سپہ سالار: مالک بن عوف نصری۔ حضرت ابو سفیان کی ایک آنکھ غزوہ طائف اور دوسری جنگ یرموک میں ضائع ہوئی۔

سبب: یہ غزوہ حنین کا پھیلاؤ ہے۔ بنو ہوازن اور ثقیف کے بیشتر شکست خوردہ افراد اپنے جنرل کمانڈر مالک بن عوف کیساتھ یہاں قلعہ بند ہو گئے تھے۔ خالد بن ولید کی قیادت میں ایک ہزار فوج کا ہر اول دستہ دے کر روانہ کیا۔ چالیس دن تک قلعوں کا محاصرہ۔ دوران محاصرہ منادی رسول کا اعلان: جو غلام قلعہ سے اتر کر ان کے پاس آجائے وہ آزاد ہے۔ ۲۳ غلام مسلمانوں میں آکر شامل ہوئے۔ حضرت سلیمان فارسی کے مشورہ سے منجنیق کا استعمال۔ رسول اکرم نے

انگور کے درخت کاٹ کر جلانے کا حکم دیا۔ جس پر بنو ثقیف نے اللہ اور قرابت کا واسطہ دے کر درخت نہ کاٹنے کی درخواست کی۔ پھر نوفل بن معاویہ ویلی سے مشورہ کرنے کے بعد محاصرہ ختم کرتے ہوئے فرمایا: یوں کہو! اٰئِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ (ہم پلٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت گزار ہیں اور اپنے رب کی حمد کرتے ہیں) اسلام میں قصاص کے طور پر پہلا قتل غزوہ طائف سے سفر میں لیہ میں ہذیل کے آدمی کے قصاص میں آپ نے بنو لیث کا ایک آدمی قتل کروایا۔ عروہ بن مسعود ثقفی (ان کو اسلام لانے پر ان کے قبیلہ والوں نے قتل کر دیا تھا) کی شہادت پر فرمایا: ان کی مثال وہی ہے جو صاحب یسین کی مثال اپنی قوم میں تھی۔ عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت۔ مال غنیمت کی تقسیم پر انصار کو فرمایا: تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اپنے کجاووں میں اللہ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔ مشرکین مکہ کا سردار صفوان بن امیہ غزوہ طائف سے واپسی پر اسلام لایا۔

غزوہ تبوک (عسرت): (آخری غزوہ) رجب ۹ھ ۶۳۱ء۔ (مدینہ اور دمشق کے مابین) امیر رسول اکرم۔ نائب رسول: حضرت محمد بن مسلمہ یا سباع بن عرفطہ۔ علمبردار: حضرت ابو بکر۔ لشکر اسلام تیس ہزار سپاہی اور دس ہزار گھوڑے۔ منافق ابن ابی نے اپنا لشکر بنایا تھا۔ کافر لشکر: کافر سپہ سالار مالک بن عوف نصری۔ سبب: جنگ موتہ کی ہزیمت کا انتقام لینے کیلئے غسانی بادشاہ نے ہرقل روم سے مدد طلب کی ہرقل نے ۴۰ ہزار فوج کا لشکر بھیجا۔ رسول اکرم نے رومیوں کی بلاجواز چھیڑ چھاڑ سے نجات کیلئے جنگ کی۔

چندے کی اپیل: حضرت ابو بکر نے سارا مال، حضرت عمر نے آدھا مال اور حضرت عثمان (آج کے بعد عثمان جو بھی کریں گے انہیں ضرر نہ ہو گا) نے دس ہزار دینار ۱۰۰ گھوڑے ۹۰۰ اونٹ پیش کئے۔ مزدور صحابی حضرت ابو عقیل انصاری کے عطیہ کو سب سے افضل قرار دیا گیا۔ حضرت علی کو اہل بیت کی ضرورت کیلئے چھوڑا، اصرار پر فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ مجھ سے تمہیں وہی نسبت ہو جو حضرت موسی سے حضرت ہارون کو تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ قوم ثمود کی بستی مقام حجر سے جلد گزرنے، کنوؤں کا پانی نہ پینے اور استغفار کی تلقین۔ ہرقل آپ کو پیغمبر برحق سمجھتا تھا، آپ کی آمد کا سن کر بھاگنے میں بہتری سمجھی۔ حضرت خالد بن ولید نے حاکم اکیدر کو گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں حاضر کیا تو اس نے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو غلام، چار سو زرہیں، چار سو نیزے نیز جذیہ دینے کا وعدہ کر کے جان بخشوائی۔ اہلہ کے عیسائی بادشاہ یحنہ بن روبہ نے جزیہ کی ادائیگی پر صلح کی اور امان نامہ حاصل کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جربہ اور اذرح کے باشندوں نے بھی جزیہ دینا منظور کیا۔ حضرت عبد اللہ کو ذوالبجادین (دو کملی والے) کا لقب عطا فرمایا۔ آپ کی اونٹنی گم ہو گئی تھی۔

سفر سے خاتمے پر مدینہ کے نقوش نظر آنے پر فرمایا یہ رہا طابی اور یہ رہا احد یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔ حضرت کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ (انکا مخفف: مکہ) کے جنگ سے پیچھے رہنے کی بنا پر سخت بائیکاٹ شروع ہو گیا چالیس دن بعد عورتوں سے بھی الگ رہنے کا حکم۔ پچاس دن بعد توبہ قبول ہوئی۔ غزوہ تبوک میں عبد الرحمان بن عوف نے نماز کی ابتداء کی اور رسول اکرم دوسری رکعت میں شریک ہوئے۔

لشکر اسامہ کی روانگی: حج کے بعد صفر ۱۱ھ میں اسامہ بن زید کی امارت میں شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا۔ مدینہ سے تین میل دور مقام جرف میں خیمہ زن تھا کہ رسول اکرم کی وفات کی خبر ملی۔

حاکم دمشق حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف حضرت شجاع بن وہب خط لے کر گئے، حاکم نے کہا مجھ سے میری بادشاہت کون چھین سکتا ہے؟ میں اس پر یلغار کرنے والا ہوں، وہ اسلام نہ لایا۔ شاہ عمان، جیفر اور عبد الخلطہ بن جلندی کی طرف حضرت عمرو بن عاص لے کر گئے، دونوں بھائی مسلمان ہو گئے اور زکوۃ جمع کر کے حضرت عمرو بن عاص کے سپرد کر دی۔

شاہ یمن: کی طرف حضرت ابو موسی اشعری خط لے کر گئے، حاکم بصری نے حضرت حارث بن عمیر کو شہید کرا دیا جس کی وجہ سے جنگ موتہ لڑی گئی۔

دوسری جنگ عظیم کی ابتداء پر ادیس ابابا (حبشہ) کے اخبار برہان اسلام کے مطابق شاہ حبشہ ہیل سلاسی کے خزانے سے رسول اکرم کا خط ملا (جھلی پر لکھا ہوا لمبائی ۱۳ انچ، چوڑائی ۹ انچ۔ مہر کے علاوہ ۱۶ سطریں۔ موسیو بار تلمی فرانسیسی مستشرق کو ۱۹ صدی میں مقوقس کے نام والا خط ملا تھا۔ ہرقل کے نام لکھا ہوا خط اپریل ۱۹۷۵ میں ایک کروڑ روپے میں فروخت ہوا۔

صلح حدیبیہ کے بعد یا ۷ھ کے شروع میں حضرت عمرو بن عاص، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عثمان بن طلحہ نے اسلام قبول کیا تو آپ نے فرمایا: مکہ نے اپنے جگر گوشوں کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد بنی مخزوم میں فاطمہ بنت اسد چوری کے الزام میں پکڑی گئی، رسول اکرم نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، قریش نے حضرت اسامہ بن زید کو سفارش کیلئے تیار کیا تو اسوقت آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

واقعہ ایلاء: ۹ھ تیسویں دن سورت احزاب کے نزول کے بعد امہات المومنین نے زینت دنیا پر رسول اللہ کو ترجیح دی۔

مسجد ضرار کا انہدام: بانی ابو عامر فاسق (بنو غنم نے بنو سالم) غزوہ تبوک کے بعد حضرت مالک بن دخشم، حضرت معن بن عدی عجلانی اور عامر بن سکن کو مقام ذی آوان سے حکم دیا کہ مسجد ضرار کو گرا کر جلادیں۔

عام الوفود: ۹ھ عام الوفود کے سال تقریباً ۳۶ وفد حاضر ہوئے۔ نجران کے وفد کی آمد پر بحث ومباحثہ کے بعد رسول اکرم کی طرف سے مباہلے کی دعوت، عاقب اور سید کا انکار (بعد میں اسلام قبول کر لیا) اور پھر جزیہ دینے پر آمادگی، صلح کا مال لینے کیلئے درخواست پر حضرت ابوعبیدہ (اس وقت امین الامۃ کا لقب ملا) کو ان کے ساتھ بھیجا گیا۔ طائف کے وفد سے فرمایا جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خوبی نہیں۔ وفد یمن کے ایمان لانے پر فرمایا: ایمان اور دانائی انہی کا حق ہے۔ آخری وفد محرم ۱۱ھ میں وفد نخع دوسو افراد پر مشتمل تھا۔ مشہور شہسوار زید الخیل (قبیلہ طے) کے بارے فرمایا: مجھ سے عرب کے جس کسی آدمی کی خوبی بیان کی گئی اور وہ پھر میرے پاس آیا تو میں نے اسے اس کی شہرت سے کم تر ہی پایا مگر اس کے برعکس زید الخیل (زید الخیر) کی شہرت ان کی خوبیوں کو نہیں پہنچ سکی۔ حضرت معاذ بن جبل کو تبلیغ کی خاطر امیر بنا کر یمن بھیجا اور فرمایا تم مجھ سے اس سال کے بعد نہ مل سکو گے بلکہ غالباً میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے۔

اعلان براءت: ذی القعدہ یا ذی الحجہ ۹ھ میں حضرت ابو بکر کو تین سو افراد کے ساتھ امیر حج بنا کر بھیجا گیا۔ ۱۰ ذی الحجہ ۹ھ کو جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر حضرت علی نے اعلان کیا آئندہ کوئی مشرک اللہ کے گھر میں داخل نہ ہو سکے گا، کوئی شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر سکے گا، کافر جنت میں داخل نہ ہوں گے، مشرکین کو چار مہینے کی مہلت۔ حج کو جنت کی کنجی قرار دیا گیا۔

حجۃ الوداع: ۱۰ھ ۶۳۲ء۔ مدینہ میں نائب رسول حضرت ابو دجانہ سعدی یا سباح بن عرفطہ۔ ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کے ساتھ ۲۶ ذی قعدہ کو روانگی۔ ۵ ذی الحجہ کو مکہ آمد۔ ذوالحلیفہ سے حج وعمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور عمرہ ادائیگی کے بعد احرام باندھے رکھا جبکہ صحابہ کو احرام کھولنے کا حکم دیا گیا۔ نو ازواج مطہرات ساتھ تھیں مکہ سے مدینہ کا سفر ۹ دن میں طے کیا۔ ۹ ذی الحجہ عرفہ کے روز جمعہ کے دن تکمیل دین والی آیت کا نزول۔ تین تقریریں فرمائیں ۱۔ ۹ ذی الحجہ عرفہ ۲۔ ۱۰ ذی الحجہ کو منی میں اور ۱۱ ذی الحجہ کو بھی منی میں۔ یوم النحر کے بعد ایام تشریق ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ کو منی میں رہے۔

۹ ذی الحجہ عرفہ میں خطبہ حجۃ الوداع: خلاصہ تقریر ۱۔ حمد وثنا ۲۔ اللہ تعالی سے ملاقات کا ذکر ۳۔ خوف خدا اور نیکی کی تلقین ۴۔ توجہ سے سننے کی ہدایت ۵۔ جان ومال کی حفاظت (مسلمانوں کے کون اور مال کی حرمت کا اعلان) ۶۔ توحید ورسالت ۷۔ حرام مہینوں کا تعین ۸۔ کتاب اللہ اور سنت ۹۔ عورتوں کے حقوق ۱۰۔ عالمگیر مساوات ۱۱۔ امیر کی اطاعت ۱۲۔ دور جاہلیت کا خاتمہ (ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے خون کی معافی) ۱۳۔ سود کی حرمت (عباس بن عبد المطلب کے سود کی معافی سے جاہلیت کے سود کے خاتمے کا اعلان) ۱۴۔ تبلیغ کا حکم ۱۵۔ شیطان کی مایوسی ۱۶۔ تین باتوں سے پرہیز ۱۷۔ تکمیل دین۔

۱۱ ذی الحجہ کو منی میں اہل بیت کی شان ومنزلت کا اظہار اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے ۱۰ دن مکہ میں قیام۔ ۱۲ ذی الحجہ کو آخری طواف کیا۔ حضرت ربیعہ بن امیہ بن خلف آپ کے فرمان کو بلند آواز سے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ لوگوں کو خاموش رہنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ کا سر منڈوانے کے بعد حضرت خالد بن ولید نے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں چپکا لئے جس کی برکت سے ہر جنگ میں فتح حاصل ہوتی جبکہ کچھ بال

حضرت ابوطلحہ نے بطور تبرک اکٹھے کیئے۔ سورۃ نصر کا ۱۰ھ میں آپ کے وصال سے چھ ماہ قبل نزول اور ۳ ربیع الاول کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ میں ۱۷ سالہ اسامہ بن زید کی امارت میں شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا۔ مدینہ سے تین میل دور مقام جرف میں خیمہ زن تھا کہ رسول اکرم کی وفات کی خبر ملی۔

رحلت : ۲۹ صفر ۱۱ھ بروز بدھ جنت البقیع میں نماز جنازہ کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر سر میں درد سے بیمار ہوئے۔ بیماری کے آغاز میں حضرت ام سلمہ کے گھر میں تھے پھر حضرت عائشہ کے گھر حضرت فضل بن عباس اور حضرت علی کے سہارے سے منتقل ہو گئے (۸ دن حجرہ عائشہ میں رہے) (کل تیرہ دن بیمار رہے) ابوبکر کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے جاویں۔ آخری نماز مغرب کی پڑھائی جس میں سورۃ والمرسلات پڑھی۔ سترہ نمازیں مسجد میں ادا نہ کر سکے۔ مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا حکم۔ وفات سے ایک دن قبل تمام غلاموں کو آزاد کر دیا، کل سات دینار جو آپ کے پاس تھے صدقہ کر دیا۔ آخری عمل مبارک مسواک کرنا۔ حضرت فاطمہ کے بارے فرمایا کہ وہ ساری خواتین عالم کی سردار ہیں۔ نزع کے وقت دعا: اے اللہ! موت کی سختی میں میری مدد فرما۔

آخری الفاظ: اے اللہ! رفیق اعلی! تین مرتبہ دہرایا اور آپ رفیق اعلی سے جا ملے، حضرت عائشہ کی گود میں سر رکھا ہوا تھا۔ آخری نصیحت: نماز نماز لونڈی غلام۔

وصال مبارک: بارہ ربیع الاول ۱۱ھ۔ ۹ جون ۶۳۲ء بروز پیر بوقت چاشت عمر مبارک ۶۳ سال ۴ دن۔

حضرت علی، حضرت عباس اور ان کے دو صاحبزادوں اور غلام اسامہ بن زید نے منگل کے روز کپڑے اتارے بغیر غسل دیا۔ کفن میں تین سفید یمنی چادریں بطور تہہ بند، قمیص اور چادر استعمال ہوئیں۔ **نماز جنازہ کی ترتیب:** سب سے پہلے آپ کے خانوادہ بنو ہاشم، پھر مہاجرین پھر انصار، مردوں، عورتوں، بچوں اور غلاموں نے جنازہ پڑھا (تقریباً ۳۰ ہزار افراد) حضرت ابوطلحہ نے بغلی (کوہانی) اور زمین سے ایک بالشت بلند قبر مبارک تیار کی۔ حضرت شقران نے قبر میں کالی چادر بچھائی۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل اور قثم نے قبر میں اتارا۔ ۱۴ ربیع الاول کو حجرہ عائشہ میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت صرف حضرت فاطمہ حیات تھیں جن کا چھ ماہ بعد انتقال ہو گیا۔ جبکہ نو ازواج مطہرات حیات تھیں۔ رسول اکرم نے وفات سے قبل اپنا جبہ مبارک حضرت اویس قرنی کو پہنچانے کی وصیت کی تھی۔ حضور کی عصباء اونٹنی نے وصال کے بعد کھانا چھوڑ دیا تھا۔ حضور نے ایک حج اور کل چار عمرے ادا کئے۔ ولادت ہجرت اور وفات پیر کے دن۔ آپ کے خطابات کے مجموعے کا نام نہج البلاغہ۔ حضرت عبداللہ بن انیس بھی آپ کے وصال کی خبر سن کر انتقال فرما گئے۔ حضرت ابوبکر نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالی آپ پر دو موتوں کو جمع نہ کرے گا۔

شمائل و خصائل نبوی: شکل و صورت حضرت عبداللہ بن سلام کا آپ کے چہرے کو دیکھ کر فرمانا کہ یہ چہرہ کسی دروغ گو کا نہیں ہو سکتا۔ سر میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان بائیں طرف والی سخت ہڈی کے قریب کبوتر کے انڈے کی طرح سرخ گوشت کا ٹکڑا تھا۔ آپ شکل و شباہت اور اخلاق و عادات میں حضرت ابراہیم سے زیادہ مشابہ تھے۔ رسول اکرم کے صفاتی نام: شاہد اور شہید ۳ مرتبہ ذکر۔ بائیبل میں نام حبیب۔

معجزات نبوی: قرآن سب سے بڑا معجزہ، اسراء، معراج، شق القمر (مکی زندگی ۵ نبوی میں) ولید بن مغیرہ، ابو جہل اور عاص بن وائل وغیرہ نے اس معجزے کا مطالبہ کیا تھا۔ ۱۴ ویں کا چاند دو ٹکڑے ہو کر جبل ابو قبیس اور جبل قیقعان پر ظاہر ہوا، عصر اور مغرب جتنا لمبا عرصہ۔ رد شمس، جنگ بدر اور احد میں لکڑیوں کا تلوار بن جانا، حضرت فدیک بن عمر کی نابینا آنکھ کا بینا ہو جانا، غزوہ خیبر میں حضرت علی کی آنکھ میں لعاب دہن لگانے سے آشوب چشم جاتا رہا، جنگ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے دعا فرمائی یا اللہ اس کا نشانہ درست کر دے اور اس کی دعا قبول کر لے (مستجاب الدعوات بن گئے)۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے دعا فرمائی یا اللہ اس کو دین کا فقیہ بنا دے۔

پسندیدہ لباس: سفید رنگ کا قمیص یا کرتہ تھا۔ عمامہ اکثر سیاہ رنگ کا ہوتا تھا۔ جمعہ کے روز نیا کپڑا پہننا پسند فرماتے اور دو رکعت نفل بطور شکرانہ ادا کرتے۔ عموماً سرخ دھاری دھار چادر اوڑھتے تھے۔ پسندیدہ سرمہ اثمد اور سوتے وقت دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں آنکھوں میں لگاتے۔ خوشبو، دودھ، تیل اور تکیہ کا ہدیہ قبول فرماتے۔ جمعرات کو سفر پسند تھا۔ کستوری اور سکہ نام کی خوشبو پسند فرماتے۔ سفر میں آپ اپنے ساتھ تیل کی شیشی، سرمہ دانی آئینہ

کنگھی، قینچی، مسواک، سوئی، دھاگہ شاہ مقوقس کی طرف سے تحفۃ ارسال کئے گئے۔ چمڑے کے تھیلے میں رکھتے تھے۔ بچوں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کو سلام کرتے اور سواری پر بٹھالیتے، سفر سے واپسی پر سب سے پہلے مسجد جاتے۔

کھانے میں پسند یدناپسند: کھانے میں مرغوب چیزیں کدو (گوشت کے ساتھ)، شہد، دودھ، سرکہ روغن زیتون۔ ناپسند چیزیں: لہسن، پیاز اور بدبودار چیزیں، باوضو ہو کر دائیں کروٹ لیٹتے اور اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور دعائیں پڑھ کر سوتے۔ ہفتہ وار ناخن تراشنے کی تاکید۔ **زیر استعمال اشیاء:** پیالہ ریحان۔ کنگھی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی (ساگوان کی لکڑی کی کنگھی بھی تھی)۔ نجاشی نے سیاہ رنگ کے موزے بھیجے تھے۔ پسندیدہ پھول مہندی کے پھول۔

سامان حرب: آپ کے پاس نو تلواریں، سات زرہیں، چھ کمانیں، پانچ نیزے، دو خود اور دو ڈھالیں تھیں۔ (روایت ہے کہ زرہ سعدیہ کو حضرت داؤد نے جالوت کے مقابلے کے وقت پہنی تھی)۔

اسماء مبارکہ: زبور میں نام فاروق، تورات میں عبرانی نام فارقلیط، ماذماذ، اور حامد۔ انجیل میں نام احمد، طاب طاب۔ سریانی میں نام منحمنا۔ مصاحف سابقہ انبیاء میں عاقب۔ **پیش گوئیاں:** غزوہ خندق کے موقع پر کی گئی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی۔ ابی بن خلف بارے فرمایا کہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گا۔ حضرت فاطمہ اور حضرت زینب کے بارے اور فاتح خیبر کی پیشین گوئی۔ **سواری کے جانور:** آپ کے پاس سات گھوڑے، تین اونٹنیاں اور ایک خچر تھا۔

اولیات اسلام: پہلے شہید: حضرت حارث بن ابی ہالہؓ (آپ ﷺ کو مشرکین سے بچانے کی کوشش میں اسلام کے پہلے شہید کا لقب پایا)۔ پہلے امیر حج حضرت عتاب بن اسید ۸ھ میں وہ مکہ کے امیر تھے (ابو جہل کی بیٹی الحنفاء سے نکاح کیا تھا۔ پہلا خطاب کوہ صفا پر۔ پہلا علم حضور کے عمامہ سے بنایا گیا۔ پہلا سیاسی اور فوجی سفر: صفر ۲ھ غزوہ ودان۔ اسلام میں قصاص کے طور پر پہلا قتل غزوہ طائف کے سفر میں لیہ میں ہذیل کے آدمی کے قصاص میں آپ نے بنولیث کا آدمی قتل کروایا۔ منجنیق کا استعمال غزوہ طائف میں ہوا۔ اسلام کی حمایت میں حضرت زبیر بن العوام نے تلوار اٹھائی۔ حضرت عائشہ نے مسلمان کی حیثیت سے دنیا میں قدم رکھا۔ مدینہ میں پہلے نائب رسول: حضرت سعد بن عبادہ۔ پہلا وقف: مخیریق نے کیا۔ حضرت خبیب کو مکہ میں سولی لٹکایا گیا۔

پہلے امیر البحر: حضرت عبد اللہ بن قیس۔ فاتح ترکمانستان: حضرت قتیبہ بن مسلم۔ پہلے علمبردار حضرت ابو مرثد کنانہ بن حصین۔ پہلی خاتون حضرت زینب بنت جحش کا تابوت بنایا گیا اور شامیانہ قبر پر لگایا گیا۔ پہلی بار غزوہ بنو قریظہ میں سے خمس نکالا گیا۔ پہلی غیر ملکی جنگ غزوہ موتہ۔ عرب بائدہ: اسلام سے قبل جو قدیم عرب قبائل فنا ہو چکے تھے انکو کہا جاتا ہے۔ حرمت والے مہینے: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم۔ جنازہ گاہ: مسجد نبوی کے قریب () پر جسے موضع الجنائز کہا جاتا تھا۔ سکہ کی دو قسمیں تھیں: ایک السوداء الدامیہ اور دوسرا طبریہ۔ ماپ تول کے پیمانے: مد، صاع، فرق، عرق اور وسق تھے۔ اسلام میں سب سے قبل حضرت اوس بن صامت نے حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا تھا۔ حضرت جعفر طیار نے راہ حق میں اپنے جانور کی کونچیں کاٹیں۔ حضور نے حضرت () جنازہ پڑھایا اور یہی جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے مسلمان ہیں۔ ابو السائب حضرت عثمان بن مظعون کی تدفین کے موقع پر فرمایا: آج سے میں بقیع کو مسلمانوں کا قبرستان قرار دیتا ہوں۔ خاتون جس نے جنگ میں شرکت فرمائی: حضرت ام عمارہ (آپ نے ان کے بارے میں فرمایا اے اللہ! انہیں جنت میں میرا رفیق بنادے)۔ مدینہ میں سب () ورقہ کے قاتلوں کو پھانسی دی گئی۔ پہلا خمس: سریہ نخلہ سے حاصل ہونے والا مال۔ پہلا مقتول: عمرو بن حضرمی اور پہلے قیدی عثمان اور حکیم تھے۔ سریہ عبیدہ بن حارث () اللہ کی راہ میں تیر چلایا گیا۔ پہلی شہیدہ: حضرت عمارہ بن یاسر کی والدہ حضرت سمیہ کو ابو جہل نے نیزہ مار کر شہید کیا۔ پہلے شہید حارث بن ابی ہالہ۔ سب سے پہلے کسی کافر کا خون بہایا: حضرت سعد بن ابی وقاص نے۔ ۳ھ میں غزوہ بنو نضیر کے دوران حضرت محمد بن سلمہ کو سفیر بنا کر بنو نضیر کے یہودیوں کے پاس بھیجا تھا۔ رسول اکرم نے () سب سے پہلے خطوط پر مہر لگائی۔ پہلی اذان کے الفاظ الصلوۃ الجامع۔ حضرت اسد بن زرارہ نے نماز جمعہ کا حکم آنے سے پہلے ہی مدینہ میں بنی بیاضہ کے علاقہ میں پڑھایا تھا۔

مشہور مسلم جرنیل: ۱۔ ابو عبیدہ بن جراح ۲۔ امیر حمزہ سید الشہداء اور سیف اللہ کا لقب پایا۔ ۳۔ خالد بن ولید ۴۔ سعد بن ابی وقاص فاتح ایران و عراق ۵۔ عکرمہ بن ابی جہل جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ ۶۔ موسی بن نصیر (۶۲۰۔۔۷۱۶) فاتح افریقہ اور اندلس۔ ۷۔ محمد بن قاسم (۷۵۔۔۹۸) ۱۷ سال کی عمر میں سندھ فتح کیا ۸۔ طارق بن زیاد (موسی بن نصیر کے نائب) جبل الطارق فتح کیا۔ ۹۔ صلاح الدین ایوبی (۶۲۰۔۔۷۱۶)

دشمنان رسول: ابوجہل (عمرو بن ہشام) یہ اس امت کا فرعون ہے۔اسلام کے پہلے میاں بیوی حضرت یاسر اور حضرت سمیہ کو شہید کیا۔حضرت زنیرہ کی دونوں آنکھیں ضائع کیں۔

امیہ بن خلف: (حضرت بلال کا مالک) حضرت بلال اس کے ظلم کے مقابلے میں اَحد اَحد کا ورد کرتے تھے۔سورت ہمزہ امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی۔

عتبہ بن ربیعہ: (عقلمند دشمن اور شیخ الجاہلیہ) اس نے آپ کو امارت، منصب اور بادشاہی کی پیشکش کی، طائف سے واپسی پر عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں ٹھہرے، جنگ بدر میں قتل ہوا۔

عاص بن وائل: حضرت عمر فاروق کو اسلام لانے پر پناہ دی، حضور کو ابتر (بے نام ونشان) کا طعنہ دیا، اسی کے بارے میں سورۃ کوثر کا نزول۔اھ میں ڈسے جانے اور پاؤں کے پھولنے سے مرا۔

ولید بن مغیرہ: قبیلہ مخزوم، مالدار تھا خانہ کعبہ کا غلاف اکیلا تیار کرتا، زمانہ جاہلیت میں چور کا ہاتھ کاٹنے کی ابتداء کی، آپ کے بدلے میں ولید بن مغیرہ کے بیٹے عمارہ کی ابو طالب کو پیش کش۔ولید بن مغیرہ کا کہنا: مجھے اور ابو مسعود عمرو بن عمیر ثقفی (دونوں طائف) پر قرآن کیوں نہ نازل ہوا۔

عقبہ بن ابی معیط: آپ کا ہمسایہ تھا، آپ پر گندگی اور غلاظت پھینکتا تھا، اس نے ابوجہل کے کہنے پر آپ پر حرم پاک میں نماز کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی ڈالی جسے حضرت فاطمہ نے ہٹایا، اس موقع پر آپ نے سرداران قریش کیلئے بددعا فرمائی سب بدر کے دن مقتول ہوئے، نماز کی حالت میں گلے میں چادر ڈال کر دبائی تھی، اپنے دوست ابی بن خلف کے کہنے پر آپ کے چہرہ مبارک پر تھوکا تھا اس کے اور نضر بن حارث کے سوالات کے بارے میں اصحاب کہف، ذوالقرنین اور روح کے بارے میں آیات کا نزول، بدر سے واپسی پر حضور کے حکم پر عاصم بن ثابت نے قتل کیا۔

نضر بن حارث: خود اور لونڈیوں کے ذریعے فارس کے بادشاہوں کے قصے سنا کر لوگوں کو لالچ دیتا تھا، جنگ بدر میں مقداد بن اسود کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مقام اثیل پر حضرت علی کے ہاتھوں قتل ہوا۔اخنس بن شریق کی ۹ بری خصلتوں کا سورۃ القلم میں ذکر۔

ابولہب اور ام جمیل: ابولہب نے اپنے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے حضور کی صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم کو طلاق دلوائی، کوہ صفا پر اسلام کی دعوت پر کہا: تیرے لئے بربادی ہو کیا تونے ہمیں اس لئے یہاں جمع کیا تھا۔پھر اسی بارے سورۃ لہب کا نزول۔چیچک سے مرا۔ابولہب کی بیوی ام جمیل (عروی) آپ کی راہ میں کانٹے ڈالتی تھی ۔

سفیان بن خالد: اس نے بنو ہذیل اور لحیان قبایل کو مدینہ پر حملہ کیلئے تیار کیا۔حضرت عبد اللہ بن انیس کو سرکوبی کیلئے بھیجا انہوں نے دوستی کے بعد سوتے میں ۴ھ کو قتل کیا۔

کعب بن اشرف: یہودی شاعر، قبیلہ طے کی شاخ بنونبهان، صحابہ کی ہجو اور صحابیات کے بارے واہیات شعر کہے۔اس کو محمد بن مسلمہ کی قیادت میں ۱۴ ربیع الاول ۳ھ میں قتل کر دیا گیا۔

ابی بن خلف: حج و عمرہ کیلئے آنے والوں کو اذیتیں دیتا، حضور کے ہاتھوں قتل ہوا۔غزوہ خندق میں حضرت حارث بن ضمہ کا نیزہ لے کر پھینکا جس سے زخمی ہو کر مکہ واپسی پر مقام سرف پر ہلاک ہو گیا۔

عامر بن طفیل: قبیلہ بنی عامر، اس نے آپ کو امارت، پاگل پن کے علاج اور محبوبہ سے شادی کی پیشکش کی، آپ نے بتوں کی بجائے اللہ کی عبادت کی تلقین کی۔بیئر معونہ کا سب سے بڑا مجرم، طاعون سے مرا۔

عبد اللہ بن ابی بن سلول: قبیلہ خزرج، کنیت ابو حباب، واقعہ افک کا کرتا دھرتا تھا، اسکے بیٹے عبد اللہ نے اس کے قتل کی اجازت طلب کی تھی، غزوہ مصطلق سے واپسی پر مدینہ میں داخل ہونے سے بیٹے نے روک لیا تھا، ۹ھ میں غزوہ تبوک کے دوماہ بعد مرا۔حضور نے نماز جنازہ پڑھائی پھر سورۃ توبہ کی آیت ۸۴ میں آئندہ کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھانے سے ممانعت۔

حیی بن اخطب: مشرک عالم قبیلہ بنو نضیر میں جب تک زندہ ہوں ان کا دشمن رہوں گا اور ان کا کام بگاڑوں گا رسول اکرم کے بارے ہرزہ سرائی۔ بنو نضیر نے اس کی قیادت میں آپ کے قتل کی کوشش کی۔

متفرق دشمن: عرب کے مشور پہلوان عبد اللہ جمعی نے نبوت کے ثبوت میں کشتی میں ہار کر بھی اسلام قبول نہ کیا۔ ابن ابی کے بعد دوسرے بڑے منافق رافع بن حریملہ کی موت پر فرمایا: آج منافقین کے سرخیلوں میں سے ایک سرخیل مر گیا ہے۔

اسلامی احکامات و واقعات کی ترتیب

یکم عام الفیل: واقعہ فیل، ولادت رسول اکرم ﷺ ۔ ٦ میلادی: والدہ کا انتقال۔ ٨ میلادی: دادا کا انتقال۔ ١١۔ ٢٠ میلادی: ١٥ میلادی جنگ فجار ثانی۔

٢٠ میلادی حلف الفضول۔ ٢١۔ ٣٠: ٢٥ میلادی: شادی مبارک۔ ١۔ ٥ نبوی: اعلان نبوت۔ ٥ نبوی: پہلی ہجرت حبشہ، شق القمر

٦۔ ١٠: ٦ نبوی: دوسری ہجرت حبشہ۔ ٧ نبوی: بنو ہاشم و مطلب کا سماجی بائیکاٹ۔ ١٠ نبوی: ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال، واقعہ معراج شریف۔

١١۔ ١٣: ١٢ نبوی: بیعت عقبہ اولی۔ ١٣: نبوی: بیعت عقبہ ثانی، حکم ہجرت۔ ١٤ نبوی: ہجرت مدینہ۔

١ھ: مسجد نبوی کی تعمیر۔ نماز میں اضافہ۔ میثاق مدینہ۔ مواخات مدینہ۔ جنگ کی اجازت۔ ربیع الاول کے آخر میں نماز جمعہ کی فرضیت۔

٢ھ شعبان میں ہجرت سے سولہ ماہ بعد ١٥ رجب میں تحویل قبلہ کا حکم نماز کی دوسری رکعت میں مسجد بنو سلمہ (ذو قبلتین)۔ روزہ، زکوۃ، صدقہ، قربانی، عیدین۔ اذان کی ابتداء۔ نماز باجماعت کی ابتداء۔ آپ پر درود بھیجنے کا حکم۔ حضرت رقیہ کا انتقال۔ حضرت فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح۔ جہاد کا حکم۔ رمضان میں غزوہ بدر۔ بنو قینقاع کا ١٥ دن محاصرہ۔ کعب بن اشرف کا قتل۔

٣ھ: شوال میں جنگ احد۔ غزوہ حمراء الاسد۔ شراب کی ممانعت پھر غزوہ بنو نضیر کے دوران مکمل حرمت کا اعلان۔ مشرکہ عورتوں سے نکاح کی حرمت۔ قانون وراثت۔ حضرت حفصہ سے شعبان اور حضرت زینب بنت خزیمہ سے رمضان میں نکاح۔ حضرت امام حسن کی ١٥ رمضان کو ولادت۔ ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح۔ حرمت شراب۔ ذیقعدہ میں پردے کا حکم۔

٤ھ: غزوہ ذات الرقاع میں پہلی مرتبہ صلوۃ الخوف ادا کی گئی۔ غزوہ بنو نضیر (بنو نضیر کی آپ کے قتل کی سازش کے بعد جلاوطنی)۔ شعبان میں حضرت امام حسین کی ولادت۔ بیئر معونہ میں ستر حفاظ و قراء کی شہادت۔ صفر میں واقعہ رجیع۔

٥ھ: زناء، قذف، لعان کا حکم۔ مقام نیداء یا ذات الجیش یا غزوہ بنی مصطلق میں تیمم کا حکم نازل ہوا۔ غزوہ خندق۔ غزوہ بنو قریظہ۔ غزوہ ذات الرقاع۔ دومۃ الجندل۔ جمادی الاول میں حضرت ام سلمہ اور ذیقعدہ میں حضرت زینب بنت جحش سے نکاح مبارک۔ جمادی الثانی میں چاند گرہن ہوا اور نماز خسوف کی ادائیگی۔ مدینہ میں زلزلہ۔

٦ھ: قربانی کا حکم۔ صلح حدیبیہ۔ غزوہ بنو لحیان اور غزوہ غابہ۔ بادشاہ اور امراء کو خطوط۔

٧ھ: غزوہ خیبر میں کچا پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت۔ متعہ اور گدھے کے گوشت کی حرمت کا اعلان۔ غزوہ خیبر اور فتح فدک۔ عمرۃ القضاء کی ادائیگی۔ حضرت میمونہ سے نکاح۔ مسجد نبوی میں پہلی مرتبہ منبر رسول کا استعمال۔ حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کا قبول اسلام۔

٨ھ: حرمت سود۔ چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر ہوئی۔ چار بیویوں کی تحدید۔ گھروں میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑنے کا حکم۔ فتح مکہ۔ غزوہ موتہ اور حنین۔ ذی الحجہ میں حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے حضرت ابراہیم کی ولادت۔ حضرت زینب کا انتقال۔ رمضان کے عمرے کو حج کے برابر قرار دیا گیا۔

٩ھ عام الوفود۔ ذی قعدہ میں سود کی حرمت اور لعان کا حکم۔ صدقات و زکوۃ کی وصولی کی خاطر عاملین کا تقرر۔ حج فرض ہوا۔ حضرت ابو بکر امیر حج۔ غزوہ تبوک۔ اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ کی وفات پر غائبانہ نماز جنازہ۔ ذی قعدہ میں عبد اللہ بن ابی کا انتقال آئندہ منافق کی نماز جنازہ کی ممانعت۔ واقعہ ایلاء۔ حضرت ام کلثوم کا انتقال مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کیا۔ عویمر اجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان ہوا۔ ذی قعدہ میں غامدیہ عورت کو بدکاری کے اقرار پر رجم کیا گیا۔

١٠ھ: حجۃ الوداع۔ حضرت ابراہیم کا انتقال۔

۱۱ھ: حضور اقدس کا وصال مبارک۔ حضرت فاطمہ کی وفات شعبان ۱۱ھ۔
مسیلمہ کذاب کا قتل شعبان ۱۲ھ۔ دمشق کی فتح ربیع الاول ۱۴ھ۔ جنگ یرموک ربیع الثانی ۱۵ھ۔ جنگ قادسیہ شوال ۱۵ھ۔ ہرقل قیصر روم کی موت شوال ۲۰ھ مصر کی فتح محرم ۲۱ھ۔ خالد بن ولید کی وفات جمادی الثانی ۲۱ھ۔ نہاوند کی فتح محرم ۲۲ھ۔ طرابلس کی فتح ربیع الثانی ۲۲ھ۔ پہلی مسلم بحری جنگ ذو الحجہ ۲۷ھ۔ جنگ جمل جمادی الثانی ۳۶ھ۔ جنگ صفین محرم ۳۷ھ۔ حضرت حسن کی دستبرداری ربیع الاول ۴۱ھ اس دن کو یوم الجماعت کہا جاتا ہے۔ سانحہ کربلا محرم ۶۱ھ۔ واقعہ حرہ ذوالحجہ ۶۳ھ۔

صحابہ کرام، خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ، اصحاب صفہ، خطابات والقابات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

عشرہ مبشرہ: حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، سعید بن زید، ابو عبیدہ بن جراح، عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

خلفاء اربعہ: حضرت ابو بکرؓ: اصل نام عبد اللہ (اسلام سے قبل عبد الکعبہ)۔ ولادت: ۵۷۲ء۔ والد ابو قحافہ۔ والدہ: ام الخیر سلمیٰ بنت صحرا۔ قریش کی شاخ بنو تمیم۔ سلسلہ نسب مرہ بن کعب پر جا آپ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ لقب عتیق من النار۔ اسیر ان بدر کے بارے ان کا مشورہ قبول کیا گیا۔ غزوہ خندق میں شجاعت کی وجہ سے مسجد صدیق کی تعمیر۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں صحابہ کا اجتماع اور خلیفہ کے طور انتخاب۔ سعد بن عبادہ نے سب سے پہلے بیعت کی جبکہ حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ نے چالیس دن کے بعد بیعت کی۔ خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارا جاتا تھا۔
وفات: ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ھ ۶۳۴ء (۶۳ سال عمر) حضرت عمر فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مدت خلافت: ۱۱ تا ۱۳ھ۔ ۲ سال ۳ ماہ۔۔۔ دن۔

اہم واقعات: پہلی اسلامی چھاؤنی (مقام حیرہ پر) اور بیت المال کا قیام کیا (سربراہ ابو عبیدہ بن جراح)۔ محکمہ قضا اور محکمہ تعزیرات کا قیام۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ان کی ترغیب پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ تین مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب، طلحہ اسدی اور اسود عنسی کا خاتمہ کیا گیا۔ جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں 700 قرآن خواں اور 70 قاری شہید ہوئے تھے۔ رسول اکرم کا عمرو بن العاص کو فرمان: مجھے عورتوں میں حضرت عائشہ اور مردوں میں حضرت ابو بکر سب سے عزیز ہیں۔
مشہور جنگیں: سپہ سالار خالد بن ولید کی قیادت میں ذات السلاسل، یمامہ، الیس اور بصرہ جنگیں لڑی گئیں۔

حضرت عمر فاروقؓ: پیدائش: ۵۸۱ء۔ کنیت ابو حفص۔ والد خطاب اور والدہ ختمہ۔ قریش کی شاخ بنو عدی۔ رسول اکرم کو قتل کے ارادے سے گھر سے نکلے تھے کہ راستے میں نعیم بن عبد اللہ نے بہن اور بہنوئی (فاطمہ اور حضرت سعید بن زید) کے مسلمان ہونے کی خبر دی حضرت خباب بہن اور بہنوئی کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ ۶ نبوی ۶۱۶ء میں ۲۷ سال کی عمر میں دار ارقم میں اسلام قبول کیا (تب عاص بن وائل سہمی نے اپنی پناہ میں لیا)۔ ۲۰ افراد کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ فتح مکہ کے وقت عورتوں سے بیعت لی۔ محرم ۹ھ میں مدینہ میں زکوٰۃ اور صدقات کی وصولی کیلئے آپ کا تقرر۔ سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب دیا گیا۔ مرویات: ۵۳۹۔ احادیث۔ وفات: ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو نماز فجر میں مجوسی غلام ابولولوء فیروز کے وار سے یکم محرم ۲۴ھ میں شہید ہوئے۔ عمر مبارک ۶۳ سال۔ نماز جنازہ: حضرت صہیب رومی مدت خلافت: ۱۳ تا ۲۳ھ۔ ۶۳۴ تا ۶۴۴ء (۱۰ سال ۶ ماہ ۸ دن)۔ حضرت عمر کی وصیت کے مطابق حضرت صہیب کو تین دن کیلئے خلیفہ مقرر کیا گیا۔
عمر کی رائے پر تائید الٰہی۔ اذان کی ابتداء، اسیر ان بدر کے بارے ان کی رائے کے مطابق وحی کا نزول۔ ازواج مطہرات کے بارے آیات حجاب کا نزول۔ منافقین کی نماز جنازہ کی ممانعت، مقام ابراہیم کو مصلی بنایا گیا۔

دور فاروقی کے عظیم کارنامے: خلافت کے تیسرے سال ۱۶ھ کو ہجری تقویم کا آغاز۔ بیت المال کا مستقل قیام، قاضیوں کا باقاعدہ تقرر۔ زمین کی پیائش۔ ۱۸ھ میں پہلی مردم شماری، بچوں کے ناموں کا اندراج، فوجی دفاتر، لباس کا تعین اور چھاؤنیاں قائم کیں۔ محکمہ پولیس کا قیام۔ راتوں کو گشت کر کے رعایا کی خبر گیری کرنا معلمین اور مدرسین کے وظائف مقرر کرنا۔ راستوں میں سرائے اور مسافر خانوں کی تعمیر، ڈاک کی ترسیل کا نظام، دینی امور میں قیاس کے اصول

کی ابتداء، نماز تراویح کی جماعت، شرب خمر کی حد، تجارتی گھوڑوں کی زکوۃ۔ وقف کا طریقہ۔ کسی توہین پر تعزیر کی سزا، سڑکوں اور بصرہ شہر کی تعمیر کروائی۔ مجلس شوری کا قیام، جیل خانوں کا قیام، غرباء و مساکین (بے روزگار) کیلئے روزینے کا انتظام کیا۔

فاروقی دور کی جنگیں: ۱۷ھ میں شام میں خالد بن ولید کو معطل کر کے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور عراق میں مثنی بن حارثہ کی جگہ ابو عبیدہ بن مسعود کو سپہ سالار بنایا۔ اسلامی تاریخ کی مشہور جنگ قادسیہ (مقام قادسیہ کوفہ سے 35 میل کے فاصلہ پر واقع ہے) ۱۴ھ میں فارسیوں کے خلاف (سپہ سالار رستم حضرت ہلالؓ بن علقمہ مسلمان غلام کے ہاتھوں یوم العماس کو مارا گیا)۔ اسلامی فوج: 4ہزار۔ سپہ سالار سعد بن ابی وقاص (جنگ قادسیہ کے پہلے دن کو یوم ارماث، دوسرے دن کو یوم اغواث اور تیسرے دن کو یوم العماس کہا جاتا ہے) مدائن کی فتح کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے دریائے دجلہ کی طغیانی کے باوجود دریا میں گھوڑا ڈال دیا۔ جنگ یرموک ۱۴ھ میں رومیوں کے خلاف، سپہ سالار خالد بن ولید۔ فتح بیت المقدس: ۱۶ھ۔ دس سالوں میں ۲۲ لاکھ مربع میل حاصل کیا۔ (۰۳۰، ۵۱، ۲۲)۔ شام، مصر، عراق، آرمینیہ، آزربائیجان، فارس، خراسان، اور مکران (جس میں بلوچستان کا کچھ حصہ بھی شامل ہے) آپکی فتوحات میں شامل ہیں۔ بیت المقدس جاتے ہوئے حضرت علی کو مدینہ میں جانشین بنایا۔ فاتح یروشلم، مصر اور اسکندریہ: حضرت عمرو بن عاص۔ فاتح بیت المقدس ۱۶ھ، حمص اور انطاکیہ: حضرت خالد بن ولید۔ فاتح ایران: سعد بن ابی وقاص۔ فاتح شام: ابو عبیدہ بن جراح۔

حضرت عثمان غنیؓ: پیدائش ۵۷۶ء۔ کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمرو۔ والد عفان۔ والدہ اروی بنت ام الحکیم۔ قبیلہ بنو امیہ۔ اسلام قبول کرنے پر آپ کے چچا حکم بن ابی العاص نے پکڑ کر ایک کمرے میں بند کر دیا تھا۔ (حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم کی وجہ سے ذوالنورین کا لقب ملا)۔ حضرت نائلہ کی انگلیاں آپ کو قاتلوں سے بچاتے ہوئے کٹ گئی تھیں۔ خلافت: ۴ محرم ۲۵ھ۔

حضرت عثمانؓ نے 25ھ کو حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر اصحاب پر تدوین قرآن کی کمیٹی بنائی اور آپؓ کے پاس موجود نسخے کا نام مصحف الامام تھا اور یہ کام 30ھ کو تکمیل کو پہنچا۔ **وفات:** ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ (۷۸ سال عمر) کنانہ بن بشیر یا سود بن حمران نے شہید کیا۔ حضرت جبیر بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مدت خلافت: ۲۴ تا ۳۵ھ۔ ۶۴۴ تا ۶۵۶ء (۱۱ سال ۱۱ ماہ ۱۸ دن)

خصوصیات: اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا نمبر۔ پہلے حافظ قرآن۔ بیئر رومہ کا کنواں ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کیا۔ دوبار ہجرت کی۔ فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا۔ غزوہ بدر اور ذات الرقاع میں شرکت نہ کر سکے۔ جمعہ کی دوسری اذان کا آغاز کروایا۔ ۲۸ھ میں پہلی بحری جنگ میں رومیوں کیخلاف فتح حاصل کی۔ جدہ شہر کی بنیاد رکھی۔ مؤذنین کی تنخواہیں مقرر کیں۔ مسجد نبوی کی توسیع۔ مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا۔ قرآن پاک کے رکوع مقرر کئے۔ حضرت عثمان کے جنازے میں صرف ۱۷ افراد نے شرکت کی۔

حضرت علیؓ: ولادت بعثت نبوی سے ۱۰ سال قبل۔ کنیت ابو تراب۔ والدہ نے حیدر جبکہ والد نے زید نام رکھا۔ غزوہ خندق میں آپ کے بارے فرمان مبارک: آج علی کی ایک ضرب میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔ خیبر کا قلعہ قموص فتح کرنے پر شیر خدا کا لقب ملا۔ غزوہ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں شرکت فرمائی۔ خلافت صدیقی میں قاضی القضاۃ کا تقرر۔

خلافت: ۲۵ ذی الحجہ ۳۵ھ۔ ۳۶ھ میں کوفہ کو دارالخلافہ بنایا۔ ۳۶ھ میں جنگ جمل حضرت عائشہ کیخلاف۔ ۳۷ھ میں جنگ صفین (لشکر ۹۰ ہزار) حضرت معاویہ (فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا) کے خلاف۔ ۳۸ھ میں جنگ نہروان خوارج کے خلاف۔ شہادت: ۲۱ رمضان ۴۰ھ (عبد الرحمان ابن ملجم نے کوفہ میں دوران نماز شہید کیا)۔

مدت خلافت: ۳۵ تا ۴۰ھ۔ ۶۵۶ تا ۶۶۱ء (۴ سال ۸ ماہ ۲۴ دن)۔

ازواج مطہرات

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد: کنیت ام الہند، ام العائل۔ لقب طاہرہ۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ قبیلہ بنو اسد۔ ۴۰ سال کی عمر میں سفر شام سے ۲ ماہ ۲۵ دن بعد ان کے گھر میں نکاح۔ ابو طالب نے نکاح پڑھایا۔ پھر ورقہ بن نوفل نے جوابی کلمات کہے۔ ولی چچا عمرو بن اسد۔ مہر ۲۰ اونٹ۔ ۵۰۰ درہم۔ سہیلی نفیسہ بنت امیہ (حضرت یعلی بن امیہ کی بہن) کے ذریعے پیغام نکاح۔ ۶۵ سال کی عمر میں ۱۰ رمضان ۱۰ نبوی میں انتقال۔ رسول اکرم سے چھ بچے:

دو لڑکے اور چار لڑکیاں۔ پہلی شادی ابوہالہ بن زرارہ تمیمی (اولاد دو لڑکے ہند اور حارث) اور دوسری شادی عتیق بن عائد مخزومی سے (اولاد ایک لڑکی) ہوئی۔

۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہ: کنیت ام الاسود۔ والد زمعہ بن قیس اور والدہ شموس بنت قیس۔ ۵۵ سال کی عمر میں شوال ۱۰ نبوی میں نکاح ہوا۔ خولہ بنت حکیم پیغام نکاح لے کر گئی۔ بوقت نکاح سب سے زائد العمر اور بلند قامت۔ والد نے نکاح پڑھایا۔ مہر ۴۰۰ درہم۔ عقد سے قبل خواب دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی ہیں کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر آ گرا۔ حضرت سودہ کی شکایت پر پردے کا حکم نازل ہوا۔ اپنے حصے کی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ ۷۳ سال کی عمر ۱۹ھ میں انتقال ہوا۔ رسول اکرم کی وفات کے بعد حضرت سودہ اور حضرت زینب نے حج کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۱۵۔ احادیث مروی ہیں۔ پہلی شادی سکران بن عمرو سے کی۔ (جنگ فجار میں شہادت پائی۔ ایک لڑکا عبد الرحمان)۔ پہلے خاوند کیساتھ حبشہ کیطرف ہجرت کی۔

۳۔ حضرت عائشہ بنت ابی بکر: کنیت ام عبد اللہ۔ القاب: صدیقہ اور حمیرا۔ ولادت ۴ نبوی۔ ۶ سال کی عمر میں شوال ۱۱ نبوی میں رسول اکرم سے نکاح اور شوال ۱ھ میں رخصتی ہوئی۔ والدہ زینب (ام رومان)، حضرت ابو بکر نے خولہ بنت حکیم کے ذریعے پیغام بھجوایا۔ رسول اکرم سے قبل جبیر بن مطعم سے منسوب تھیں۔ پہلا اسلامی پرچم غزوہ بدر میں اور اسی طرح غزوہ خیبر اور فتح مکہ کے وقت حضرت عائشہ کی چادر کا علم استعمال کیا۔ غزوہ احد میں زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ غزوہ بنو مصطلق ۶ھ میں واقعہ افک، برات کے بعد منافقوں کو ۸۰، ۸۰ کوڑے لگائے تھے۔ حضرت زینب بنت جحش، بریرہ (لونڈی) اور اسامہ بن زید نے براءت کی گواہی دی تھی جنگ جمل پر فرمایا: کاش میں آج سے بیس برس قبل فوت ہو چکی ہوتی۔

حضرت عائشہ اور حضرت سودہ شاعرہ تھیں۔ آخری ایام میں حجرہ عائشہ میں ۸ دن قیام کیا۔ رسول اکرم کی وفات پر ۱۸ سال عمر تھی۔ وفات: ۶۶ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان ۵۶ھ۔ حضرت ابو ھریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو صحابہ (حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر) کے بعد سب سے زیادہ ۲۲۱۰۔ احادیث مروی ۶۷ غلام آزاد کئے۔

۴۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق: والدہ زینب بنت مظعون۔ نکاح شعبان ۳ھ۔ عمر مبارک ۲۲ سال۔ مہر ۴۰۰ درہم۔ حافظہ قرآن تھیں۔ حضرت جبرئیل کے الفاظ: وہ بہت عبادت کرنے والی، روزے رکھنے والی ہیں یا رسول اللہ وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہیں۔ ۶۰ احادیث مروی ہیں۔ لکھنا جانتی تھیں۔ وفات ۵۹ سال کی عمر میں جمادی الاول ۴۲ھ۔ پہلا شوہر خنیس بن خزیمہ سہمی غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہ: کنیت ام المساکین۔ قبیلہ بنو عامر صعصعہ۔ رمضان ۳ھ میں (۳۰ سال کی عمر) نکاح۔ مہر ۵۰۰ درہم۔ ان سے نکاح کے بعد رسول اکرم کو چار سے زائد شادیوں کی اجازت ملی۔ سب سے کم عرصہ اور رفاقت والی زوجہ مطہرہ۔ شہیدوں کی بیوہ۔ آپ کا فرمان: تم میں سے مجھے جلدی وہ ملے گی جس کا ہاتھ لمبا ہو گا۔ وفات ۴ھ، ۳۰ سال کی عمر میں۔ رسول اکرم نے ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا نماز جنازہ پڑھایا۔ ان سے اور حضرت خدیجہ سے کوئی بھی حدیث مروی نہیں۔ حضرت خدیجہ اور حضرت زینب کا رسول اکرم کی حیات طیبہ میں انتقال ہوا۔

(آپ سے پہلے ۳ نکاح کئے۔ ۱۔ طفیل بن حارث ۲۔ عبیدہ بن حارث ۳۔ حضرت عبد اللہ بن جحش)

۶۔ حضرت ام سلمہ بنت ابو امیہ: اصل نام ہندہ تھا۔ والد ابو امیہ بن مغیرہ، لقب زاد الراکب۔ والدہ: عاتکہ بنت عامر۔ قبیلہ بنو مخزوم۔ نکاح شوال ۴ھ۔ عمر مبارک ۲۶ سال۔ شادی کی پہلی رات جو اور چربی کا ملغوبہ پکایا اور دہی کھایا۔ صلح حدیبیہ میں ان کے مشورہ سے رسول اکرم نے خود قربانی کی اور احرام کھولا۔ ہر بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتی تھیں۔ اپنے غلام حضرت سفینہ کو آزاد کر کے رسول اکرم کی خدمت پر مامور کر دیا۔ حافظہ قرآن تھیں۔

۳۷۸ احادیث مروی ہیں۔ خواتین اسلام میں سے سب سے پہلے ہجرت مدینہ کی۔ وفات: ۸۴ سال کی عمر میں ۶۲ھ میں ازواج مطہرات میں سے سب آخر میں۔ پہلا خاوند عبد اللہ بن عبد الاسد (ابو سلمہ) غزوہ احد میں زخم کی وجہ سے ۴ھ میں وفات۔ پہلے خاوند سے چار بچے تھے۔ ۳ مرتبہ ہجرت کی، ہجرت مدینہ کے وقت میکے والوں نے ایک سال تک بچوں سمیت قید کئے رکھا پھر عثمان بن طلحہ نے ایک سال بعد بچوں کو مدینہ پہنچایا۔

۷۔ حضرت زینب بنت جحش: اصل نام برہ۔ کنیت ام الحکم۔ والد جحش بن رباب۔ والدہ امیمہ بنت عبد المطلب۔ آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ نکاح ذیقعدہ ۵ھ۔ عمر مبارک ۳۶ سال۔ حق مہر ۴۰۰ درہم۔ رخصتی کے دن ۵ھ میں پردے کا حکم نازل ہوا۔ آیت تحریم کا سبب بنیں۔ زمانہ جاہلیت میں پورے عرب

میں شاعرہ اور عالم تھیں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار۔ حضرت عمر کا وظیفہ تک نہ لیا۔ وفات: ۵۱ سال کی عمر ۲۴ھ۔ رسول اکرم کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال۔ اپنا کفن خود تیار کیا۔ جنازہ رسول اکرم کی چارپائی پر لے جایا گیا۔ اسلام میں سب سے پہلے ان کا تابوت بنایا گیا اور انکی قبر پر شامیانہ لگایا گیا۔ گیارہ احادیث مروی ہیں پہلا خاوند رسول اکرم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ۔

۸۔ حضرت جویریہ بنت حارث: اصل نام برہ۔ غزوہ بنو مصطلق ۵ھ میں بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی حضرت جویریہ قیدی بننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں اسنے مکاتب بنالیا۔ رسول اکرم نے ۵۰۰ درہم رقم کی ادائیگی کے بعد ان سے شعبان ۵ھ میں شادی کر لی۔ مہر ۴۰۰ درہم۔ عمر مبارک ۲۰ سال۔ شادی کی وجہ سے ایک سو گھرانہ (۷۰۰ افراد) جو مسلمان ہو گیا تھا آپ کے سسرالی ہونے کی بنا پر ان کو آزاد کر دیا گیا۔ وفات ۶۹ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں۔ جنگ یرموک میں شرکت فرمائی۔ ۷ احادیث مروی ہیں۔

۹۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان: اصل نام رملہ۔ بیٹی کی وجہ سے کنیت ہے۔ والدہ صفیہ بنت ابی العاص۔ نکاح ۶ھ (۳۶ سال) حبشہ میں۔ شاہ نجاشی نے نکاح پڑھایا۔ مہر ۴۰۰ درہم (نجاشی نے ادا کیا۔) شرجیل بن حسنہ کے ہاتھوں مدینہ روانہ کیا۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی انہیں ام المومنین پکار رہا ہے۔ رسول اکرم نے عمرو بن امیہ ضمری کو پیغام نکاح کیلئے نجاشی حبشہ کے پاس بھیجا۔ نجاشی نے لونڈی برہ (شکرانے میں چاندی کے دو کنگن اور دو انگوٹھیاں دیں) کے ذریعے پیغام بھیجا پھر انہوں نے خالد بن سعید بن العاص کو وکیل بنا کر نجاشی کے دربار میں بھیجا۔ نجاشی نے شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ رسول اکرم کے پاس بھیجا۔ ۸ھ میں اپنے والد ابوسفیان کو بوجہ کفر رسول اکرم کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا۔ ۶۵ احادیث مروی ہیں۔ وفات: ۷۲ سال کی عمر میں ۴۴ھ میں۔ پہلے خاوند عبید اللہ بن جحش سے ہجرت حبشہ کے بعد عیسائیت اختیار کرنے کی وجہ سے علیحدگی ہوئی۔

۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حییؓ: اصل نام زینب۔ والدہ ضرہ بنت سموال۔ یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی حضرت صفیہ غزوہ خیبر ۷ھ میں قیدی بن کر آئیں۔ نکاح جمادی الثانی ۷ھ۔ عمر مبارک ۱۷ سال۔ مہر فدیہ کے بدلے میں آزادی۔ بوقت عقد اسلام قبول کیا۔ (شادی سے قبل خواب دیکھا کہ میں اور رسول اکرم ایک ساتھ ہیں اور ایک فرشتہ ہمیں اپنے پروں میں چھپائے ہوئے ہے۔ دوسرا خواب میں نے دیکھا کہ یثرب سے ایک چاند طلوع ہوا اور میری گود میں آگرا)، سب سے اچھا کھانا پکاتی تھیں۔ انکو یہودی کہنے پر رسول اکرم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ کا مقاطعہ کیا تھا۔ وفات ۶۰ سال کی عمر ۵۰ھ میں ہوئی۔ ۱۰ احادیث مروی ہیں۔

۱۱۔ حضرت میمونہ بنت حارث: اصل نام برہ۔ والد حارث بن حزن۔ والدہ ہند۔ نکاح ذی قعدہ ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے سفر میں عمرۃ القضاء کے بعد۔ مہر ۵۰۰ درہم عمر مبارک: ۳۶ سال۔ (یہ تیسرا نکاح تھا)۔ حضرت عباس نے نکاح پڑھایا۔ حضرت جعفر بن ابی طالب (بہنوئی) پیغام نکاح لے کر گئے۔ ۷۶ احادیث مروی۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۵۱ھ۔

(رسول اکرم نے ۱۱ نکاح کئے جبکہ بوقت وفات ۹ بیویاں حیات تھیں۔ حضرت جویرہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت صفیہ رسول اکرم سے نکاح میں آنے سے قبل صرف ایک بار بیوہ ہوئیں)۔

آپ ﷺ کی لونڈیاں: حضرت ماریہ قبطیہ، حضرت ریحانہ بنت شمعون۔

حضرت ماریہ قبطیہ: حضرت ماریہ اور سیرین کو شاہ مصر اور اسکندریہ نے بطور تحفہ بھیجا تھا۔ ۷ھ میں اسلام قبول کیا۔ نکاح ۸ھ۔ عمر مبارک ۲۰ سال۔ حضرت ابراہیم کی ولادت ان کے بطن سے ہوئی۔ وفات: ۲۸ سال کی عمر میں ۱۶ھ۔ سیرین کی شادی حضرت حسان بن ثابت سے ہوئی۔

حضرت ریحانہ بنت شمعون والد شمعون بن زید۔ (قبیلہ بنو قریظہ)۔ غزوہ بنو نضیر میں اسیر ہو کر آئیں۔

اولاد رسول ﷺ

تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔ ترتیب: حضرت قاسم، حضرت زینب، حضرت عبد اللہ، حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ، حضرت ابراہیم کے سوا سب بعثت سے پہلے۔

صاحبزادے: حضرت قاسم ولادت ۲۸ویں سال،(والدہ حضرت خدیجہ)وفات ۲سال بعد۔ **حضرت عبداللہ:** ولادت بعثت کے بعد۔لقب طیب اور طاہر۔(والدہ حضرت خدیجہ)عبداللہ کی وفات پر عاص بن وائل نے آپ کو ابتر (بے نسل) کا طعنہ دیا۔

حضرت ابراہیم: (عبداللہ اور ابراہیم)والدہ ماریہ قبطیہ، پیدائش ۸ھ، ساتویں دن دو مینڈھوں سے عقیقہ اور بالوں کے برابر چاندی خیرات کی۔وفات ۱۰ھ وفات پر سورج گرہن لگا۔دفن کرتے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

صاحبزادیاں: حضرت زینب: ولادت: تیسویں سال۔کم سنی میں نکاح خالہ زاد بھائی ابو العاص(لقیط)بن ربیع سے ہوا(غزوہ بدر میں گرفتار ہوئے اور محرم ۷ھ میں اسلام قبول کیا۔۷ھ میں تجدید نکاح ہوا۔غزوہ بدر کے بعد خاوند سے ہجرت کی اجازت ملی۔وفات ۸ھ۔اولاد: ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ۔

حضرت رقیہ: ولادت: ۳۳ویں سال۔بعثت کے بعد عتبہ بن ابو لہب نے طلاق دی(جس کو آپکی بددعا کی وجہ سے شیر چیر پھاڑ گیا تھا)۔پھر ۲نبوی میں حضرت عثمان سے نکاح ہوا۔۵نبوی میں حبشہ ہجرت کی وہاں ۸سال قیام۔وفات ۲۱سال کی عمر میں چیچک کی وجہ سے ۱۹رمضان ۲ھ۔ایک لڑکا عبداللہ نے ۶سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت ام کلثوم: ولادت: ۳۴ویں سال۔بعثت کے بعد عتیبہ بن ابو لہب سے نکاح لیکن طلاق کیوجہ سے رخصتی کی نوبت نہ آئی۔ربیع الاول ۳ھ میں حضرت عثمان سے نکاح ثانی۔وفات ۹ھ۔

حضرت فاطمہ: ولادت ۳۵ویں سال۔۱۵سال کی عمر میں ۲ھ میں غزوہ احد کے بعد حضرت علی (۲۱سال) سے شادی۔مہر چار سو مثقال چاندی۔وفات: ۲۸سال کی عمر ۳رمضان ۱۱ھ رسول اکرم کی وفات سے چھ ماہ بعد۔رسول اکرم نے آپکو امۃ اللہ کا لقب عطا کیا تھا۔

نواسے (Grandsons) اور نواسیاں (Granddaughters): حضرت حسن: ولادت: ۳ھ۔یہ میرا بیٹا سید ہے اور اللہ تعالی اسوقت تک زندہ رکھے گا جب تک اس کے وسیلے سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح نہ ہو جائے۔وفات ۵۰ھ

حضرت حسین: ولادت ۴ھ۔(یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں) ان کے اور حضرت امام حسن بارے فرمایا: یہ دونوں بچے دنیا میں میری خوشبو ہیں۔سیدہ امامہ بنت زینب کو آپ نے کندھے پر بٹھا کر اور گود میں لیکر نماز ادا فرمائی۔حضرت عثمان کے دور میں ۳۰ھ میں طبرستان کی مہم میں حصہ لیا۔۵۶ھ میں یزید کی بطور ولی عہد نامزدگی کی مخالفت کی۔۶۰ھ میں کوفیوں نے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔حالات کے جائزے کیلئے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو بھیجا جنکو گورنر عبید اللہ بن زیاد (مختار ثقفی نے عبید اللہ کو قتل کیا) نے شہید کرا دیا۔شہادت ۱۰محرم ۶۱ھ میدان کربلا بروز جمعہ۔

حضور کے والد اور والدہ: والد حضرت عبداللہ، ولادت ۵۴۵ء۔(ابتداء میں عبد الدار نام تھا) کنیت ابو قثم۔شادی ۲۴سال کی عمر میں۔وفات رسول اکرم کی ولادت سے دو ماہ قبل مدینہ میں ہوئی ۵۶۹ء۔والدہ: حضرت آمنہ بنت وہب (بنو زہرہ کے سردار) نانی برہ یا مرہ بنت عبد العزی بن عثمان۔صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اکرم کو والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت ملی۔

رضاعی مائیں: حضرت ثوبیہ۔(والدہ کے بعد) سب سے پہلے ابو لہب کی لونڈی ثوبیہ نے پلایا اسوقت مسروح انکی گود میں تھا (۳۔۴ماہ)۔مدینہ سے اکثر تحفہ و تحائف بھیجتے تھے۔وفات: ۷ھ۔

حضرت حلیمہ سعدیہ: کنیت ام کبشہ، قبیلہ بنو سعد، دو سال دودھ پلایا تقریباً ۵سال حضور کی پرورش کی، خاوند حارث بن عبد العزی۔

حضرت ام ایمن؛ حضرت ام ایمن بولنے میں ہکلاتی تھیں۔آپ انکو دیکھ کر فرط محبت سے ان سے چمٹ جاتے تھے اور میری ماں میری ماں بار بار پکارتے تھے۔انکے بارے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی عورت سے شادی کرے تو وہ ام ایمن سے نکاح کر لے۔ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا۔یہ اسامہ بن زید کی والدہ تھیں۔

رضاعی بھائی بہنیں: عبداللہ، انیسہ، حذافہ یا جذامہ۔حضرت حمزہ اور چچا حارث کے بیٹے ابو سفیان بھی آپکے رضاعی بھائی ہیں۔

دادیاں: فاطمہ بنت عمر بن عائذ۔صخرہ بنت عبد بن عمران۔صخرہ بنت عبد بن قصی۔

حضور کے چچااور پھوپھیاں: گیارہ چچے تھے۔ حارث، زبیر، ابو طالب (عبد مناف)، عبد الکعبہ، ابو لہب (عبد العزی)، مغیرہ، حمزہؓ، ضرار، عباسؓ، غیداق، مصعب۔ چار نے اسلام کا زمانہ پایا۔ دو (حمزہؓ اور عباسؓ) نے اسلام قبول کیا اور دو (ابو طالب اور ابو لہب) نے قبول نہ کیا۔ (فتح الباری: ج ۷ ص ۲۴۶) سب سے بڑے حارث بن عبد المطلب اور چھوٹے حضرت عباس تھے۔ آپکے والد حضرت عبد اللہ کے علاوہ ابو طالب اور زبیر حضرت فاطمہ کے بطن سے تھے۔

چھ پھوپھیاں تھیں: ام حکیم، بیضاء، امیمہ، اروی، برہ، عاتکہ۔ صرف حضرت صفیہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت صفیہ کے بیٹے حضرت زبیر عشرہ مبشرہ میں سے ہیں حضرت خدیجہ کے بعد آپ کی چچی حضرت ام فضل (زوجہ حضرت عباس) نے اسلام قبول کیا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد ابو طالب کی بیوی اور حضرت علی کی والدہ تھیں۔ حضرت ام ہانی (چچازاد بہن، اصل نام ہند) بنت ابی طالب نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔

ابو طالب: اصل نام عبد مناف اور عبد کعبہ تھا۔

ابو لہب: اصل نام عبد العزیٰ تھا۔ غزوہ بدر کے بعد چیچک سے مرا، ابو لہب کی بیوی ام جمیل (اروی بنت حرب) گلے میں رسی کا پھندا پڑنے سے مری۔

حضرت حمزہ: حضرت حمزہ پہلے شہید صحابی ہیں جن کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے پڑھائی۔ بدر میں شتر مرغ کا پر بطور نشان لگایا ہوا تھا۔

حضرت عباس: کنیت ابو الفضل تھی، ان کو اہل مدینہ نے ساقی حرمین اور قریش مکہ نے ذو الرائے کا خطاب دیا۔ بدر میں مسلمانوں نے گرفتار کرنے کے بعد ابن ابی سلول کا کرتا پہنایا تھا۔

حضور کے خدام: حضرت انس، ربیعہ بن کعب، ابن مسعود، بلال بن حارث، سعد، اسود بن مالک وغیرہ۔

حضور کے محافظ: سعد بن ابی وقاص، سعد بن معاذ، عباد بن بشر، ابو ایوب انصاری، محمد بن مسلمہ انصاری، حضرت بلال وغیرہ۔

مؤذن رسول: حضرت بلال (عہد رسالت میں وزیر خزانہ بھی تھے) اسلام کے پہلے مؤذن نے سب سے پہلے نماز فجر کیلئے اذان دی۔ آپ کے وصال کے بعد انہوں نے صرف دو مرتبہ اذان دی ایک مرتبہ حضرت عمر کے کہنے پر مسجد اقصٰی بیت المقدس میں جبکہ دوسری مرتبہ حضرت امام حسن اور حسین کے کہنے پر مدینہ میں اذان دی۔ حضرت عمرو ابن مکتوم نابینا تھے۔ اصل نام عمر بن قیس۔ مسجد نبوی میں مؤذن تھے۔ حضرت ابو محذورہ مسجد حرام میں مؤذن تھے۔

شاعر صحابہ: درباری صحابہ حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن مالک، کعب بن زبیر۔

حضرت حسان بن ثابت: مخضرمی شاعر، (آپؐ کے ہم زلف بھی ہیں)۔ لقب شاعر رسول، کنیت ابو الولید، سب سے پہلے آپ کی شان میں نعت کہی۔ سانحہ رجیع پر قبیلہ ہذیل کی ہجو کی۔ ان کے والد، دادا، پردادا اور انکی خود عمر ۱۲۰ سال۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ان کے بارے فرمان مبارک: بے شک اللہ جبرئیل کے ذریعے ان کی مدد کرتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی کے وقت اسلام قبول کیا، مسجد قبا کی تعمیر کے وقت شاعری کی، فتح خیبر کے بعد پیداوار کا تخمینہ لگانے کیلئے مقرر کیا گیا۔ غزوہ خندق کی کھدائی کے وقت رسول اکرم کی زبان پر ان کے اشعار تھے۔ الٰہی تیری مدد نہ ہوتی تو ہم کو ہدایت کہاں ملتی۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت اشعار الٰہی اجر تو بس آخرت کا اجر ہے۔ یہ کاتب وحی بھی تھے۔ ۸ھ میں جنگ موتہ میں شہادت پائی۔

حضرت کعب بن مالک: غزوہ احد میں رسول اکرم کی شہادت کی افواہ کے بعد سب سے پہلے رسول اکرم کو دیکھا۔ ان کے اشعار سے متاثر ہو کر قبیلہ دوسی کے تمام افراد نے اسلام قبول کیا۔ کفار کو جنگ کی ہولناکیوں سے ڈراتے تھے۔ غزوہ تبوک میں ان کا اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع (مخفف: مکہ) کا شرکت نہ کرنے کی وجہ سے بائیکاٹ ہوا۔

حضرت کعب بن زہیر: (مشہور عرب شاعر ان کے متعلق آپؐ کا حکم تھا کہ اگر خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے بھی پایا جائے تو قتل کر دیا جائے)۔ ۹ھ میں غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے، فتح مکہ کے بعد مدینہ میں مشہور قصیدہ بانت سعاد پڑھنے پر رسول اکرم نے اپنی چادر انعام دی جسے حضرت ابو معاویہ نے ۲۰ ہزار درہم میں خرید لیا تھا جو آج کل استنبول میں سلطان محمد فاتح کے تعمیر کردہ محل توپ کاپی میں ایک طلائی صندوق میں محفوظ ہے۔

کاتبان وحی: کل تعداد چالیس، ہجرت مدینہ کے بعد پہلے کاتب وحی حضرت ابی بن کعب۔

متفرق معلومات: عرب بائدہ: اسلام سے قبل جو قدیم عرب قبائل فنا ہو چکے تھے ان کو کہا جاتا ہے۔ حرمت والے مہینے: ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب۔ جنازہ گاہ: مسجد نبوی کے قریب ایک خاص جگہ پر جسے موضع الجنائز کہا جاتا تھا۔ سکہ کی دو قسمیں: ایک السوداء الدامیہ اور دوسری طبریہ۔ ماپ تول کے پیمانے : مد، صاع، فرق، عرق، وسق تھے۔ مسجد نبوی میں رسول اکرم حنان ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ غزوات کے موقع پر ازواج مطہرات کو حضرت حسان بن ثابت کے گھر ٹھہرایا جاتا تھا۔۔

راہبوں سے ملاقات: بحیرہ راہب (جرجیس) ملک شام کا عیسائی پادری اور ماہر فلکیات و نجوم اور حضرت عیسی کی الوہیت کا منکر تھا۔ تین مرتبہ آپ سے ملاقات ہوئی درختوں اور پتھروں کے آپ کو سجدہ کرنے پر نبوت کی پیش گوئی۔ ملک شام نہ لے جانے کی تاکید، بصری سے اسی وقت واپسی۔

نسطوری راہب: بصری کے عبادت خانے کا راہب، حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی طرف تجارتی سفر کے دوران ملاقات، مخصوص درخت کے نیچے ٹھہرنے کی وجہ سے نبوت کی پیشگوئی۔

مدعیان نبوت : اسود عنسی: قبیلہ بنو حنیفہ۔ اس نے یمن میں فساد برپا کیا اسے آپ کی وفات سے ایک دن قبل حضرت فیروز دیلمی نے قتل کیا۔ جسکی خبر آپ کو بذریعہ وحی ہوئی۔

مسیلمہ کذاب: کنیت ابو ثمامہ، قبیلہ بنی حنفیہ۔ وفود کے سال بنی حنیفہ کا وفد مسیلمہ کی سربراہی میں مدینہ آیا۔ مسیلمہ کا رسول اکرم سے آپ کے بعد حکومت دینے کا کہا جسے آپ نے منظور نہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد نبوت کا دعوی کر دیا۔ بعد میں ابن نواح اور اثال کو مسیلمہ نے قاصد بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا: اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا، مدعیہ نبوت سجاع بنت الحارث سے شادی کی، ۱۰ھ میں نبوت کا دعوی کیا اور ربیع الاول ۱۲ھ عہد صدیقی میں جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید کی امارت میں حضرت وحشی بن حرب کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔

طلیحہ اسدی: قبیلہ اسد۔ سجاح: قبیلہ بنو تمیم۔

سبقت کرنے والی چار شخصیات: اہل عرب سے رسول اکرم، اہل روم سے حضرت صہیب، اہل فارس سے حضرت سلمان اور اہل حبش سے حضرت بلال۔

نصیر الامت: حضرت زبیر۔ بحر العلم: حضرت سعید بن زید۔ اسلام کے پہلے شہید: حضرت حارث بن ابی ہالہؓ آپ ﷺ کو مشرکین سے بچانے کی کوشش میں شہید ہوئے۔

اصحاب صفہ: اسلام کی پہلی اقامتی یونیورسٹی کی رہائش کا چبوترہ مسجد نبوی کے مشرق جانب تھا۔ قبیلہ خزرج کے اور بنی نجار کے سردار حضرت سعد بن عبادہ انصاری ان کے کھانے کا انتظام کرتے تھے۔ اصحاب صفہ کو قرآن کی تعلیم حضرت عبادہ بن صامت دیتے تھے۔

متفرق صحابہ کرام: حضرت طلحہ کی آواز کو جماعت کی آواز قرار دیا گیا۔ عقبہ بن نافعؓ: Muslim Alexander۔ پہلے کمانڈر: حضرت حمزہؓ۔

حضرت زبیر بن العوام: غزوہ خیبر میں حضرت زبیر بن العوام بارے فرمان: تم پر میرے چچا اور ماموں قربان ہوں۔ راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار اٹھائی۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف: اصل نام عبد عمرو تھا۔ ازواج مطہرات کی حفاظت ان کے ذمہ تھی۔ غزوہ تبوک میں حضرت عبدالرحمان بن عوف نے نماز کی ابتداء کی اور رسول اکرم نے دوسری رکعت میں شریک ہو کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھی تھی۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح: فاتح شام۔ دونوں ہجرتوں میں شرکت فرمائی۔ اصل نام عامر بن عبد اللہ تھا ۹ھ میں وفد نجران کی آمد پر امین الامت کا لقب ملا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص؛ مستجاب الدعوات کی دعا مانگی گئی۔ فاتح ایران، کوفہ شہر کو آباد کیا۔ راہ خدا میں سب سے پہلے کسی مشرک کافر کا خون بہایا۔

حضرت ابو ذر غفاری: اصل نام بریر یا جندب۔ فرمایا گیا کہ وہ روئے زمین پر سب سے سچے صحابی ہیں۔ اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم دیا ہے وہ علی، مقداد، سلمان اور ابو ذر ہیں۔ غزوہ تبوک میں پیدل چل کر آئے تو آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اکیلا چلا آرہا ہے اکیلا ہی مرے گا اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔ حضرت عقبہ بن نافعؓ: بحر اوقیانوس (بحر ظلمات) میں اپنا گھوڑا ڈال دیا۔

حضرت ابو موسی اشعری: آپ کی نبوت کا سن کر یمن سے مکہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے بارے فرمایا: ابو موسی کو لحن داودی سے حصہ ملا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ: اصل نام عبد الرحمان بن صخر یا عمیر۔ لقب: سلطان الحدیث۔ مرویات: ۵۳۷۴

حضرت ابی بن کعب: مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن سنایا کروں۔ لوگوں میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔ چار اصحاب سے قرآن سیکھو ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ۔ حضرت امیر معاویہ: محکمہ ڈاک قائم کیا۔

حضرت جعفر طیار: ان کی شکل وصورت رسول اکرم سے ملتی جلتی تھی۔ آپ کا فرمان؛ تم جسمانی اور اخلاقی ہر دو لحاظ سے میرے مشابہ ہو۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے حبشہ میں چودہ سال گزار کر فتح خیبر کے وقت پہنچے۔ فتح خیبر پر ان کی واپسی اور آپ کا فرمان: میں نہیں بتا سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا حضرت جعفر کے آنے کی۔

حضرت خالد بن ولید: ۸ھ میں اسلام قبول کیا۔ پہلا غزوہ موتہ جس میں سیف اللہ کا لقب ملا۔ فتح مکہ کے ۵ دن بعد کنانہ اور مضر کے بت کو مسمار کیا۔ جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو شکست دی۔

حضرت زید بن ثابت: رسول اکرم کا فرمان: میری امت میں سب سے بڑھ کر فرائض کا علم جاننے ولے زید بن ثابت ہیں جنگ خندق میں حضرت زید بن ثابت کو جب وہ سو گئے تھے فرمایا: اے نیند کے باپ اٹھ۔ ان کو آپ نے عبرانی سیکھنے کا حکم دیا۔ پندرہ یا سترہ زبانیں جانتے تھے۔ حضرت عمر کے دور میں حضرت زید بن ثابت کو مدینہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب کا مقدمہ انکی عدالت میں پیش ہوا۔ کاتب وحی تھے۔ حافظ قرآن اور جامع قرآن تھے۔

حضرت زید بن حارثہ: (حبیب رسول) آپ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ ان کو ان کے والد واپس لینے آئے مگر زید نے آپ کے پاس رہنا پسند کیا۔

حضرت سعد بن معاذ: (صدیق انصار) کی پیروی میں ان کا سارا قبیلہ (عمرو بن ثابت کے سوا) ایک ہی دن میں مسلمان ہو گیا تھا۔

حضرت سوید بن صامت: انہوں نے رسول اکرم کو بیعت کے وقت کہا تھا: شاید آپ کے پاس حکمت لقمان ہے۔ سوید بن صامت (خزرجی شاعر) نے ۱۱ نبوی میں مکہ میں اسلام قبول کیا۔ مدینہ واپسی پر جنگ بعاث (مدینہ کی آخری جنگ جو ہجرت سے ۵ سال قبل اوس اور خزرج میں لڑی گئی) میں شہید ہو گئے (مدینہ کے پہلے مسلمان تھے)۔

حضرت صہیب: ہجرت مدینہ کے وقت اپنی تمام دولت کفار کے مطالبہ پر ان کے حوالے کر کے ہجرت فرمائی تو آپ نے فرمایا ابو یحییٰ! تمہاری تجارت فائدہ مند رہی۔

حضرت عبداللہ بن انیس: ان کو ایک لاٹھی دے کر فرمایا: اس کے سہارے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے کیونکہ لاٹھیوں کے سہارے جنت میں داخل ہونے والے بہت کم ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن جحش: اسلام کے پہلے علمبر دار۔ سب سے پہلے امیر المومنین کہا گیا۔ جنگ بدر سے واپسی پر زخم سے شہید ہوئے تو اس وقت رسول اکرم نے فرمایا عبداللہ تم شہید ہو اور متقیوں کے امام ہو۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ: خیبر کی زمینوں کی نصف پیداوار کا حصہ وصول کرتے تھے ان کے عدل بارے یہود خیبر نے کہا تھا کہ زمین و آسمان میں ایسے ہی عدل سے قائم ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام: اصل نام حصین۔ حضرت علی کو کوفہ منتقلی کے وقت فرمایا: اے امیر المومنین اگر آپ نے اس وقت رسول اللہ کا منبر چھوڑ دیا تو پھر زندگی میں شاید ہی اس کی زیارت نصیب ہو پھر ایسا ہی ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس: ان کے بارے تفسیر کلام پاک اور دین میں عطائے فہم کی دعا کی گئی۔ ولادت پر ان کے کان میں اذان دی اور اپنا لعاب دہن منہ میں ڈالا اور فرمایا: لے جاؤ خلفاء کے باپ کو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو: احادیث کا پہلا مجموعہ صحیفہ صادقہ مرتب کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود: آپ ان کو ابن ام عبد یا تعلیم یافتہ لڑکا کہہ کر پکارتے تھے۔ جسے یہ بات پسند آتی ہے کہ وہ قرآن کو اس لہجے میں پڑھے جس میں وہ نازل ہوا ہے تو عبداللہ بن مسعود کی قرأت کا انداز اپنائے۔ آپ حضور کے علاوہ خانہ کعبہ حجر اسود کے قریب بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے۔

حضرت عقیل بن ابو طالب: ان کے بارے میں آپ کا فرمان: اے ابویزید! میں تم سے دو گونہ محبت رکھتا ہوں ایک تو محبت قرابت، دوم اس لئے کہ مجھے علم ہے کہ میرے چچا کو تم سے محبت تھی۔

حضرت عمرو بن العاص: (عرب کا دماغ لقب تھا) فاتح مصر روم۔ (ایران میں بھی معرکہ آرائی کی) اور جسوقت حضرت عمر کے خط ڈالنے سے دریائے نیل کا پانی پھر سے جاری ہوا تب یہ مصر کے امیر تھے۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ: فاتح اردن۔

حضرت مصعب بن عمیر: مدینہ میں اسلام کے پہلے سفیر (مقری خطاب ملا) مدینہ میں سب سے پہلے نماز کی امامت کی۔

حضرت معاذ بن جبل: میرے صحابہ میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ: جنگ قادسیہ میں سفیر اسلام۔ (رسول اکرم کو لحد مبارک میں اتارتے وقت ان کی انگوٹھی لحد مبارک میں گر گئی تھی)۔

حضرت ضماد بن ثعلبہ کے بیعت لینے پر فرمایا: یہ بیعت صرف تمہاری طرف سے نہیں، تمہاری قوم کی طرف سے بھی ہے۔ حضرت فروہ بن عمرو انصاری باغوں میں پھلوں تخمینہ لگانے میں مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو نیزہ لگا تو ان کی لاش تڑپ کر آسمان کی طرف بلند ہوئی اور نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ حضرت انس بن مالک، حضرت رباح بن آنسہ اور حضرت اسد بارگاہ رسالت میں حاضری کی اجازت کیلئے مقرر تھے۔ بیعت کے متولی: حضرت حذیفہ بن یمان۔ ایک دیہاتی حضرت ذوالخویصر یمانی نے قبول اسلام کے بعد کہا: اے اللہ کے رسول اللہ تعالی مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا اور کسی کو داخل نہ کرے تو آپ نے فرمایا تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے (اس دیہاتی نے مسجد نبوی میں بھی پیشاب کر دیا تھا)۔ حضرت قتادہ بن نعمان انصاری کے ہاتھوں میں حضور کی عطا کردہ کھجور کی ٹہنی روشن قندیل بن گئی تھی۔ اشاعت اسلام کی خاطر حضرت ۔۔۔۔بن مسلم سب سے پہلے چین پہنچے۔ حضرت سمیہ اور حضرت یاسر کو فرمایا صبر سے کام لو تمہارا مقام جنت ہے۔

<u>**صحابہ کرام کے القاب وخطابات**</u>: ابوالمساکین: حضرت جعفر طیار۔ الحبر اور البحر، ترجمان القرآن، امام المفسرین: حضرت عبد اللہ بن عباس۔ امام الامت: حضرت ابو بکر صدیق۔ امیر المومنین: حضرت عبد اللہ بن جحش اسدی۔ امین الامت: حضرت ابو عبیدہ بن جراح۔ آخری مہاجر: حضرت عباس بن عبد المطلب۔ بادیہ نشین: حضرت زاہر بن حرام۔ بلیغ الارض: حضرت خبیب بن عدی انصاری۔ چراغ اہل بیت: حضرت عمر۔ حبیب رسول: حضرت زید بن حارثہ۔ حواری رسول: حضرت زبیر بن عوام۔ خاتم بردار رسول: حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ۔ خطیب قریش: حضرت سہل بن عمرو۔ خطیب رسول: حضرت ثابت بن قیس۔ خطیبۃ النساء: حضرت اسماء بنت یزید۔ خلیل رسول: حضرت ابو ذر غفاری۔ دو کانوں والے: حضرت انس بن مالک۔ ذات النطاقین: حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ ذو قلبین: حضرت جمیل بن معمر۔ ذوالہجرتین: مصعب بن عمیر۔ ذوالبجادین: ذوالشہادتین: حضرت خزیمہ بن ثابت خطمی۔ ذوالنور: حضرت طفیل بن عمرو دوسی۔ رازدان رسول: حضرت حذیفہ بن یمان۔ راکب المہاجر: حضرت عکرمہ بن ابی جہل۔ رجل صالح: حضرت سعد بن ابی وقاص۔ ردیف رسول اکرم: حضرت فضل بن عباس۔ سلطان الحدیث: حضرت ابوہریرہ۔ سلطان الخیر: حضرت سلمان فارسی۔ سید الانصار: حضرت عمرو بن جموح اسلمی۔ سید المسلمین: حضرت عمرو بن العاص سیف اللہ: حضرت خالد بن ولید۔ ساف رسول: حضرت ضحاک۔ شبیہ مسیح اور بشکل صاحب یسین: حضرت عروہ بن مسعود۔ شہسوار قریش: حضرت عبد اللہ بن زبیر۔ شیخ الاسلام: حضرت ابو ذر غفاری۔ شیخ المہاجرین۔ حضرت عبیدہ بن حارث مطلبی۔ شیر خدا، باب العلم اور تقیب اسلام، قائم اللیل اور صائم النہار: حضرت علی۔ صاحب احد اور فیاض: حضرت طلحہ۔ صاحب الاذان: حضرت عبد اللہ بن زید۔ صاحب الکتابین: حضرت سلمان فارسی۔ طیب المبیب: حضرت عمار بن یاسر عاشق رسول: حضرت اویس قرنی۔ فارس (شہسوار) رسول اللہ: حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی۔ فقیہ الامت: حضرت عبد اللہ بن مسعود۔ فقیہ الفقہاء: حضرت سعید بن زید۔ محبوب رسول: حضرت زید بن حارث۔ میزبان رسول: حضرت ابو ایوب انصاری (اصل نام خالد بن زویدہ)۔ نقیب النقباء: حضرت اسعد بن ضرارہ انصاری۔ وصاف النبی: حضرت ہند بن ابی ہالہ۔ فاتح خراسان: حضرت عبد اللہ بن عامر۔ بحر الجود: حضرت عبد اللہ بن جعفر۔ فن قراءت کے امام، سید القراء: حضرت ابی بن کعب۔

قبول اسلام اور وصال: حضرت اسود حبشی اللہ پر ایمان لانے کی فضیلت اور اپنے لئے جنت کی خوشخبری سن کر گریہ طاری ہوئی اور روتے روتے اللہ کو پیارے ہوگئے ان کو نہ نماز نہ ہی کا موقع ملا مگر وہ سیدھے جنت میں گئے۔ حضرت عمرو (الاصیرم) بن ثابت اشہلی بھی جنگ احد کے موقع پر اسلام لائے اور کوئی بھی نماز پڑھے بغیر شہید ہوگئے تھے۔

دنیا میں خوشخبری: حضرت ام رومان کے بارے میں فرمایا جو شخص جنت کی کسی حور عین کو دیکھنا چاہے تو ام رومان کو دیکھ لے۔ حضرت ضحاک کو سو ۱۰۰ شہسواروں کے برابر قرار دیا۔

خلافت بنو امیہ، خلافت بنو عباس

خلافت بنو امیہ: (۶۶۱ء۔۴۱ھ تا ۷۵۰ء۔۱۳۲ھ)۔ ۹۰ سال میں ۱۴ حکمران۔ پہلے خلیفہ حضرت امیر معاویہ اور آخری خلیفہ مروان ثانی۔

عام الجماعت: ۴۱ھ کو کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں حضرت حسن اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان صلح ہوئی تھی۔

حضرت امیر معاویہ نے کوفہ کی بجائے دمشق کو دارالحکومت بنایا۔ محکمہ ڈاک کی ابتداء اور سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کیا۔ جنگی جہاز سترہ سو جن میں سے سات سو کشتیاں تھیں۔ عبدالملک بن مروان کے دور میں بیت اللہ شریف کی پرانے نقشے کے مطابق از سر نو تعمیر (عربی کو سرکاری زبان قرار دیا اور سکوں پر قرآنی آیات لکھوائیں اور بنو معاویہ کے منتشر اجزاء کو متحد کیا۔ دمشق کی جامع مسجد ولید اول نے ۹ سال میں بنوائی۔ خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا دور حکومت ۹۹ھ تا ۱۰۱ھ (مسلم اور غیر مسلم کیلئے لباس بنوائے، روزینہ صرف دو درہم تنخواہ)۔

سپین میں پہلا اموی خلیفہ: عبدالرحمٰن اول (الداخل) ۷۵۶ اور قرطبہ یونیورسٹی کی بھی بنیاد رکھی۔ آخری خلیفہ ہاشم ثالث ۱۰۳۱۔

فاتح وسطی ایشیا: قتیبہ بن مسلم (خلیفہ ولید اول)۔ فاتح اسکندریہ: عمرو بن عاص۔ فاتح مراکش: عقبہ بن نافع۔ مسلم الیگزنڈر: عقبہ بن نافع۔

فاتح شمالی افریقہ: موسیٰ بن نصیر۔ سلیمان بن عبد الملک نے محمد بن قاسم (راجہ داہر کو راڈر کے معرکہ میں شکست دی) کو سندھ سے، موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کو اندلس سے برطرف کیا۔

خلافت بنو عباس: (۷۵۰ء۔۱۳۲ھ تا ۱۲۵۸ء۔۶۵۶ھ)۔ پہلا خلیفہ: سفاح ۷۵۰ء۔ آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ ۱۲۵۸ء۔ (سفاح نے اموی حکمرانوں کی قبروں سے ہڈیاں نکلوا کر انہیں جلوایا)۔ ابو مسلم خراسانی کا قتل: ۱۳۷ھ۔ خلیفہ منصور نے ۷۶۲ء میں بغداد تعمیر کروایا اور دارالخلافہ بنایا۔ خلیفہ منصور نے امام ابو حنیفہ کو قاضی کے عہدے کی پیشکش کی تھی۔ خلیفہ ہارون الرشید (۷۸۶۔۸۰۹) کی بیوی ملکہ زبیدہ نے پانی کی قلت دور کرنے کیلئے دجلہ سے مکہ مکرمہ تک نہر بنوائی اسی دور میں امام ابو یوسف کے ہاتھوں حنفی فقہ کی تدوین ہوئی۔ بیت الحکمۃ مامون الرشید (۸۱۳۔۸۳۳) نے بغداد میں تعمیر کروایا جو تراجم کا کام دیتا تھا۔ مامونی دور میں کرہ ارض کی پیمائش کی گئی، ستاروں کی حرکت کا مطالعہ کرنے کیلئے رصد گاہ قائم کی گئی، دوربین ایجاد ہوئی، حساب، جیومیٹری، فلسفہ اور طب پر کتب لکھی گئیں۔ خلق قرآن کے مسئلے پر امام احمد بن حنبل کو سرعام کوڑے مارے گئے۔

مصر میں بنو فاطمہ کے حکمران (۹۰۹۔۱۱۱۷)۔ پہلا حکمران: عبید اللہ مہدی (۹۱۰۔۹۳۴)۔ آخری حکمران: ابو القاسم (۱۰۹۴۔۱۱۰۲)

خلافت عثمانیہ: بانی ارطغرل تھا۔ آخری خلیفہ سلطان عبد الحمید تھا۔ کل سلاطین: ۳۴۔ ابن علقمی نے ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ کی دعوت دی تھی۔

پہلی صلیبی جنگ: ۴۹۰ھ تا ۵۴۵ھ۔ دوسری صلیبی جنگ: ۵۴۵ھ تا ۵۹۲ھ۔

یروشلم پر عیسائیوں کا قبضہ: ۱۰۹۶ء۔ صلاح الدین ایوبی (۱۱۷۴ء تا ۱۱۹۳ء) نے ۱۱۸۷ء میں دوبارہ بیت المقدس (یروشلم) پر قبضہ کر لیا۔ (تیسری صلیبی جنگ میں ہیرو بنے)

مغلیہ خاندان کا پہلا بادشاہ ظہیر الدین بابر تھا۔ آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر تھا۔ (۹۳۲ھ۔۱۵۲۶ء تا ۱۲۵۳ھ۔۱۸۳۷ء)۔ کل بادشاہ: ۲۶۔

مشہور بادشاہ:

1۔ ظہیر الدین بابر: 1526ء سے 1530ء، نصیر الدین ہمایوں: 1530 سے 1556ء، جلال الدین اکبر: 1556 سے 1605ء، نور الدین محمد جہانگیر: 1605 سے 1627ء، شہاب الدین محمد شاہجہاں: 1627ء سے 1658ء، محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر: 1658ء سے 1707ء۔

برصغیر کے علاقوں کو فتح کرنے والے چار فاتحین : 1۔ محمد بن قاسم فاتح سند: 94ھ بمطابق 712ء

2۔ سلطان محمود غزنوی فاتح پنجاب: 408ھ بمطابق 1071ء

3۔ سلطان شہاب الدین غوری فاتح ہند: 591ھ بمطابق 1194ء

4۔ ظہیر الدین بابر: 1508ء

تعلیمی ادارے:

علی گڑھ کالج: بانی سر سید احمد خان، 27 مئی 1875ء

دارالعلوم دیوبند: بانی مولانا قاسم نانوتویؒ 30 مئی 1866ء

ندوۃ العلماء: بانی مولانا محمد علی کانپوری 1896ء

جامعہ ملیہ اسلامیہ: بانی مولانا محمد علی جوہرؒ 29 اکتوبر 1920ء

جامعۃ الازہر: قاہرہ، 365ھ

مدرسہ سعیدیہ: نیشاپور، 395ھ

مدرسہ نظامیہ: بغداد 459ھ

مدرسہ مستنصریہ: بغداد، 632ھ

چار مشہور مسالک اور ائمہ اربعہ

1۔ حنفی: بانی امام ابو حنیفہ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ۔ ۶۹۹ء تا ۷۶۵ء) اصل نام: نعمان بن ثابت۔

اساتذہ: عطاء بن ابی رباح، نافع مولی ابن عمر، قتادہ، سلسلہ حماد بن سلیمان، ابراہیم نخعی، علقہ بن قیس، عبد اللہ بن مسعود۔ (۵۲ سال اموی اور ۱۸ سال عباسی دور) شاگرد: ۱۔ امام ابو یوسف (یعقوب بن ابراہیم بن حبیب) ہارون الرشید کے عہد میں پہلے قاضی القضاۃ بنے۔ تصانیف: کتاب الخراج۔ مال اور سیاست۔ ۲۔ محمد بن حسن شیبانی۔ تصانیف: الاصل (المبسوط)، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر، شیخین: ابو حنیفہ، ابو یوسف۔ صاحبین: ابو یوسف، امام محمد۔ طرفین: ابو حنیفہ، امام محمد۔ ۳۔ حسن بن زیاد ۴۔ امام زفر بن ہذیل (۱۱۰ھ تا ۱۵۶ھ)۔

مشہور کتب: طحاوی۔ مختصر کرخی: عبد اللہ بن حسین۔ قدوری: حسین احمد بن محمد قدوری۔ مجمع البحرین: مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب۔ بدائع الصنائع : الکاسانی۔ فتح القدیر: ابن حمام۔ عمدۃ القاری (شرح حدیث بخاری) العینی۔

مالکی: بانی ابو عبد اللہ امام مالک بن انس بن مالک (۹۳ھ تا ۱۷۰ھ)۔

اساتذہ: عبد الرحمٰن بن ہرمز۔ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری۔ نافع مولی عبد اللہ بن عمر۔ سعد بن ابی سعید المقبری۔ ربیعہ بن عبد الرحمٰن۔

شاگرد: عبد اللہ بن وہب بن مسلم۔ لیث بن سعد۔ ابو عبد اللہ عبد الرحمٰن بن قاسم۔ اشہب بن عبد العزیز القیسی۔ عبد اللہ بن عبد الحکم۔ اصبغ بن الفرج الاموی۔

مشہور کتب: الموطاء امام مالک۔ المدونۃ عبد السلام بن حبیب التنوخی۔ الواضحہ: عبد الملک بن حبیب اسلمی۔ مختصر ان الحاجب: ابو عمر عثمان بن ابی بکر۔

اصول مذہب مالکی؛ کتاب اللہ ۲۔ حدیث ۳۔ اجماع ۴۔ رائے اہل مدینہ ۵۔ مصالح مرسلہ، استحسان، استحصاب۔

شافعی: بانی امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ تا ۲۰۴ھ)۔

اساتذہ: مسلم بن خالد، سفیان بن عینہ (محدث مکہ)، امام مالک، امام محمد حسن شیبانی۔

شاگرد: امام احمد بن حنبل، امام ابو ثور، ابن جریر الطبری، ابو یعقوب یوسف بن یحیی، الربیع بن سلیمان بن عبد الجبار۔

اصول مذہب شافعی: ۱۔ کتاب ۲۔ حدیث ۳۔ اجماع ۴۔ قول صحابی ۵۔ قیاس۔

مشہور کتب: الامام، امام شافعی، الرسالہ امام شافعی۔

حنبلی: بانی امام احمد بن حنبل بن ہلال (۱۶۴ تا ۲۴۱ھ)۔ خلیفہ معتصم باللہ نے ان کو خلق قرآن کے مسئلے پر کوڑے لگوائے۔ اساتذہ: ہشیم بن بشیر، امام شافعی۔

شاگرد: صالح بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حمد بن محمد بن حجاج، ابن تیمیہ، محمد عبدالوہاب۔

مشہور کتب: مختصر الخرقی۔ کتب ابن قدامہ۔

شیعہ کے مشہور بارہ امام

۱۔ حضرت علی بن ابی طالب۔ ۲۔ امام حسن بن علی ۳ تا ۵۸ھ۔ ۳۔ امام حسین بن علی تا ۶۱ھ۔ ۴۔ امام زین العابدین بن حسین ۳۸ تا ۹۴ھ۔ ۵۔ امام باقر بن زین العابدین ۵۷ تا ۱۱۴ھ۔ ۶۔ جعفر صادق بن باقر ۸۳ تا ۱۴۰ھ۔ ۷۔ امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق ۱۲۱ تا ۱۸۶ھ۔ ۸۔ امام موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم ۱۵۳ تا ۲۰۸ھ۔ ۹۔ امام تقی بن موسیٰ ۱۶۵ تا ۲۲۰ھ۔ ۱۰۔ علی تقی بن محمد تقی ۲۱۳ تا ۲۵۴ھ۔ ۱۱۔ امام حسن عسکری بن علی نقی ۲۳۲ تا ۲۶۰ھ۔

۱۲۔ امام مہدی بن امام عسکری ۲۵۷ھ

مشہور عظیم مسلم سائنسدان

ابن الہیثم (Alhazan) (1043۔965)۔ ماہر فلکیات، ریاضی دان، طب، (Pen –hole&light) مشہور کتب۔ المناظر

ابن خلدون: (1406۔1332)۔ ماہر تاریخ، سماجیات۔ مشہور کتب: مقدمہ ابن خلدون۔

ابن رشد: (Averroes)817۔722، ماہر فلسفی، مورخ، مشہور کتب: کلیات فی الطب۔ ارسطو: بابائے حیاتیات۔

ابن سینا: (شیخ الرئیس عبداللہ بن علی)(Avicenna)(1037۔980)۔ ماہر طب، حیاتیات، فلکیات، ریاضی دان، فلسفی۔ مشہور کتب: القانون، الشفاء۔

البیرونی (ابوریحان محمد بن احمد)(1048۔973)۔ ماہر فلکیات (علم ہیئت)، آثار قدیمہ۔ مشہور کتب۔ کتاب الہند، القانون المسعودی۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی: (Al-Gorism)(850۔780)۔ ماہر فلکیات، ریاضی دان، (الجبرے کا موجد)، ورخ، فلسفی۔ اعشاری نظام اور صفر کے استعمال کا موجد۔ مشہور کتب: کتاب المختصر فی حساب الجبر والمقابلہ، علم الحساب۔ دونوں کتب مامون الرشید کے کہنے پر لکھیں۔

محمد بن زکریا (الرازی)(932۔865) معالج (طبیب) ماہر کیمیا، فلسفی، ایجادات: تپ دق، کسرہ، چیچک، الکحل کا موجد (گنے کے رس سے تیار کیا)

مشہور کتب: الحاوی، کتاب الاسرار اور المنصوری۔ چیچک کے موضوع پر پہلی کتاب لکھی۔

ابوالقاسم الزہروی: 1013۔936(Abul Casis)۔ دنیا کا پہلا سرجن (جراح)، ماہر فلکیات۔ مشہور کتب: التصریف (۳۰ جلدیں)۔

ابوالنصر محمد الفارابی: (950۔870) ماہر ریاضی دان، فلسفی، موسیقی۔ مشہور کتب: کتاب النباتات۔ کتاب الحیوانات۔

الکندی (یعقوب بن اسحاق)(873۔) ماہر علم ہیئت، نجوم، موسیقی، فلسفی، روشنی پر تحقیق کی۔ مشہور کتب:

امام غزالی؛ (محمد بن احمد)(1111۔1058)۔ ماہر تصوف، فلسفہ، علوم کی چھ اقسام: علم ریاضی، منطق، سیاست، طبیعات، ہیئت، اور علم الاخلاق

جابر بن حیان: (Geber)(1198۔1126)۔ بابائے کیمیا۔ مشہور کتب؛ المیزان۔ ایجادات: تیزاب اور موم جامہ بنایا۔ چمڑے اور بالو کور

حکیم اقلیدس: بابائے ریاضی۔

شاہ ولی اللہ: (1176۔1114)۔ مشہور کتب: فتح الرحمان فی ترجمۃ القرآن، فتح الکبیر، الفوز الکبیر، الخیر الکثیر، فیوض الحرمین، شفاء القلوب۔

طبری: ماہر طب، مورخ۔ مشہور کتب؛ فردوس الحکمۃ۔

عمر خیام: ریاضی دان، ماہر فلکیات۔

حسن البناء: (1949۔1906)۔ 1928ء میں اخوان المسلمین کی بنیاد رکھی۔ مشہور کتب: رسائل الامام الشہید، رسالۃ التعلیم۔

ابن نفیس: (1288۔1213ء)(رئیس الاطباء) انسانی جسم میں خون کی گردش کی دریافت، پھیپھڑوں کی ساخت کا صحیح بیان۔

عظیم مسلم سائنسدانوں کے کارہائے نمایاں

مشہور رصد گاہیں: ۱۔ مراغہ ساتویں صدی ہجری / تیرہویں صدی عیسوی میں بیس ماہرین فلکیات نصیر الدین طوسی کی سربراہی میں کام کرتے تھے۔ (طوسی نے ۶۴ کتب لکھیں۔ ۲، ۳۔ سمرقند و استنبول دونوں نویں صدی ھ / پندرہویں صدی ء۔

ابن الہیثم کے قانون جمود کو بنیاد بنا کر نیوٹن نے پہلا قانون حرکت دیا۔

مسلم صوفیاء کرام کے مشہور چار سلسلے

قادریہ: بانی شیخ عبد القادر جیلانی (۱۰۷۳ء تا ۱۱۶۶ء)۔ ہندوستان مین خواجہ باقی باللہ (۱۵۶۳ تا ۱۶۰۳ء)۔

چشتیہ: بانی خواجہ ابو اسحاق شامی۔ ہندوستان میں خواجہ معین الدین اجمیری۔ (شیخ قطب الدین بختیار کاکی، فرید الدین گنج شکر، شیخ نظام الدین اولیاء)۔

سہروردی: بانی: نجیب الدین، عبد القادر۔ ہندوستان میں شیخ بہاؤالدین زکریا۔

خواجگان: خواجہ احمد۔ ہندوستان میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسلم صوفیاء کرام: جنیدیہ: بانی حضرت جنید بغدادی۔ حضرت شیخ احمد سرہندی نے وحدت الوجود کے نظریے کے مقابلہ میں وحدت الشہود کا نظریہ پیش کیا۔ شاہ عبد الرحیم نے دہلی میں مدرسہ رحیمیہ کی بنیاد رکھی۔ سب سے پہلے خواجہ باقی باللہ نے دین الٰہی (زمانہ اکبر) کے خلاف بغاوت کی۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے بابا فرید گنج بخش کی خلافت عطا کرتے وقت فرمایا: بادشاہوں کو تاج پوشی کے وقت تلوار پیش کی جاتی ہے میں تمھیں سلطان الہند بناتا ہوں اور تلوار کے بجائے قرآن پاک دیتا ہوں۔ پہلے صوفی شہاب الدین سہروردی۔

اسلامی سربراہی کانفرنس: بنیاد: ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء۔ ممبران کی تعداد: ۵۶۔ مرکزی دفتر: جدہ سعودی عرب۔ موجودہ صدر: ۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلی کانفرنس: ۲۲ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء بمقام رباط، مراکش — دوسری کانفرنس: ۲۲ تا ۲۴ فروری ۱۹۷۴ بمقام لاہور، پاکستان۔

تیسری کانفرنس: ۲۵ تا ۲۸ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام طائف، سعودی عرب۔ چوتھی کانفرنس: ۱۶ تا ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ بمقام کاسابلانکا، مراکش

پانچویں کانفرنس: ۲۶ تا ۲۹ جنوری ۱۹۸۷ء بمقام کویت، کویت — چھٹی کانفرنس: ۰۹ تا ۱۲ دسمبر ۱۹۹۱ بمقام ڈیکار

ساتویں کانفرنس: ۱۳ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۹۴ء بمقام کاسابلانکا، مراکش — آٹھویں کانفرنس: ۹ دسمبر ۱۹۹۷ بمقام تہران، ایران۔

نویں کانفرنس: ۱۲ تا ۱۳ نومبر ۲۰۰۰ء بمقام دوہا، قطر — دسویں کانفرنس: ۱۶ تا ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء بمقام قطر۔۔۔

ایشیا میں اسلامی ممالک، دارالخلافہ، کرنسی

۱۔ آذربائیجان: باکو، منات ۔۔ ۲۔ اردن: عمان، دینار ۔۔ ۳۔ ازبکستان: اشقند، سام ۔۔ ۴۔ افغانستان: کابل، افغانی ۔۔ ۵۔ انڈونیشیا: جکارتہ، روپیہ ۶۔ ایران: تہرن، ریال ۔۔ ۷۔ بحرین: منامہ، دینار ۔۔ ۸۔ برونائی: بندر سری بگوان، ڈالر ۔۔ ۹۔ بنگلہ دیش: ڈھاکہ، ٹکا ۔۔ ۱۰۔ پاکستان: اسلام آباد، روپیہ ۔۔ ۱۱۔ تاجکستان: دوشنبے، سومونی ۔۔ ۱۲۔ ترکمانستان: عشق آباد، منات ۔۔ ۱۳۔ ترکی: انقرہ، لیرا ۔ ۱۴۔ سعودیہ: ریاض، ریال ۔۔ ۱۵۔ شام: دمشق، پونڈ ۔۔ ۱۶۔ عراق: بغداد، دینار ۱۷۔ عمان: مسقط، ریال ۔۔ ۱۸۔ فلسطین: بیت المقدس، () ۔۔ ۱۹۔ قازقستان: الماتے، ٹینگے ۔۔ ۲۰۔ قطر: دوہا، ریال ۔۔ ۲۱۔ کرغستان: بشکک، سام ۲۲۔ کویت: کویت، دینار ۔۔ ۲۳۔ لبنان: بیروت، پاؤنڈ ۔۔ ۲۴۔ مالدیپ: مالے، روپیہ ۔۔ ۲۵۔ متحدہ عرب امارات: ابوظہبی، درہم ۲۶۔ ملائشیا: کوالالمپور، رنگٹ ۔۔ ۲۷۔ یمن: صنعا، ریال

یورپ میں اسلامی ممالک: ۱۔ البانیہ: ترانہ، لیک ۔۔ ۲۔

افریقہ میں اسلامی ممالک: ۱۔ بنین: پوٹونوو، سی ایف اے ۔۔ ۲۔ برکینا فاسو: اوگاڈوگو، سی ایف اے ۔۔ ۳۔ تیونس: تیونس، دینار ۔۔ ۴۔ ٹوگو: لومے، سی ایف اے ۔۔ ۵۔ چاڈ: نڈجمینا: سی ایف اے ۔۔ ۶۔ الجزائر (Algeria): الجزائر، دینار ۔۔ ۷۔ جزائر القمر (Comoros): مورونی، سی ایف اے ۸۔ جبوتی (Djibouti): جبوتی، فرانک ۔۔ ۹۔ سیر الیون: فری ٹاؤن، لیونے ۔۔ ۱۰۔ سوڈان: خرطوم، پونڈ ۔۔ ۱۱۔ سینیگال: ڈاکار، سی ایف اے ۱۲۔ صومالیہ: موگادیشو، شلنگ ۔۔ ۱۳۔ کیمرون: یوانڈا، سی ایف اے ۔۔ ۱۴۔ گنی: کوناکرے، فرانک ۔۔ ۱۵۔ گنی بساؤ: بساؤ، سی ایف اے

۱۶۔ گیبون: لیبرے ویل، سی ایف اے۔۔ ۱۷۔ گیمبیا: بنجول، ڈلاسی۔۔ ۱۸۔ لیبیا: طرابلس، دینار۔۔ ۱۹۔ مالی: باکو، سی ایف اے۔۔ ۲۰۔ مراکش: ()، درہم
۲۱۔ مصر: قاہرہ، پونڈ۔۔ ۲۲۔ موریطانیہ: نواکوٹ، اوگوئیا۔۔ ۲۳۔ موزمبیق: ماپوٹو، منیکل۔۔ ۲۴۔ نائجر: نیامے، سی ایف اے۔۔ ۲۵۔ نائیجیریا: انوجا، نائیرا
۲۶۔ یوگنڈا: کمپالا، شلنگ۔

جنوبی امریکہ میں اسلامی ممالک: ۱۔ سورینام: پاراماریبو، گلڈر۔۔ ۲۔ گیانا: جارج ٹاؤن

مسلم آبادی والے: اریٹیریا۔ اسمارا۔ بر۔ برکینافاسو۔ اوگادوگو۔ سی ایف اے۔ شمالی قبرص۔ نیکوسیا۔ لیرا

محکوم اسلامی ممالک: ۱۔ کشمیر: بھارت۔ ۲۔ کسودا: یوگوسلاویہ۔ ۳۔ چیچنیا: روس۔ ۴۔ داغستان: روس۔ ۵۔ ابخاریہ: روس۔ ۶۔ فلسطین: اسرائیل

کشمیر: بھارت نے یکم جنوری ۱۹۴۸ کو اقوام متحدہ میں پیش کیا جبکہ پاکستان نے ۱۶ جنوری ۱۹۴۸ کو درخواست دی۔ پاکستان اور بھارت میں جنگ بندی ۵ جنوری ۱۹۴۹ خط متارکہ جنگ کا قیام ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ کو عمل میں آیا۔ کوسوا پر سربیا نے ۱۹۹۰ میں قبضہ کیا۔ کوسوداور یوگوسلاویہ کے مابین جنگ بندی ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸۔ فلپائن میں سورو مسلمانوں نے ۱۹۷۵ سے آزادی کی جنگ شروع کررکھی ہے۔ چیچنیا نے ۱۹۹۱ میں اپنی آزادی کا اعلان کیا۔ روس اور چیچنیا کے مابین امن معاہدہ ۲۱ اگست ۱۹۹۶، دوبارہ جنگ کا آغاز: ۱۹۹۹۔

متفرق معلومات

خانہ کعبہ کی اونچائی ۵۴ فٹ ۹ انچ ہے۔ مسجد الحرام میں کوئی محراب نہیں ہے۔ مسجد نبوی کے دس مینار ہیں۔ قدیم تہذیب کی سرزمین عراق ہے۔

عرب کا جغرافیہ: مشرق: خلیج فارس۔ مغرب: بحیرہ قلزم۔ شمال: قیصر روم وکسری ایران۔ جنوب: بحیرہ ہند۔

پاکستان کا جغرافیہ: مشرق: ہندوستان۔ مغرب: ایران۔ شمال: چین۔ جنوب: بحیرہ عرب۔

افغانستان کا جغرافیہ: مشرق اور جنوب: پاکستان۔ مغرب: ایران۔ شمال: ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان۔ شمال مشرق: چین۔ کرزئی حکومت۔

عراق کا جغرافیہ: مشرق: ایران۔ مغرب: شام اور اردن۔ شمال: ترکی۔ جنوب: سعودی عرب اور کویت۔

عمر خیام کی تحقیق: ایک سال 365 دن 5 گھنٹے اور 24 سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ جدید تحقیق: صرف 48 سیکنڈ کا فرق ہے۔

ہجری کیلنڈر: 16ھ 638ء کو حضرت عمرؓ نے ایجاد کیا تھا۔ اسلامی مہر کی ابتداء: 7ھ

حروف مقطعات کی تعداد: 29۔ فبای الاءِ ربکما تکذبٰن 31 مرتبہ مستعمل ہے۔ قرآن میں 26 انبیاء کا تذکرہ ہے۔

ایران میں شہنشاہت کا خاتمہ: ۱۹۷۹ء۔ ایران میں ۲۸ صوبے ہیں۔ موجودہ آئین کی منظوری ۳، ۲ دسمبر ۱۹۷۹ کو ہوئی۔ ایران میں شمسی تقویم رائج ہے۔

عراق کویت پر ۱۲ اگست ۱۹۹۰ کو حملہ آور ہوا۔

یاسر عرفات کو ۱۲ فروری ۱۹۹۶ کو فلسطین اتھارٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہوا۔

متحدہ عرب امارات سات ریاستوں کا مجموعہ ہے: دبئی، شارجہ، راس الخیمہ، فجیرہ، ام القوین، ابوظہبی، عمان۔ ترکی میں خلافت عثمانیہ کی مدت خلافت: ۵۶۲ سال۔ مراکش سب سے زیادہ فاسفیٹ برآمد کرنے والا ملک ہے۔ مصر نے نہر سویز کو ۱۹۵۶ میں قومی ملکیت میں لیا۔

ملائیشیا جنوب مشرقی ایشیا میں ۱۳ ریاستوں پر مشتمل ہے ملائی مجمع الجزائر میں ۱۱ ریاستیں ہیں۔ ملائشیا کے بادشاہ کو منتخب کیا جاتا ہے۔

ترکمانستان کیسپئن سمندر کے کنارے واقع ہے۔ عرب چاڈ کو دارالابیب (غلاموں کی سرزمین) کہتے ہیں۔ قازقستان میں چار ہزار جھیلیں ہیں۔

البانیہ کا مطلب: عقابوں کی سرزمین۔ المغرب الاوسط: الجزائر۔ انڈونیشیا ستر ہزار جزائر پر مشتمل ہے (چھ ہزار آباد)۔

چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے ۱۲۵۸ء میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجائی۔ عباسی خلیفہ مستنصر عباسی نے ۱۲۶۱ء میں دوبارہ خلافت عباسیہ قائم کی۔ عثمانی ترکوں نے ۱۴۵۳ء میں بازنطینی شہنشاہیت ختم کرکے استنبول پر قبضہ کرکے عثمانی خلافت کی بنیاد رکھی جو ۱۹۲۴ء تک رہی۔

سعودیہ میں وہابی تحریک کے قائد محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ۱۷۹۲ء میں انتقال ہوا۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمان نے ۱۹۲۵ء میں حجاز کا بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔

لاہور کی بادشاہی مسجد شاہ عالمگیر نے بنوائی۔ سب سے پہلے زمین پر کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ محمود غزنوی کو سکالر کا اغوا کنندہ کہا جاتا ہے۔ جزیہ پول ٹیکس ہے۔

پاکستان میں عائلی قوانین کا نفاذ ۱۹۶۱ء میں ہوا۔

اسلامی دفعات: ہر شہری کو مذہبی آزادی: دفعہ ۲۰ دستور ۱۹۷۳۔ اسلامی مشاورتی کونسل: دفعہ ۱۹۹ دستور ۱۹۶۲ء۔ ادارہ تحقیقات اسلامی دفعہ ۲۰۷ دستور ۱۹۶۲۔

قائد اعظمؒ: ولادت: 25 دسمبر 1976ء مسلم لیگ میں شمولیت: 1913ء۔ کانگرس سے استعفیٰ: 1920ء۔ نہرو رپورٹ: 1928ء۔ چودہ نکات: 1929ء۔

قرارداد لاہور: 23 مارچ 1940ء۔ وفات: 11 ستمبر 1948ء۔

علامہ اقبالؒ:

وفات: 21 اپریل 1938ء